روشنی کا سفر

رسولوں کے اعمال

مفت کاپی حاصل کریں

یہ کتاب برائے فروخت نہیں ہے

اور اسکا بیچنا و خریدنا ممنوع ہے

مطالعے سے پہلے ہدایات

رسولوں کے اعمال کی کتاب کو مزید جاننے کے لئے ، ہم نے اس میں منفرد فیچر متعارف کروائے ہیں۔ یہ فیچر کلام مقدس کو سمجھنے میں آپ کی مدد کریں گے اور آپ کے روحانی سفر میں آپ کے رہنما ہوں گے۔

آپ کے سفر کے لیے

آپ حاشیے میں حوصلہ افزا عقیدتی نوٹ دیکھیں گے۔ ان میں سے ہر ایک صورتحال، مشاہدہ، فیضیابی، اور اطلاق کا سیکشن ہے۔

صورتِ حال

باب کے سیاق وسباق پر ایک سرسری نظر ڈالتی ہے۔ یہ اس سوال کا جواب دیتا ہے اور کہ ان حوالہ جات میں کیا واقعات رونما ہو رہے ہیں اور کہ در حقیقت کیا ہو رہا ہے۔

مشاہدہ

عمل اور عملی نقطہ نظر کی وضاحت کے لیے ہے: ان لوگوں کے عمل میں کون سی سچائی یا سبق نمایاں ہے؟

فیضیابی

باب میں پائے جانے والے ایک نقطہ یا سبق کو لیتا ہے اور اس کی تشریح یا وضاحت کرتا ہے۔ یہ تحریریں اور فیض مرکزی نکتہ کو واضح کرتے ہیں اور ایک عصری پیغام دیتے ہیں جو آپ کی نجی زندگی اور عقیدت میں یا کسی گروپ کے ساتھ اشتراک کے لیے کارآمد ہو گا۔

اطلاق

کلام کے اس پیغام کو گھر تک پہنچاتا ہے اور صحیح سوالات پوچھنے میں آپ کی مدد کرتا ہے: کہ میں نے جو اس باب میں سے سیکھا ہے اسے میں کیسے استعمال کر سکتا ہوں؟ کیا میری زندگی میں کوئی ایسی چیز ہے جسے میں نے جو کچھ سیکھا ہے اس کی بنیاد پر تبدیل کرنا چاہیے؟

تعارف

وہ اب پہلے والے مرد نہیں ہیں۔ اور ہاں ہم جانتے ہیں وہ ویسے ہی دکھائی دیتے ہیں-وہی چہرے، وہی طرزِعمل، وہ پہلے جیسے ہی دکھائی دیتے ہیں۔ لیکن وہ پہلے جیسے نہیں ہیں۔ بظاہر ان میں کوئی تبدیلی نہیں ہے۔ پطرس ابھی بھی نہایت شوخ اور بے باک ہے، نتھی ایل غور و خوض میں ہے اور فلپ ابھی بھی منصوبے ہی باندھے جا رہا ہے۔

وہ پہلے جیسے ہی دکھائی دیتے ہیں۔ لیکن اب وہ بالکل بھی پہلے جیسے نہیں ہیں۔ آپ ان کے بارے میں پہلی چار کتابوں یعنی اناجیل میں سے جان سکتے ہیں۔ یہ ہیں تو وہی لیکن اب یہ یکسر مختلف ہیں۔

آپ انہیں دیکھ پائیں گے، جیسے ہی ان کے بارے میں پڑھیں گے ،انہیں دیکھیں گے۔ ان کی آوازیں سنیں گے ، ان کے جذبے کو محسوس کریں گے کہ وہ سب یکسر ہی بدل چکے ہیں۔

جیسے آپ پڑھیں گے آپ خود حیران رہ جائیں گے۔۔۔ کیا یہ وہی ہیں؟ وہی جہنوں نے گلیل میں شک کیا تھا؟ جہنوں نے کفرنحوم میں بہت بحث کی تھی؟ وہی جو اپنی جان بچانے کے لئے گتسمنی باغ سے بھاگ گئے تھے؟ آپ حیران رہ جائیں گے کہ کیا یہ وہی ہیں؟

جواب ہے نہیں۔ وہ اب بالکل مختلف ہیں۔ اب وہ رب

کتاب کے بارے میں

مصنف:

حضرت لوقا رسؔول، ایک ڈاکٹر، طبیب اور کاتب انجیل

تاریخ تنصیف:

۶۰ عیسوی

کلیدی موضوع

- ابتدائی مسیحیوں کی جماعت کی بنیاد سیدنا یسوع المسیح کے جی اٹھنے اور آسمان پر اٹھائے جانے کے بعد رکھی گئی
- روح القدس نے انہیں طاقت بخشی کہ سیدنا یسوع المسیح کے شاگرد پوری دنیا میں انجیل کی منادی کر سکیں
- تبلیغ کی اولین کاوش یہودیوں کے درمیان یہودی روایات کے مطابق کی گئی
- سیدنا یسوع المسیح نے پوری دنیا کے لئے اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا

کلیدی کردار

سیدنا یسوع المسیح، حضرت پولس، حضرت پطرس، حضرت برنباس، حضرت فلپ، حضرت سیلاس،جنابہ لدیہ، حضرت تمیتھس اور حضرت ستفینس

کلیدی آیت

لیکن جب رُوح اُلقدس تُم پر نازِل ہو گا تو تُم قُوّت پاؤ گے اور یروشلیم اور تمام یہُودیہ اور سامریہ میں بلکہ زمین کی اِنتہا تک میرے گواہ ہوگے اعمال ۱:۸

العزت کے روبرو کھڑے ہیں۔ اب وہ جی اٹھے بادشاہ کے قدموں میں بیٹھے ہیں۔ اب وہ بالکل ہی مختلف ہیں۔

اب وہ اُس آگ سے لبریز ہیں جو زمینی نہیں ہے۔ سیدنا مسیح نے انہیں سکھایا ہے۔ باپ نے انہیں معاف فرمایا ہے۔ اب روح القدس ان میں بستا ہے۔ اب وہ پہلے جیسے ہرگز بھی نہیں ہیں۔

کیوں کہ اب وہ مختلف ہیں، تو اب ان کی دنیا بھی منفرد ہے۔

پھر آپ ان کی مہم جوئی پڑھیں اور جرات و استقلال پائیں۔ ان کی مہمات کو پڑھیں اور دیکھتے جائیں کہ خدا تعالیٰ نے ان کے لئے کیا کیا ہے۔ اور وہ آپ کے لئے بھی ایسا ہی چاہتا ہے۔

مشمولات

یروشلیم میں تبلیغ ۱:۱۔۷:۶۰
یہودیہ اور سامریہ میں تبلیغ ۸:۱۔۱۲:۲۵
یہودیوں کے علاوہ دیگر اقوام میں تبلیغ ۱۳:۱۔۲۸:۳۱

باب 1

تعارف

1 اَے تھیُفِلُس مَیں پہلی کتاب میں شروع سے لے کر وہ
سب باتیں بیان کر چُکا ہوں جو یِسُوع شُرُوع میں کرتا اور سِکھاتا
رہا۔ 2 اُس دِن تک جِس میں وہ اُن رَسُولوں کو جِنہیں اُس نے چُنا تھا
رُوح اُلقدس کے وسِیلے سے حُکم دے کر اُوپر اُٹھایا گیا۔ 3 اُس نے
دُکھ سہنے کے بعد بہُت سے ثبُوتوں سے اپنے آپ کو اُن پر زِندہ
ظاہِر بھی کِیا۔ چُنانچہ وہ چالِیس دِن تک اُنہیں نظر آتا اور خُدا کی
بادشاہی کی باتیں کہتا رہا۔

روح القدس کا وعدہ

4 اور اُن سے مِل کر اُن کو حُکم دِیا کہ یروشلیم سے باہِر نہ جاؤ
بلکہ باپ کے اُس وعدہ کے پُورا ہونے کے مُنتظِر رہو جِس کا ذِکر تُم
مُجھ سے سُن چُکے ہو۔ 5 کیُونکہ یُوحنّا نے تو پانی سے بپتِسمہ دِیا مگر تُم
تھوڑے دِنوں کے بعد رُوح اُلقدس سے بپتِسمہ پاؤ گے۔ 6 تب
انہوں نے جو جمع ہوئے تھے اُس سے یہ پُوچھا کہ اَے خُداوند۔ کیا
تُو اِسی وقت اِسرائیل کو بادشاہی پِھر عطا کرے گا؟۔ 7 اُس نے اُن
سے کہا اُن وقتوں اور مِیعادوں کا جاننا جِنہیں باپ نے اپنے ہی
اِختیّار میں رکھّا ہے تُمہارا کام نہیں۔ 8 لیکِن جب رُوح اُلقدس تُم پر
نازِل ہوگا تو تُم قُوّت پاؤ گے اور یروشلیم اور تمام یہُودیہ اور سامریہ
میں بلکہ زمِین کی اِنتہا تک میرے گواہ ہو گے۔

آپ کے سفر کے لیے

1:1-26

صورتِ حال

اعمال کی کتاب یسوع کے پیروکاروں کے بارے میں درست معلومات مہیا کرنے کے لئے مقدس لوقا نے تحریر کی جو ایک ڈاکٹر اور تاریخ دان تھے اور جہنوں نے اس سے پہلے سیدنا یسوع المسیح کے بارے میں انجیلِ لوقا لکھی، کہ اُن کے ساتھ کیا ہوا اور ابتدائی کلیسا یعنی مومنین کی جماعت کا آغاز کیسے ہوا اور کیسے مسیحیت یروشلیم اور سامریہ سے شروع ہو کر دنیا کے مختلف علاقوں یعنی ایشیا، یورپ ، رومن سلطنت اور دنیا کے کونے کونے تک پھیل گئی۔

مشاہدہ

رب العزت کا منصوبہ تھا کہ روح القدس ایمانداروں اور مومنین کو قوت بخشے گا اور سیدنا یسوع نے رسولوں کو وہی منصوبہ دیا جو اُن کے آسمان پر اٹھائے جانے کے وقت اُن کا آخری وعدہ تھا۔

فیضیابی

خالی قبر نے کبھی بھی آزادانہ اور منصفانہ تحقیقات سے منع نہیں کیا۔ لوبوٹومی (lobotomy) شاگردی کی شرط نہیں ہے۔ سیدنا یسوع کی پیروی صرف ایمان کی متقاضی ہے، نہ کہ اندھے ایمان کی ، آؤ اور دیکھو، فرشتے نے کہا، کیا ہم بھی ایسا کرتے ہیں؟

خالی قبر پر غور کریں۔ کیا سیدنا یسوع المسیح کے مخالفین نے کبھی بھی اس کو چیلنج کیا؟ کبھی بھی کسی فریسی یا رومی سپاہی نے کوئی فتویٰ یا

دعویٰ نہیں کیا کہ فرشتے غلط تھے۔ لاش تو ادھر ہی ہے۔ یہ سب افواہ تھی

اگر وہ تحقیقات کر سکتے، تو وہ یقیناً ایسا ہی کرتے۔ چند ہفتوں کے اندر اندر ہی اُس کے شاگردوں نے یروشلیم کی ہر گلی اور کوچے میں سیدنا یسوع المسیح کے جی اٹھنے کی منادی کی۔ مومنین اور شاگردوں کے منہ بند کرنے کے لئے دشمنوں کے پاس بہترین موقع تھا کہ وہ سیدنا یسوع المسیح کی لاش کو سامنے لے آتے۔ وہ لاش کو پیش کر دیتے اور شاگردوں کو جھوٹا ثابت کر دیتے کیونکہ میسیحیت کا تو ابھی آغاز ہی ہوا چاہتا تھا۔ لیکن دشمنوں کے پاس پیش کرنے کے لئے سیدنا یسوع المسیح کی لاش ہی نہیں تھی۔

اور یہ یروشلیم میں تبدیلی کا آغاز تھا۔ جب شاگرد خالی قبر پر دلائل دیتے تھے تو لوگ تردید کے لئے فریسیوں کی جانب دیکھتے تھے لیکن ان کے پاس نہ کوئی دلیل تھی اور نہ کوئی ثبوت۔

یاد رکھیں اس کے شاگرد صلیب کے وقت بے حد خوفزدہ تھے۔ وہ بھاگ نکلے تھے۔ جناب پطرس نے آگ تاپتے وقت لعنت کی تھی۔ اماؤس کی راہ پر شاگرد بہت ہی غمگین تھے۔ صلیب دینے کے بعد، "دروازے جہاں شاگرد تھے یہودیوں کے ڈر سے بند تھے" (یوحنا ۲۰:۱۹)

شاگرد اتنا ڈرے ہوئے تھے اور ڈر کے مارے چھپے ہوئے تھے جیسے مرغیاں اپنے دڑبے میں سہمی اور چھپی ہوتی ہیں۔

لیکن بہت جلد، صرف چالیس دنوں میں، یہ غدار زندگی کو تبدیل کرنے والی قوت اور آگ میں تبدیل ہو چکے تھے۔

یسوع کا آسمان پر اُٹھایا جانا

9 یہ کہہ کر وہ اُن کے دیکھتے دیکھتے اُوپر اُٹھالِیا گیا اور بدلی نے
اُسے اُن کی نظروں سے چھپا لِیا۔ 10 اور اُس کے جاتے وقت جب
وہ آسمان کی طرف غَور سے دیکھ رہے تھے تو دیکھو دو مرد سفید
پوشاک پہنے اُن کے پاس آ کھڑے ہُوئے۔ 11 اور کہنے لگے "اَے
گلِیلی مردو۔ تُم کِیُوں کھڑے آسمان کی طرف دیکھتے ہو؟ یہی یِسُوع
جو تُمہارے پاس سے آسمان پر اُٹھایا گیا ہے اِسی طرح پِھر آئے گا
جِس طرح تُم نے اُسے آسمان پر جاتے دیکھا ہے۔"

بالاخانے میں دعا

12 تب وہ اُس پہاڑ سے جو زَیتُون کا کہلاتا ہے اور یروشلِیم
کے نزدِیک سَبت کی منزل کے فاصِلے پر ہے یروشلِیم کو واپس
آئے۔ 13 اور جب اُس میں داخِل ہُوئے تو اُس بالاخانے پر چڑھے
جِس میں وہ یعنی پطرس اور یُوحنّا اور یعقُوب اور اِندریاس اور فِلِپُّس
اور توما اور برتلمائی اور متّی اور حلفئی کا بَیٹا یعقُوب اور شمعُون
زیلوتیس اور یعقُوب کا بَیٹا یہُوداہ رہتے تھے۔ 14 یہ سب کے سب
چند عَورتوں اور یِسُوع کی ماں مریم اور اُس کے بھائیوں کے ساتھ
ایک دِل ہو کر دُعا میں مشغول رہے۔

متّیاہ کا چناؤ

15 اور اُنہی دِنوں پطرس بھائِیوں میں جو تخمِیناً ایک سَو بیس
شَخصوں کی جماعت تھی کھڑا ہو کر کہنے لگا۔ 16 "اَے بھائِیو اُس
نوِشتے کا پُورا ہونا ضرُور تھا جو رُوح اُلقدس نے داؤد کی زبانی اُس

یہُوداہ کے حق میں پہلے سے کہا تھا جو یِسُوع کے پکڑنے والوں کا
رہنما ہُوا۔ [17] کیُونکہ وہ ہم میں شُمار کِیا گیا اور اُس نے اِس خِدمت کا
حِصّہ پایا۔ [18] اُس نے بدکاری کی کمائی سے ایک کھیت حاصِل کِیا اور
سر کے بل گِرا اور اُس کا پیٹ پھٹ گیا اور اُس کی سب انتڑیاں
نِکل پڑیں۔ [19] اور یہ یروشلیم کے سب رہنے والوں کو معلُوم ہُوا۔
یہاں تک کہ اُس کھیت کا نام اُن کی زبان میں ہَقَل دما پڑ گیا یعنی
خُون کا کھیت۔ [20] کیُونکہ زبُور میں لِکھا ہے۔

”کہ اُس کا گھر اُجڑ جائے اور اُس میں کوئی بسنے والا نہ رہے“

اور

”اُس کا عُہدہ دُوسرا لے لے۔“

حضرت پطرس ابھی اسی احاطے میں تبلیغ کر رہے ہیں، جہاں سے سیدنا یسوع المسیح کو گرفتار کیا گیا تھا۔ جناب مسیح کے پیروکار اب اُس کے دشمنوں کا مقابلہ کر رہے تھے۔ مخالفین اُن کو کوڑے مارتے لیکن وہ پرستش کرتے۔ جب وہ انہیں جیلوں میں بند کرتے تو وہ جیل منسٹری شروع کرتے۔ اب وہ اتنے ہی دلیر تھے جتنے وہ جنابِ مسیح کے جی اٹھنے سے پہلے بزدل تھے۔

وضاحت

لالچ؟ ان کے پاس تو کوئی دولت نہیں تھی۔

طاقت؟ وہ سارا سہرا ہی سیدنا یسوع المسیح کو باندھتے۔

وہ بارہ

اگر سیدنا یسوع المسیح بے کسوں، ناامیدوں (دیکھیں لوقا ۱۹: ۱۰) کے لیے روحانی بیداری کی تحریک لے کر آئے تھے (دیکھیں متی ۱۸:۲۸۔۲۰)، تو تب وہ کیا سوچ رہے تھے جب انہوں نے تربیت کرنے کے لئے اپنے پہلے شاگردوں کو چنا؟

ہم یہ توقع ضرور کرتے کہ سیدنا یسوع المسیح ان لوگوں کو چنتے جن کے پاس بائبل کا کافی علم اور بے داغ ماضی ہوتا اور خدمت کے لئے اعلیٰ درجے کے تعلیم یافتہ بھی ہوتے۔ کیا اُس کو خاص مذہبی رہنما یا پیشہ ور اور جید عالم فاضل درکار نہ تھے؟ بے شک۔

لیکن سیدنا یسوع المسیح مذہبی عطائیوں، ناتجربہ کاروں اور سرسری ایمان والوں کے پیچھے گئے اور اُن کو چنا۔ وہ گودیوں (چھوٹی بندرگاہوں) پر گئے اور کم از کم چار غیر تعلیم یافتہ ماہی گیروں کو چن لیا۔ ایک تو بہت ہی من موجی اور باتونی تھا۔ دوسرے دو بہت ہی گرم مزاج کے دو بھائی ہی تھے جن کا لقب بھی گرج کے بیٹے تھا۔ اس نے اپنے ایک حواری کو مقامی ٹیکس کے دفتر سے بھرتی کیا تھا۔ اس نے ایک مزاحمت پرست وہ چنا جو حکومت وقت کے خلاف مزاحمت کر رہا تھا ایک اور کو بھی چنا جس پر غداری کا مقدمہ ثابت ہی ہو چکا تھا۔ باقی دوسرے حواریوں کے بارے میں جو اس کی ٹیم کا حصہ بنے ہم کم ہی جانتے ہیں سوائے ان کے ناموں کے۔ اور یہ سب پھر بارہ تھے۔

تین سال کے بہترین پھل کے لئے یہ عجیب وغریب عملہ سیدنا یسوع المسیح کے ارد گرد چل پڑا۔ وہ بہت ہی سست اور نالائق دکھائی دیتے تھے۔۔۔ کوئی نایاب ہی

دن ہو گا جب انہوں نے اسکی کہانیوں، تعلیمات اور اس کے دعووں سے کچھ سیکھا ہو گا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ وہ اپنا زیادہ تر وقت بحث مباحثوں، سر گوشیوں اور مذاق کرنے میں گزار دیتے تھے۔

اور یہاں تک کہ ان نالائقوں میں سے ایک نے اپنے مذہبی رہنماؤں کے ساتھ مل کر سازش بھی تیار کر ڈالی جو سیدنا یسوع المسیح سے سب سے زیادہ حسد رکھتے تھے۔ اور انہوں نے مقامی سول حکومت کے ساتھ ڈیل بھی کرلی۔ انہوں نے سیدنا یسوع المسیح کو جھوٹے مقدمے میں پکڑوانے، اس کا ٹرائل کروانے اور سزا دلوانے کی پوری تیاری کی۔

اس موقع پر باقی گیارہ بھی ڈر کر بھاگ گئے اور اس گروپ کا سب سے باتونی اور من موجی بھی سیدنا یسوع المسیح کو پہچاننے سے انکار کرتا ہے۔ لیڈر مر گیا تو سمجھو تحریک بھی مر گئی۔

اور سیدنا یسوع المسیح کے تمام دشمنوں کی یہ سازش ناکام ہوئی

سیدنا یسوع المسیح زندہ ہو گئے۔ اور جب وہ اپنے شاگردوں کے پاس واپس آئے، تو ان کے دلوں میں ایمان کی جنبش ہوئی۔ اچانک ہی سیدنا یسوع المسیح کی تعلیم نے بھی ان کے ذہنوں کو چھُوا۔ اُن میں روح کے بسنے اور قوت پانے کی بدولت، وہ اب معمولی اور عام آدمیوں سے غیر معمولی اور خاص آدمی بن گئے۔ بڑی بے باکی اور دلیری سے اب انہوں نے سیدنا یسوع المسیح کی کامل زندگی، فدیے کی موت، اور شاندار جی اٹھنے کے پیغام کو پوری دنیا میں پھیلانا شروع کر دیا۔ اور یہ پیغام پھیلاتے پھیلاتے ان میں سے اکثریت نے شہادت کا رتبہ پایا۔

بارہ کی یہ کہانی بہت حیران کن بھی ہے اور حوصلہ افزاء بھی۔ اس معنی میں بھی حیران کن ہے کہ آسمان کے نام پر سیدنا یسوع المسیح ان لوگوں کا استعمال کیوں کریں گے۔ یہ بہت ہی حوصلہ افزاء ہے کیوں کہ یہ ہمیں یہ پکارنے پر بھی مجبور کرتا ہے، نیک و بھلا خدا! خدا ہم جیسے لوگوں کو استعمال کر سکتا ہے اور وہ کرتا بھی ہے۔ اگر ہم صرف اسے ایسا کرنے کی اجازت دیں۔

مقبولیت؟ ان میں زیادہ تر اپنے عقیدے کے سبب شہید ہوئے

صرف ایک ہی وضاحت باقی رہ جاتی ہے۔۔۔ جی اٹھے سیدنا یسوع المسیح اور اسکا روح القدس۔ ان حضرات و خواتین کی ہمت خالی قبر کی آگ سے کندن ہوئی تھی۔ شاگردوں نے جی اٹھنے کے خواب نہیں دیکھے

21 پس جتنے عرصے تک خُداوند یِسُوع ہمارے ساتھ آتا رہا
یعنی یُوحنّا کے بپتِسمہ سے لے کر خُداوند کے ہمارے پاس سے
اُٹھائے جانے تک جو برابر ہمارے ساتھ رہے۔ 22 چاہئیے کہ اُن
میں سے ایک مرد ہمارے ساتھ اُس کے جی اُٹھنے کا گواہ بنے۔“
23 پِھر اُنہوں نے دو کو پیش کِیا۔ ایک یُوسُف کو جو برسبّا کہلاتا اور

جِس کالقب یُوسُتس ہے۔ دُوسرا متّیاہ کو۔ 24 اور یہ کہہ کر دُعا کی کہ
"اَے خُداوند۔ تُو جو سب کے دِلوں کی جانتا ہے۔ یہ ظاہِر کر کہ اِن
دونوں میں سے تُونے کِس کو چُنا ہے۔ 25 کہ وہ اِس خِدمت اور
رسالت کی جگہ لے جِسے یہُوداہ چھوڑ کر اپنی جگہ گیا۔" 26 پھر
اُنہوں نے اُن کے بارے میں قُرعہ ڈالا اور قُرعہ متّیاہ کے نام کا
نِکلا۔ پَس وہ اُن گیارہ رَسُولوں کے ساتھ شمار ہُؤا۔

باب 2

پاک روح کا نزول

1 جب عِیدِ پنتِکُست کا دِن آیا تو وہ سب ایک جگہ جمع تھے۔
2 کہ یکایک آسمان سے اَیسی آواز آئی جَیسے تند ہوا کا سنّاٹا ہوتا ہے
اور اُس سے سارا گھر جہاں وہ بَیٹھے تھے گُونج اُٹھا۔ 3 اور اُنہیں آگ
کے شُعلے کی سی پھٹتی ہُوئی زبانیں دِکھائی دِیں اور اُن میں سے ہر
ایک پر آٹھہریں۔ 4 اور وہ سب رُوحُ اُلقدس سے معمور ہو گئے اور
طرح طرح کی زبانیں بولنے لگے جِس طرح رُوح نے اُنہیں بولنے
کی طاقت بخشی۔

ہجوم کا ردعمل

5 اور ہر قَوم میں سے جو آسمان کے تَلے ہے خُداترس یہُودی
یروشلیم میں رہتے تھے۔ 6 جب یہ آواز آئی تو ہجوم لگ گیا اور لوگ
دَنگ ہو گئے کیُونکہ ہر ایک کو یہی سُنائی دیتا تھا کہ یہ میری ہی بولی
بول رہے ہیں۔ 7 اور سب حَیران اور تعجب کر کے کہنے لگے دیکھو۔

۔۔۔جی اٹھتے ہی ان کے اندر آگ بھر دی تھی۔ اگر خالی قبر کے بارے میں شکوک و شبہات ہیں؟ تو پھر آئیں اور اُس کے حواریوں کی حیات اقدس کو مشاہدہ کریں۔

اطلاق

کیا آپ اپنے ایمان کے بارے میں بے چین و پریشان ہیں؟ دلیر ہو جائیں۔ اپنے منہ کو کھولیں اور بولنا شروع کریں اور روح القدس کو رہنمائی کرنے دیں۔

آپ کے سفر کے لیے

2:1-47

صورتِ حال

روح القدس ہجوم پر نازل ہوا جب شاگرد وہاں تبلیغ کر رہے تھے۔ ہزاروں لوگ ایمان لائے اور بپتسمہ پایا اور جماعت میں شامل ہو گئے۔

مشاہدہ

خدا کے جلالی بیٹے کے طور پر سیدنا المسیح نے عہد عتیق کی ساری پیشگوئیوں کو پورا کیا۔ اُن کے پاس خدا تعالیٰ کی طاقت تھی۔

فیضیابی

سیدنا یسوع المسیح کے پاس ناقابل اعتراض اختیار ہے۔ وہ اپنے کلام سے ہر شے پر قادر ہے (عبرانیوں ۱:۳) اسی واسطے خدا بزرگ نے بھی انہیں بہت سربلند کیا اور انہیں وہ نام بخشا جو سب ناموں سے اعلیٰ ہے۔ (فلپیوں ۲:۹)

رومیوں نے بھی اسے خوف و پریشانی میں مبتلا

یہ بولنے والے کیا سب گلیلی نہیں؟ [8] پھر کیونکر ہم میں سے ہر
ایک اپنے اپنے وطن کی بولی سُنتا ہے؟ [9] حالانکہ ہم پارتھی اور
مادی اور عیلامی اور مسوپتامِیہ اور یہُودیہ اور کَپُدّکیہ اور پُنطُسُ اور
آسِیہ۔ [10] اور فرُوگیہ اور پمفیلیہ اور مِصر اور لِبوآ کے عِلاقے کے
رہنے والے ہیں جو کرینے کی طرف ہے اور رُومی مُسافِر خواہ
یہُودی خواہ اُن کے مُرید اور کریتی اور عرب ہیں۔ [11] مگر اپنی اپنی
زبان میں اُن سے خُدا کے عجیب کاموں کا بیان سُنتے ہیں۔ [12] اور
سب متعجب ہُوئے اور گھبرا کر ایک دُوسرے سے کہنے لگے کہ یہ
کیا ہُوا چاہتا ہے؟

[13] اور بعض نے ٹھٹھے سے کہا کہ یہ تو تازہ مَے کے نشے میں
ہیں۔

پطرس کا واعظ

[14] لیکن پطرس اُن گیارہ کے ساتھ کھڑا ہُوا اور اپنی آواز
بُلند کر کے لوگوں سے کہا کہ "اَے یہُودیو اور اَے یروشلیم کے
سب رہنے والو۔ یہ جان لو اور کان لگا کر میری باتیں سُنو۔ [15] کہ
جَیسا تُم سَمَجھتے ہو یہ نشے میں نہیں کِیُونکہ ابھی تو تیسری ہی گھڑی
ہے۔ [16] بلکہ یہ وہ بات ہے جو یوئیل نبی کی معرفت کہی گئی ہے کہ۔

[17] خُدا فرماتا ہے کہ آخرِی دِنوں میں اَیسا ہو گا کہ
مَیں اپنی رُوح میں سے ہر بشر پر ڈالُوں گا
اور تُمہارے بَیٹے اور تُمہاری بیٹیاں نبُوّت کریں گی
اور تُمہارے جوان رویا اور تُمہارے بُڈھے خواب
دیکھیں گے۔

رکھا۔ مذہب کے جھوٹے ٹھیکے داروں نے بھی اسے ہر ممکن چپ کروانے کی کوشش کی۔ شیطان نے انہیں جان سے مارنے کی کوشش کی۔ سب ناکام ہوئے۔ حتیٰ کہ موت بھی اُن پر غلبہ نہ پا سکی۔ (اعمال ۲:۲۴)

"یسوع نے حکومتوں اور اختیاروں کو اپنے اوپر سے اتار کر ان کا برملا تماشا بنایا اور صلیب کے سبب سے اُن پر فتح یابی کا شادیانہ بنایا۔" (کلسیوں ۲: ۱۵)۔ جب وہ اس کا اعلان کر رہے تھے تو مذاق نہیں تھا، کہ "زمین اور آسمان کا کل اختیار مجھے دیا گیا ہے" (متی ۲۸: ۱۸)۔ سیدنا یسوع المسیح ہی کہکشاوں کا کمانڈ سنٹر ہے۔ "کیا پیسے کی دو چڑیاں نہیں بکتیں؟ اور اُن میں سے ایک بھی تُمہارے باپ کی مرضی کے بغَیر زمِین پر نہیں گِر سکتی۔" (متی ۱۰: ۲۹) وہ ہر طرح کے خزانوں کے بھی مالک ہیں۔ انہوں نے مچھلی کے منہ سے بھی سکے لے لئے۔ انہوں نے لہروں کو صرف کہنے سے ہی تھما دیا۔ انہوں نے صرف کہا ہی تو درخت تک بھی سوکھ گیا۔ انہوں نے پھر کہا تو دو روٹیاں ایک تقریب میں تبدیل ہو گئیں۔ اقتصادیات، فلکیات، نباتات، خوراک، طلب و رسد سب اُن کے اختیار میں ہیں۔ "میرے باپ کی طرف سے سب کچھ مجھے سونپا گیا۔" (متی ۱۱:۲۷)۔

اب شیطان، وقتِ صلیب سے ہی مکمل طور پر سیدنا یسوع المسیح سے شکست خوردہ ہے۔ سیدنا یسوع المسیح نے ہر موقع پر اُسے زبردست شکست فاش دی ہے۔ اسے اب سیدنا یسوع المسیح ہی کی فرمانبرداری کرنی ہے اور وہ یہ جانتا بھی ہے۔ دعائیں جو خداوند سیدنا یسوع المسیح کے نام سے مانگی جاتی ہیں وہ قلعوں کو ڈھا دینے کے قابل ہیں (۲

18 بلکہ مَیں اپنے بندوں اور اپنی بندِیوں پر بھی
اُن دِنوں میں اپنے رُوح میں سے ڈالُوں گا اور وہ نبُوّت
کریں گی۔
19 اور مَیں اُوپر آسمان پر عجِیب کام
اور نیچے زمِین پر نِشانیاں یعنی خُون اور آگ اور
دُھوئیں کا بادل دِکھاؤُں گا۔
20 سُورج تارِیک اور چاند خُون ہو جائے گا۔
پیشتر اِس سے کہ خُداوند کا عظِیم اور جلیل دِن آئے۔
21 اور یُوں ہو گا کہ جو کوئی خُداوند کا نام لے گا
نجات پائے گا۔
22 اَے اِسرائیلیو! یہ باتیں سُنو کہ یُسوع ناصری ایک شخص
تھا جِس کا خُدا کی طرف سے ہونا تُم پر اُن معجزوں اور عجِیب کاموں
اور نِشانوں سے ثابِت ہُؤا جو خُدا نے اُس کی معرفت تُم میں
دِکھائے جیسا کہ تُم خود بھی جانتے ہو۔ 23 جب وہ خُدا کے قائم
ارادے اور عِلمِ سابق کے مُوافِق پکڑوایا گیا تو تُم نے بے شرع
(غیر یہودیوں) لوگوں کے ساتھ سے اُسے مصلُوب کروا کر مار
ڈالا۔ 24 لیکِن خُدا نے مَوت کے بند کھول کر اُسے زندہ کیا کیُونکہ
مُمکن نہ تھا کہ وہ اُس کے قبضے میں رہتا۔ 25 کیُونکہ داؤد اُس کے حق
میں کہتا ہے کہ
مَیں خُداوند کو ہمیشہ اپنے سامنے دیکھتا رہا۔
کیُونکہ وہ میری دہنی طرف ہے تاکہ مُجھے جُنبِش نہ ہو۔
26 اِسی سبب سے میرا دِل خُوش ہُؤا اور میری زبان
شادمان بلکہ میرا جِسم بھی اُمید میں بسا رہے گا۔

کرنتھیوں ۱۰: ۴)، ڈھا دتی ہیں، نہ صرف نقصان پہنچاتی بلکہ مکمل طور پر تباہ و برباد کر دیتی ہیں۔ اور یہ دعائیں ان قلعوں پر ایسے کام کرتی ہیں جیسے ماچس سوکھی گھاس کے گھروں کو جلا دیتی ہے۔

کچھ لوگ ایسا بھی کہتے ہیں، کہ دعا چیزوں کو بدل دیتی ہے کیوں کہ یہ ہمیں بدل دیتی ہے۔ میں متفق ہوں لیکن جزوی طور پر۔ دعا چیزوں کو بدل دیتی ہے کیوں کہ یہ کائنات کی مطلق طاقت سے درخواست گزار ہوتی ہے۔ دعا کوئی جادوئی فارمولا یا کوئی صوفیانہ گیت و نعرے نہیں ہے۔ یہ اس کے نام کو پکارنے کی خدا کی طرف سے دعوت کو "ہاں" ہے۔

فرض کریں کہ میں کار کے شوروم پر جا کر کہتا ہوں، "میں بغیر رقم دیئے ہی یہ نئی کار لینا چاہتا ہوں۔" تو شوروم والے فوراً وہاں سے نکلنے کا رستہ دکھائیں گے۔

لیکن اگر میرے پاس شوروم کے مالک کا دستخط شدہ خط ہو جس پر لکھا ہو، کہ یہ شخص میرا دوست ہے اور میں اسے یہ نئی کار دیتا ہوں۔ اندازہ کریں اس خوبصورت کار میں کون سوار ہو گا؟ کس بات سے فرق پڑتا ہے؟ اس اختیار اور اتھارٹی سے جس نے اس خط پر دستخط کئے ہیں۔

اسی طرح جب ہم سیدنا یسوع المسیح کے نام سے دعا کرتے ہیں۔ تو ہم اپنے دوست کا دستخط شدہ خط پیش کرتے ہیں۔

اطلاق

جب آپ مشکلات سے جُوج رہے ہوں۔ سیدنا یسوع المسیح کی طرف مڑیں۔ جو بھی مشکلات ہوں اس سے بات کریں۔ وہ آپکی

دعاوں کو دوست اور نجات دہندہ ہوتے
ہوئے سنے گا۔

27 اِس لِئے کہ تُو میری جان کو عالَمِ ارواح میں نہ چھوڑیگا
اور نہ اپنے مُقدّس کے سڑنے کی نَوبت پُہنچنے دے گا۔
28 تُو نے مُجھے زِندگی کی راہیں بتائیں۔ تُو مُجھے اپنے دِیدار
کے باعِث خُوشی سے بھر دے گا۔

29 اَے بھائیو۔ مَیں قَوم کے بُزُرگِ دِین داؤد کے حق مَیں
تُم سے دِلیری کے ساتھ کہہ سکتا ہُوں کہ وہ مُوا اور دفن بھی ہُؤا
اور اُس کی قَبر آج تک ہمارے درمیان مَوجُود ہے۔ 30 اور وہ ایک
نبی تھا اور یہ جانتا تھا کہ خُدا نے مُجھ سے قَسم کھائی ہے کہ تیری نسل
سے ایک شخص کو تیرے تخت پر بِٹھاؤُں گا۔ 31 اُس نے پیشِینگوئی
کے طَور پر مسیح کے جی اُٹھنے کا ذِکر کیا کہ نہ وہ عالَمِ ارواح میں چھوڑا
گیا نہ اُس کے جِسم کے سڑنے کی نَوبت پُہنچی۔ 32 اِسی یُسوع کو خُدا
نے زندہ کیا جِس کے ہم گواہ ہیں۔ 33 پَس خُدا کے دہنے ہاتھ سے
سربُلند ہو کر اور باپ سے وہ رُوح اُلقدس حاصِل کر کے جِس کا
وعدہ کِیا گیا تھا اُس نے یہ نازِل کیا جو تُم دیکھتے اور سُنتے ہو۔
34 کِیُونکہ داؤد تو آسمان پر نہیں چڑھا پھر بھی وہ خُود کہتا ہے کہ

خداوند نے میرے خداوند سے کہا کہ
میری دہنی طرف بیٹھ۔
35 جب تک مَیں تیرے دُشمنوں کو تیرے پاؤں تَلے کی
چَوکی نہ کر دُوں۔

36 پَس اِسرائیل کا سارا گھرانا یقِین جان لے کہ خُدا نے اُسی
یُسوع کو جِسے تُم نے مصلُوب کِیا خُداوند بھی ٹھہرایا اور مسیح بھی۔"
37 جب اُنھوں نے یہ سُنا تو اُن کے دل چِھد گئے اور پطرس اور باقی
رَسُولوں سے کہا کہ اَے بھائیو۔ ہم کیا کریں؟

38 پطرس نے اُن سے کہا کہ ”تُوبہ کرو اور تُم میں سے ہر
ایک گُناہوں کی مُعافی کے لِئے یِسُوع مسیح کے نام پر بپتِسمہ لے تو تُم
رُوحُ القُدُس اِنعام میں پاؤ گے ۔ 39 اِس لِئے کہ یہ وعدہ تُم اور
تُمہاری اولاد اور اُن سب سے بھی جو دُور کے ہیں جِن کو خُداوند
ہمارا خُدا اپنے پاس بُلائے گا۔“

ابتدائی مؤمنین

40 اور اُس نے اَور بہُت سی باتوں کی گواہی دے کر اُنہیں یہ
نصِیحت کی کہ اپنے آپ کو اِس ٹیڑھی قَوم سے بچاؤ ۔ 41 پَس
جِنہوں نے اُس کا کلام قبُول کِیا اُنہوں نے بپتِسمہ لِیا اور اُسی روز تین
ہزار آدمِیوں کے قرِیب اُن میں مِل گئے۔ 42 اور یہ رَسُولوں سے
تعلِیم پانے اور رِفاقت رکھنے میں اور روٹی توڑنے اور دُعا کرنے میں
مشغُول رہے۔ 43 اور ہر شخص پر خَوف چھا گیا اور بہُت سے عجِیب
کام اور نِشان رَسُولوں کے ذرِیعہ سے ظاہِر ہوتے تھے ۔ 44 اور جو
اِیمان لائے تھے وہ سب ایک جگہ رہتے تھے اور سب چِیزوں میں
شرِیک تھے۔ 45 اور اپنی مِلکیت اور اسباب بیچ بیچ کر ہر ایک کی
ضرُورت کے مُوافِق سب کو بانٹ دِیا کرتے تھے۔
46 اور ہر روز ایک دِل ہو کر ہَیکل میں جمع ہُؤا کرتے اور گھر
گھر میں روٹی توڑ کر خُوشی اور صاف دِلی سے کھانا کھایا کرتے تھے۔
47 اور خُدا کی حمد کرتے اور سب لوگوں کو عِزیز تھے اور جو نجات
پاتے تھے اُن کو خُداوند ہر روز اُن میں مِلا دیتا تھا۔

باب 3

پیدائشی مفلوج بھکاری کی شفا

1 پطرس اور یُوحنّا دُعا کے وقت یعنی نویں گھڑی ہَیکل کو
جارہے تھے۔ 2 اور لوگ ایک جنم کے لنگڑے کو لارہے تھے جِس
کو ہر روز ہَیکل کے اُس دروازہ پر بِٹھا دیتے تھے جو
”خُوبصُورت“ کہلاتا ہے تاکہ ہَیکل میں جانے والوں سے بِھیک
مانگے۔ 3 جب اُس نے پطرس اور یُوحنّا کو ہَیکل میں جاتے دیکھا تو
اُن سے بِھیک مانگی۔ 4 پطرس اور یُوحنّا نے اُس پر غَور سے نگاہ کی
اور پطرس نے کہا ”ہماری طرف دیکھ۔“ 5 وہ اُن سے کُچھ مِلنے کی
اُمید پر اُن کی طرف مُتوجّہِ ہُوا۔ 6 تب پطرس نے کہا ”چاندی سونا
تو میرے پاس ہے نہیں مگر جو میرے پاس ہے وہ تُجھے دِئے دیتا
ہُوں۔ یِسُوع مسیح ناصری کے نام سے اٹھ اور چل پھر۔“ 7 اور اُس
کا دہنا ہاتھ پکڑ کر اُس کو اُٹھایا اور اُسی دم اُس کے پاؤں اور ٹخنے
مضبُوط ہو گئے۔ 8 اور وہ کُود کر کھڑا ہو گیا اور چلنے پِھرنے لگا اور چلتا
اور کُودتا اور خُدا کی حمد کرتا ہُوا اُن کے ساتھ ہَیکل میں گیا۔ 9 اور
سب لوگوں نے اُسے چلتے پِھرتے اور خُدا کی حمد کرتے دیکھ کر۔
10 اُس کو پہچانا کہ یہ وُہی ہے جو ہَیکل کے خُوبصُورت دروازہ پر بَیٹھا
بِھیک مانگا کرتا تھا اور اُس ماجرے سے جو اُس پر واقع ہُوا تھا بہُت
دَنگ اور حیَران ہُوئے۔

سُلیمانی برآمدے میں پطرس کا پیغام

11 اور چونکہ وہ پطرس اور یوحنا سے لپٹا رہا تو سب لوگ بہُت
حیَران ہو کر اُس برآمدہ کی طرف جو سُلیمان کا کہلاتا ہے اُن کے

آپ کے سفر کے لیے

3:1-4:37

صورتِ حال

چوتھے باب کے آخر پر، جناب لوقا ابتدائی کلیساء یعنی مومنین کی جماعت کے آغاز کی بات کرتے ہیں۔۔۔ اور ابھی ایک گروہ اپنی فیاضی، اتحاد و اتفاق اور مدد کرنے اور شراکت کرنے سے نمایاں ہوا ہے۔

مشاہدہ

رب العزت کی خواہش ہے کہ اسکے پیروکار ایک دوسرے سے اتفاق، پیار، محبت، یگانگی اور فیاضی اور فراخدلی سے رہیں۔ لیکن یہ بات تو پانچویں باب میں حننیاہ اور سفیرہ کی کہانی کے بالکل متضاد ہے۔

فیضیابی

ان میں سے ایک سبق تو ہم یوحنا ۱۳ باب ۳۵ آیت سے ہی سیکھتے ہیں (اگر آپس میں مُحبّت رکھّو گے تو اِس سے سب جانیں گے کہ تُم میرے شاگرد ہو)۔ یہ سب سے اہم ہے اسے مت چھوڑیں۔ اتفاق اور اتحاد خدا کو بہت ہی پسند ہے۔ باپ اپنے بچوں میں فضول جھگڑے اور بحث و تکرار پسند نہیں کرتا۔ نااتفاقی سے اسے سخت چڑ ہے اور ناپسندیدہ ہے۔ کیوں؟ کیوں کہ اس سے سب جانیں گے کہ تم میرے شاگرد ہو۔ اتفاق اعتقاد پیدا کرتا ہے۔ دنیا کیسے یہ ایمان لائے گی کہ سیدنا یسوع المسیح کو رب تعالیٰ نے بھیجا ہے؟ اس سے نہیں کہ ایک دوسرے سے متفق ہیں۔ اس سے نہیں کہ ہم سازشوں کا حل تلاش کر لیتے ہیں۔ اس سے نہیں کہ ہم خفیہ طور پر

پاس دَوڑے آئے۔ 12 پطرس نے یہ دیکھ کر لوگوں سے کہا "اَے
اِسرائیلیو۔ اِس پر تُم کیُوں تعجُّب کرتے ہو اور ہمیں کیُوں اِس طرح
دیکھ رہے ہو کہ گویا ہم نے اپنی قُدرت یا دِینداری سے اِس شخص
کو چلتا پِھرتا کر دِیا؟ 13 ابرہام اور اضحاق اور یعقُوب کے خُدا یعنی
ہمارے باپ دادا کے خُدا نے اپنے خادِم یسُوع کو جلال دِیا جِسے تُم
نے پکڑوا دِیا اور جب پِیلاطُس نے اُسے چھوڑ دینے کا قصد کِیا تو تُم
نے اُس کے سامنے اُس کا اِنکار کِیا۔ 14 تُم نے اُس قُدُّوس اور
راستباز کا اِنکار کِیا اور درخواست کی کہ ایک خُونی تُمہاری خاطِر چھوڑ
دِیا جائے۔ 15 مگر زِندگی کے مالِک کو قتل کِیا جِسے خُدا نے مُردوں
میں سے زندہ کیا۔ اِس کے ہم گواہ ہیں۔ 16 اُسی کے نام نے اُس
اِیمان کے وسیلے سے جو اُس کے نام پر ہے اِس شخص کو مضبُوط کیا
جِسے تُم دیکھتے اور جانتے ہو۔ بیشک اُسی اِیمان نے جو اُس کے وسیلے
سے ہے یہ کامِل تندرُستی تُم سب کے سامنے اُسے دِی۔
17 اور اَب اَے بھائیو۔ مَیں جانتا ہُوں کہ تُم نے یہ کام نادانی
سے کِیا اور اَیسا ہی تُمہارے سَرداروں نے بھی۔ 18 مگر جِن باتوں
کی خُدا نے سب نبیوں کی زبانی پیشتر خبر دی تھی کہ اُس کا مسیح دُکھ
اُٹھائے گا وہ اُس نے اِسی طرح پُوری کِیں۔ 19 پَس توبہ کرو اور
رُجُوع لاؤ تاکہ تُمہارے گُناہ مِٹائے جائیں اور اِس طرح خُداوند
کے حضُور سے تازگی کے دِن آئیں۔ 20 اور وہ اُس مسیح کو جو
تُمہارے واسطے مُقرّر ہُوا ہے یعنی یسُوع کو بھیجے۔ 21 ضرُور ہے کہ
وہ آسمان میں اُس وقت تک رہے جب تک کہ وہ سب چیزیں بحال
نہ کی جائیں جِنکا ذِکر خُدا نے اپنے پاک نبیوں کی زبانی کِیا ہے جو دُنیا
کے شُرُوع سے ہوتے آئے ہیں۔ 22 چُنانچہ مُوسیٰ نے کہا کہ

ووٹ ڈال لیتے ہیں۔ اور اس سے بھی نہیں کہ ہم عقائد کی پیروی کرنے میں کوئی غلطی نہیں کرتے، بلکہ اس سے کہ ہم ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں۔

اتفاق یقین پیدا کرتا ہے۔ اور نااتفاقی بے یقینی۔ متنازع اور جھگڑالو ملاحوں کے ساتھ کون کشتی میں سوار ہونا چاہے گا۔ سمندر میں زندگی مشکل تو ہو سکتی ہے، لیکن کم از کم لہروں کے سپرد تو نہیں ہوں گے۔

پال ہلمیر اس بارے میں بہت ہی درست معلوم ہوتا ہے جب اس نے لکھا۔ کلیسیاء کا مسلسل اور وسیع پیمانے پر بکھرنا زمانوں سے جاری رہا ہے۔ یہ شیطان کی سب سے بڑی اور قوی حکمت عملی رہی ہے۔ تفرقہ اور نفرت ایسا گناہ ہے جس نے شاید دوسرے تمام گناہوں سے زیادہ روحیں کھوئی ہیں۔

سیدنا یسوع المسیح کی اس بات کی تفسیر ہے کہ اگر تم آپس میں محبت رکھو گے۔ تو سب لوگ جانیں گے کہ تم میرے پیروکار ہو۔ ٹھہریئے اور اس بارے میں ایک لمحے کے لئے غور کریں۔ کیا اتفاق ہی پوری دنیا میں سیدنا یسوع المسیح کی منادی کے لئے کلیدی عنصر نہیں ہے؟

اگر اتفاق و اتحاد ہی منادی کی کلید ہے تو کیا پھر ہمیں دعاؤں میں پیش روی نہیں کرنی چاہیے؟ کیا ایسا نہیں کرنا چاہیے جیسا کہ حضرت پولس نے فرمایا ہے، "رُوح کی یگانگی صُلح کے بند سے بندھی رہے۔" (افسیوں ۴: ۳) اگر رب العزت اتفاق کی اتنی پروا کرتا ہے تو پھر ہم کیوں نہیں کرتے؟ اگر اتفاق و یگانگت کی آسمان پر اوّلیت ہے تو پھر زمین پر کیوں نہیں؟

خُداوند خُدا تُمہارے بھائِیوں میں سے تُمہارے لِئے مُجھ سا ایک نبی پَیدا کرے گا۔ جو کُچھ وہ تُم سے کہے اُس کی سُننا۔ [23] اور یُوں ہو گا کہ جو شخص اُس نبی کی نہ سُنے گا وہ اُمّت میں سے نیست و نابُود کر دِیا جائے گا۔ [24] بلکہ سموئیل سے لے کر پچھلوں تک جِتنے نبیوں نے کلام کِیا اُن سب نے اِن دِنوں کی خَبر دی ہے۔ [25] تُم نبیوں کی اَولاد اور اُس عہد کے شرِیک ہو جو خُدا نے تُمہارے باپ دادا سے باندھا جب ابرہام سے کہا کہ تیری اَولاد سے دُنیا کے سب گھرانے بَرکت پائیں گے۔ [26] خُدا نے اپنے خادِم کو اُٹھا کر پہلے تُمہارے پاس بھیجا تاکہ تُم میں سے ہر ایک کو اُس کی بدیوں سے ہٹا کر بَرکت دے۔"

البتہ ہمیں کہیں بھی اتحاد قائم کرنے کا نہیں کہا گیا ہے۔ ہمیں صرف اتحاد کو برقرار رکھنے کو کہا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک پھر ایک ہی گلّہ اور ایک ہی چرواہا ہو گا۔ (یوحنا ۱۰: ۱۶)۔ اتحاد کو پیدا نہیں کیا جا سکتا۔ اس کو صرف بچائے رکھا جا سکتا ہے۔

ہم یہ کیسے کر سکتے ہیں؟ ہم اتحاد برقرار رکھنے کے لئے ہر ممکن کوشش کیسے کر سکتے ہیں؟ کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم اپنے عقائد سے سمجھوتہ کرتے ہیں؟ کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم ان سچائیوں کو چھوڑ دیتے ہیں جنہیں ہم پسند کرتے ہیں؟ نہیں بلکہ اس کا مطلب ہے کہ ہم اپنے جاری رویوں کی آرزو کرتے اور ان کے ہی پابند ہوتے ہیں۔

اطلاق

اگر اتحاد اور اتفاق ہی سیدنا یسوع المسیح کے لئے دنیا جیتنے کا راستہ ہے۔ تو پھر آپ کو مقامی کلیسیاء یا مومنین کی تلاش کرنے میں کون سی چیز روکتی ہے؟ جب آپ چرچ کی میٹنگز میں حاضر ہوتے ہیں یا پھر چرچ کمیٹوں کے ساتھ کام کرتے ہیں تو رب تعالیٰ سے یگانگت اور اتفاق کی دعا کریں۔

باب 4

پطرس اور یوحنا کی گرفتاری

[1] جب وہ لوگوں سے یہ کہہ رہے تھے تو کاہِن اور ہَیکل کا سَردار اور صدُوقی اُن پر چڑھ آئے۔ [2] وہ نہایت رنجِیدہ ہُوئے کِیُونکہ یہ لوگوں کو تعلِیم دیتے اور یِسُوع کی نظِیر دے کر مُردوں کے جی اُٹھنے کی منادی کرتے تھے۔ [3] اور اُنہوں نے اُن کو پکڑ کر دُوسرے دِن تک حوالات میں رکھّا کِیُونکہ شام ہو گئی تھی۔ [4] مگر کلام کے سُننے والوں میں بہُتیرے اِیمان لائے۔ یہاں تک کے آدمیوں کی تعداد پانچ ہزار ہو گئی۔

صدرِ عدالت کے سامنے

[5] دُوسرے دِن یُوں ہُؤا کہ اُن کے سَردار اور بُزُرگ اور فقیہ۔ [6] اور سَردار کاہِن حنّا اور کائِفا۔ اور یُوحنّا اور اِسکندر اور جِتنے

سَر دار کاہِن کے گھرانے کے تھے یروشلیم میں جمع ہُوئے۔ 7 اور
اُن کو بِیچ میں کھڑا کر کے پُوچھنے لگے کہ تُم نے یہ کام کِس قُدرت
اور کِس نام سے کِیا؟
8 اُس وقت پطرس نے رُوحُ القُدس سے معمُور ہو کر اُن
سے کہا۔ 9 ”اَے اُمّت کے سَر دار اور بُزرگو! اگر آج ہم سے اُس
نیک کام کی بابت باز پُرس کی جاتی ہے جو ایک ناتوان آدمی پر ہُؤا کہ
وہ کیونکر اچھّا ہو گیا۔ 10 تو تُم سب اور اِسرائیل کی ساری اُمّت کو
معلُوم ہو کہ یِسُوع مسیح ناصری جِس کو تُم نے صلیب دی اور جسے
خدا نے مُردوں میں سے زندہ کیا اُسی کے نام سے یہ شخص
تُمہارے سامنے تندُرُست کھڑا ہے۔ 11 یہ وُہی پتھّر ہے جِسے تُم
معِماروں نے رد کیا اور وہ کونے کے سرے کا پتھّر ہو گیا۔ 12 اور
کِسی دُوسرے کے وسِیلے سے نِجات نہیں کیوں کہ آسمان کے تلے
آدمیوں کو کوئی دوسرا نام نہیں بخشا گیا جس کے وسِیلے سے ہم
نجات پا سکیں۔“

یسوع کا نام لینا منع کیا جانا

13 جب اُنھوں نے پطرس اور یُوحنّا کی دلیری دیکھی اور
معلُوم کِیا کہ یہ اَن پڑھ اور ناواقِف آدمی ہیں تو تعّجُب کِیا۔ پِھر
اُنہیں پہچانا کہ یہ یِسُوع کے ساتھ رہے ہیں۔ 14 اور اُس آدمی کو جو
اچھّا ہُؤا تھا اُن کے ساتھ کھڑا دیکھ کر کُچھ خِلاف نہ کہہ سکے۔ 15 مگر
اُنہیں صدرِ عدالت سے باہِر جانے کا حُکم دے کر آپس میں مَشورَہ
کرنے لگے۔ 16 کہ ہم اِن آدمیوں کے ساتھ کیا کریں؟ کیُونکہ
یروشلیم کے سب رہنے والوں پر روشن ہے کہ اُن سے ایک صرِیح

مُعجزہ ظاہِر ہُؤا اور ہم اِس کا اِنکار نہیں کر سکتے۔ [17] لیکن اِس لِئے کہ
یہ لوگوں میں زیادہ مشہور نہ ہو ہم اُنہیں دھمکائیں کہ پِھر یہ نام
لے کر کِسی سے بات نہ کریں۔
[18] پَس اُنہیں بُلا کر تاکِید کی کہ یِسُوع کا نام لے کر ہرگِز بات
نہ کرنا اور نہ تعلِیم دینا۔ [19] مگر پطرس اور یُوحنّا نے جواب میں اُن
سے کہا کہ "تُم ہی اِنصاف کرو۔ آیا خُدا کے نزدِیک یہ واجِب ہے
کہ ہم خُدا کی بات سے تُمہاری بات زیادہ سُنیں۔ [20] کیونکہ مُمکن
نہیں کہ جو ہم نے دیکھا اور سُنا ہے وہ نہ کہیں۔" [21] اُنہوں نے اُن
کو اَور دھمکا کر چھوڑ دِیا کیونکہ لوگوں کے سبب سے اُن کو سزا دینے
کا کوئی موقع نہ مِلا۔ اِس لِئے کہ سب لوگ اُس ماجرے کے سبب
سے خُدا کی تمجِید کرتے تھے۔ [22] کیونکہ وہ شخص جِس پر یہ شِفا
دینے کا مُعجزہ ہُؤا تھا چالیس برس سے زیادہ کا تھا۔

ایمانداروں کی دعا

[23] وہ چھُوٹ کر اپنے لوگوں کے پاس گئے اور جو کُچھ سردار
کاہِنوں اور بُزرگوں نے اُن سے کہا تھا بیان کِیا۔ [24] جب اُنہوں
نے یہ سُنا تو ایک دِل ہو کر بُلند آواز سے خُدا سے اِلتجا کی کہ "اَے
مالِک تُو وہ ہے جِس نے آسمان اور زمِین اور سَمَندَر اور جو کُچھ اُن
میں ہے پَیدا کِیا۔ [25] تُو نے رُوحُ القُدس کے وسیلے سے ہمارے باپ
خادِم داؤد کی زبانی فرمایا کہ

قَوموں نے کیوں دُھوم مچائی؟
اور اُمّتوں نے کیوں باطِل خیال کِئے؟

[26] خُداوند اور اُس کے مسیح کی مُخالفت کو زمِین کے بادشاہ

یسوع بائبل میں

یسوع نام جو نجات بخشتا ہے

تصور کریں کہ میں نے جہاز رانی کے لئے آپ کو ایک دن کے لیے مدعو کیا ہے۔ میری دعوت قبول کرتے ہوئے خود کو کشتی پر سوار ہونے کا تصور کریں۔ آپ اس وقت پریشان ہونے لگتے ہیں جب آپ نے دیکھا کہ میں بادبان کو مستول سے چند انچ ہی اوپر اٹھاتا ہوں۔ آپ کو یہ اور بھی عجیب لگتا ہے کہ میں خود کو جزوی طور پر اٹھائے ہوئے بادبان کے پیچھے کھڑا کر کے کہتا ہوں چل میری کشتی اڑ جا۔

"تم بادبان کیوں نہیں اٹھاتے؟" آپ پوچھو گے، کیونکہ میں پورے جہاز کو اڑا نہیں سکتا، میں ہانپتے ہوئے جواب دیتا ہوں۔

آپ کہتے ہیں، ہوا کو اسے اڑانے دو۔ اوہ، میں ایسا نہیں کر سکتا۔ میں اس کشتی کو خود چلا رہا ہوں۔

یہ ایک قانون دان یعنی شریعت دان کے الفاظ ہیں، اپنے جہاز کو جنت کی طرف دھکیلتے ہوئے ہانپتے اور تھکتے ہوئے۔

وقت کے ساتھ ساتھ آپ اور میں سمندر کی طرف بڑھتے ہیں، پھر ایک طاقتور طوفان آتا ہے۔ چھت پر بارش ٹپکتی ہے، اور چھوٹا جہاز لہروں پر اچھلتا ہے۔ "میں لنگر گرانے جا رہا ہوں!" میں چیختا ہوں۔ آپ پر سکون ہیں کہ مجھے کم از کم پتہ ہے کہ جہاز کا لنگر کہاں ہے، لیکن پھر آپ حیرت زدہ ہیں کہ میں نے اسے کہاں رکھا ہے۔

سب سے پہلے، میں لنگر لیتا ہوں اور اسے کمان کے قریب کھڑا کرتا ہوں۔ "تا کہ جہاز میں تھوڑا ٹھہراؤ آئے۔

لیکن یقیناً ایسا نہیں ہوتا ہے۔ پھر میں لنگر کو دنبالے کے پاس لے جاتا ہوں۔ "اب ہم محفوظ ہیں!" لیکن تلاطم جاری ہے۔ میں لنگر کو مستول پر لٹکا دیتا ہوں لیکن اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ آخر کار خوف اور مایوسی کے عالم میں آپ لنگر لے جاتے ہیں اور اسے گہرے سمندر میں پھینک دیتے ہیں اور چیختے ہیں "کیا آپ نہیں جانتے کہ آپ کو لنگر اپنے پاس نہیں رکھنا بلکہ اسے سمندر میں گرانا ہے تاکہ آپ دوسروں کو بھی بچا سکیں۔"

ایک قانون دان کو یہ نہیں معلوم۔ وہ صرف اپنے آپ کو لنگر انداز کرتا ہے۔ اُس کی سلامتی اُس کام سے آتی ہے جو وہ کرتا ہے۔ اس کے کام، اس کا قانون ۔ جب طوفان آتا ہے تو قانون دان اپنے کاموں پر لنگر ڈالتا ہے۔ وہ خود کو ہی بچائے گا۔ تو پھر کیا وہ درست گروپ میں ہے؟ کیا اُس کے اپنے قوانین درست نہیں ہیں؟ اور کیا اس نے یہ کام درست نیت سے نہیں کیا؟

اب نکتہ یہیں ہے: نجات خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ خدا ہی ہے جو اپنے بچوں کو بچاتا ہے۔ آسمان کے نیچے صرف ایک ہی نام ہے جو بچانے کی طاقت رکھتا ہے، اور وہ نام تمہارا نہیں ہے۔

اُٹھ کھڑے ہُوئے اور سَردار جمع ہو گئے۔
[27] کیُونکہ واقِعی تیرے پاک خادِم یِسُوع کے برخِلاف جِسے
تُو نے مسح کِیا ہیرودِیس اور پُنطِیُس پِیلاطُس غَیر قَوموں اور
اِسرائیلیوں کے ساتھ اِسی شہر میں جمع ہُوئے۔ [28] تاکہ جو کُچھ پہلے
سے تیری قُدرت اور تیری مصلحت سے ٹھہر گیا تھاوُہی عمل میں
لائیں۔ [29] اب اَے خُداوند! اُن کی دھمکیوں کو دیکھ اور اپنے
بندوں کو یہ توفِیق دے کہ وہ تیرا کلام کمال دلیری کے ساتھ
سُنائیں۔ [30] اور تُو اپنا ہاتھ شِفا دینے کو بڑھا اور تیرے پاک خادِم
یِسُوع کے نام سے معجزے اور عجِیب کام ظہُور میں آئیں۔“
[31] جب وہ دُعا کر چُکے تو جِس مکان میں جمع تھے وہ ہِل گیا اور وہ
سب رُوحُ القُدس سے بھر گئے اور خُدا کا کلام دِلیری سے سُناتے
رہے۔

جماعت میں شراکت

[32] اور اِیمانداروں کی جماعت ایک دِل اور ایک جان تھی
اور کِسی نے بھی اپنے مال کو اپنا نہ کہا بلکہ اُن کی سب چِیزیں
مُشترک تھِیں۔ [33] اور رَسُول بڑی قُدرت سے خُداوند یِسُوع کے
جی اُٹھنے کی گواہی دیتے رہے اور اُن سب پر بڑا فضل تھا۔
[34] کیُونکہ اُن میں سے کوئی بھی مُحتاج نہ تھا۔ اِس لِئے کہ جو لوگ
زمِینوں یا گھروں کے مالِک تھے اُن کو بیچ بیچ کر بِکی ہُوئی چِیزوں کی
قیمت لاتے۔ [35] اور رَسُولوں کے پاؤں میں رکھ دیتے تھے۔ پھِر ہر
ایک کو اُس کی ضرُورت کے مُوافِق بانٹ دِیا جاتا تھا۔
[36] اور یُوسُف نام ایک لاوی تھا جِس کا لقب رَسُولوں نے

برنباس یعنی نصیحت کا بَیٹا رکھّا تھا اور جِس کی پَیدائش کُپرُس کی
تھی۔ 37 اُس کا ایک کھیت تھا جِسے اُس نے بیچا اور قیمت لا کر
رَسُولوں کے پاؤں میں رکھ دی۔

باب 5

حننیاہ اور سفیرہ

1 اور حننِیاہ نامی ایک شخص اور اُس کی بِیوی سفیرہ نے
جائیداد بیچی۔ 2 اور اُس نے اپنی بِیوی کے علم میں ہوتے ہوئے
بھی قیمت میں سے کُچھ رکھ چھوڑا اور ایک حِصّہ لا کر رَسُولوں کے
پاؤں میں رکھ دِیا۔ 3 مگر پطرس نے کہا ”اَے حننِیاہ۔ کیُوں
شَیطان نے تیرے دِل میں یہ بات ڈال دی کہ تُو رُوح القدُس سے
جُھوٹ بولے اور زمِین کی قیمت میں سے کُچھ رکھ چھوڑے؟ 4 کیا
جب تک وہ تیرے پاس تھی تیری نہ تھی؟ اور جب بیچی گئی تو
تیرے اِختیّار میں نہ رہی؟ تُو نے کیُوں اپنے دِل میں اِس بات کا
خیال باندھا؟ تُو نے آدمیوں سے نہیں بلکہ خُدا سے جُھوٹ بولا۔“
5 یہ باتیں سُنتے ہی حننِیاہ گر پڑا اور اُس کی جان نکل گئی اور سب
سُننے والوں پر بڑا خَوف چھا گیا۔ 6 پِھر جوانوں نے اُٹھ کر اُسے
کَفنایا اور باہِر لے جا کر دفن کیا۔
7 اور قرِیباً تین گھنٹے گُزر جانے کے بعد اُس کی بیوی اِس
ماجرے سے بے خبر اَندر آئی۔ 8 پطرس نے اُس سے کہا ”مُجھے بتا
تو۔ کیا تُم نے اِتنے ہی کو زمین بیچی تھی؟“ اُس نے کہا ہاں۔ اِتنے
ہی کو۔
9 پطرس نے اُس سے کہا ”تُم نے کیُوں خُداوند کے رُوح کو

آپ کے سفر کے لیے

5:1-42

صورتِ حال

جب خدا رسولوں کو معجزات اور حیران کن نشانات دیکھانے کی طاقت بخشتا ہے تو اسی وقت حاسد مذہبی ٹھیکداروں، رہنماوں کی توجہ رسولوں پر مرکوز ہوتی ہے۔ لیکن پھر بھی چند فریسی سیدنا یسوع المسیح پر ایمان لاتے ہیں۔

مشاہدہ

حننیاہ اور سفیرہ کی دھوکہ دہی کی کہانی اعمال ۴باب ۳۲ سے ۳۷ آیت سے جڑی ہوئی ہے جہاں مومنین اپنی جائیداد تک دوسروں کے ساتھ بانٹ دیتے تھے اور اپنی چیزیں اور ملکیت بیچ بیچ کر ایک دوسرے کی ضروریات کو پورا کرتے ہیں۔

فیضیابی

حننیاہ اور سفیرہ اس بات کی علامت ہیں کہ ہم انسان کس قدر سچائی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ انہوں نے اپنی جائیداد بیچی اور آدھی رقم کلیساء یعنی مومنین کی جماعت کو دی۔ انہوں نے جنابِ پطرس اور رسولوں سے جھوٹ بولا کہ جو رقم انہوں نے دی ہے اتنے کا ہی کھیت فروخت ہوا ہے۔ ان کا گناہ کچھ رقم اپنے لئے رکھنا نہیں تھا بلکہ ان کا گناہ سچ کو

غلط پیش کرنا تھا۔ ان کی دھوکہ دہی ان کی موت کا سبب بن گئی۔جنابِ لوقا رسول لکھتے ہیں: اور ساری کِلیسیا بلکہ اِن باتوں کے سب سُننے والوں پر بڑا خَوف چھا گیا۔(آیت ۱۱)

ایک سے زیادہ مرتبہ میں نے لوگوں کو اس کہانی کے بارے میں کبھی پریشان اور کبھی تمسخرانہ انداز میں ہنستے ہوئے دیکھا ہے اور یہ کہتے سنا ہے کہ میں خوش ہوں کہ خدا تعالیٰ آج ایسے جھوٹ بولنے پر، ایسی موت نہیں دیتا ہے۔میں نہیں مانتا کہ ایسا نہیں ہے۔میرا یقین ہے کہ دھوکے اور گناہ کی سزا آج بھی موت ہی ہے۔نہ کہ جسمانی موت بلکہ شاید موت ہے۔۔

شادی کی۔۔۔جھوٹ کی دیمک شادی کے تنے کو کھا جاتی ہے۔

ضمیر کی۔۔۔دوسرے جھوٹ کا المیہ یہ ہے کہ پہلے جھوٹ کی نسبت یہ بولنا آسان ہوتا ہے۔

کیریئر کی۔۔۔ اگر جھوٹ مہلک نہیں تھا تو صرف اس طالب علم سے پوچھیں جو دھوکہ دہی کے جرم میں نکالا گیا تھا یا وہ ملازم جس کو غبن کے الزام میں نوکری سے نکال دیا گیا۔

ایمان کی۔۔۔ایمان کی زبان اور جھوٹ کی زبان دو بالکل مختلف زبانیں ہیں اور فرق ہی معنی اور لغت رکھتے ہیں۔جو لوگ جھوٹ کی زبان میں روانی رکھتے ہیں انہیں اعتراف اور توبہ جیسی اصطلاحات کا تلفظ مشکل لگتا ہے۔

ہم اموات کی فہرست بھی ترتیب دے سکتے ہیں جیسے کہ اعتماد، امن، ساکھ اور عزت نفس کی موت۔لیکن شاید سب سے المناک موت جو فریب سے ہوتی ہے وہی ہماری گواہ ہے۔عدالت جھوٹے گواہ کی گواہی نہیں سنے گی۔نہ دنیا سنے گی۔

آزمانے کے لِئے ایکا کیا؟ دیکھ تیرے شَوہر کے دفنانے والے
دروازے پر کھڑے ہیں اور تُجھے بھی باہِر لے جائیں گے۔“ 10 وہ
اُسی دم اُس کے قدموں پر گِر پڑی اور اُس کی بھی جان نِکل گئی اور
جوانوں نے اَندر آ کر اُسے مُردہ پایا اور باہِر لے جا کر اُس کے شَوہر
کے پاس دفن کر دِیا۔ 11 اور ساری کِلیسیا بلکہ اِن باتوں کے سب
سُننے والوں پر بڑا خَوف چھا گیا۔

اشاعت کلیسیا

12 اور رَسُولوں کے ہاتھوں سے بہُت سے نِشان اور عجِیب کام
لوگوں میں ظاہِر ہوتے تھے۔ اور وہ سب ایک دِل ہو کر سُلیمان
کے برآمدے میں جمع ہُؤا کرتے تھے۔ 13 لیکِن اَوروں میں سے
کِسی کو جُراُت نہ ہُوئی کہ اُن میں جا مِلے۔ مگر لوگ اُن کی بڑائی
کرتے تھے۔ 14 اور اِیمان لانے والے مرد و عَورت خُداوند کی
کِلیسیا میں اَور بھی کثرت سے آ مِلے۔ 15 یہاں تک کہ لوگ
بیماروں کو سڑکوں پر لا لا کر چارپائیوں اور کھٹولوں پر لِٹا دیتے تھے
تاکہ جب پطرس آئے تو اُس کا سایہ ہی اُن میں سے کِسی پر
پڑ جائے۔ 16 اور یروشلیم کے چاروں طرف کے شہروں سے بھی
لوگ بیماروں اور ناپاک رُوحوں کے ستائے ہُوؤں کو لا کر کثرت
سے جمع ہوتے تھے اور وہ سب اچھّے کر دِئے جاتے تھے۔

رسولوں کی گرفتاری

17 پھر سَردار کاہِن اور اُس کے سب ساتھی جو صُدوقیوں
کے فِرقے کے تھے حسد کے مارے اُٹھے۔
18 اور رَسُولوں کو پکڑ کر عام حوالات میں رکھ دِیا۔ 19 مگر

حننیاہ اور سفیرہ

ہمیں بائبل کی خوش کن کہانیاں پسند ہیں۔ ہم حضرت ابراہیم اور اماں سارہ کے بارے میں پڑھنا پسند کرتے ہیں۔ ہمیں سیدنا یسوع المسیح کے بارے میں پڑھنا پسند ہے، وہ ایک جنازے کو روک کر اسے ایک شاندار جشن میں تبدیل کر دیتا ہے۔

لیکن حوصلہ افزا کہانیوں اور اُمید افزا وعدوں کے ساتھ ہی کچھ جعلی مذہبی لوگوں کی افسوسناک کہانی ہے۔ یہ حننیاہ اور سفیرہ کی کہانی ہے۔ یہ یقینی طور پر ایک سنجیدہ کہانی ہے۔ اور یہ ایک بائبل کی کہانی ہے جو جاننے کے قابل ہے۔ اگرچہ یہ آپ کے قدموں میں زنجیر نہیں ڈالے گی، لیکن یہ کم از کم آپ کو غلط سمت میں قدم رکھنے سے روک سکتی ہے۔

پس منظر میں جو کہانی ہے وہ اعمال ۱۔۴ سے سارے حیرت انگیز واقعات کو شامل کرتی ہے جیسے کہ رسول تعلیم دے رہے ہیں۔ معجزات ہو رہے ہیں۔ یہودی و رومی رہنما پریشان ہو رہے ہیں۔ روح القدس جنبش کر رہا ہے اور گناہ گار توبہ کر رہے ہیں اور مومنین بڑھ بڑھ کر خیرات بھی کر رہے ہیں۔

تب اعمال ۵ میں، ہمیں حننیاہ اور سفیرہ ملتے ہیں جو اپنی زمین کو بیچ کر پوری رقم کلیسیاء یا چرچ کو دینا چاہتے ہیں۔۔۔بعد میں ہو سکتا ہے کہ وہ زمین ان کی ڈیمانڈ سے مہنگی فروخت ہوئی ہو۔۔۔تو انہوں نے اپنا ارادہ بدل لیا۔ تو انہوں نے اس رقم میں سے کچھ اپنے لئے رکھ لی اور ظاہر یہ کیا کہ وہ پوری رقم عطیہ کر رہے ہیں۔ کیوں انہوں نے جھوٹ بولا لہٰذا وہ وہیں مر گئے۔

حننیاہ اور سفیرہ چاہتے تھے کہ لوگ سوچیں، کہ بغیر قربانی دیئے ہی وہ قربانی دے رہے ہیں۔ یہ ریاکاری کی سب سے بدترین شکل ہے۔

دنیا اس کو دھوکہ یا فریب کہتی ہے اور اجتماعی طور پر ہی اسے رد کرتی اور اس سے نفرت بھی کرتی ہے۔ بائبل اسے گناہ کہتی ہے۔ گناہ ان کے نفع کا حصہ نہیں روک رہا تھا۔ گناہ یہ تھا کہ حننیاہ اور سفیرہ پوری رقم عطیہ کرنے کا ڈرامہ رچا رہے تھے۔

اپنے ایمان کو دکھاوے میں مت بدلیں۔ توجہ حاصل کرنا اور قبول کرنا ہمارے موجودہ کلچر و ثقافت کا طریقہ ہو سکتا ہے، لیکن یہ سیدنا یسوع المسیح کا طریقہ نہیں ہے۔ اچھا کرو، صرف توجہ پانے کے لئے اچھا نہ کریں۔

خُداوند کے ایک فِرشتے نے رات کو قَید خانے کے دروازے کھولے اور اُنہیں باہِر لا کر کہا کہ۔ [20] جاؤ ہَیکل میں کھڑے ہو کر اِس زِندگی کی سب باتیں لوگوں کو سُناؤ۔

کیا ہم سوچتے ہیں کہ ہمارے ساتھی سیدنا مسیح کے بارے میں ہماری باتوں پر یقین کریں گے جب وہ ہماری باتوں کا ہی یقین نہیں کرتے۔ اس سے بھی زیادہ اہم بات یہ ہے کہ اگر ہم

21 وہ یہ سُن کر صُبح ہوتے ہی ہَیکل میں گئے اور تعلِیم دینے لگے مگر سَردار کاہِن اور اُس کے ساتھِیوں نے آ کر صدرِ عدالت والوں اور بنی اِسرائیل کے سب بُزرگوں کو جمع کِیا اور قَید خانے میں کہلا بھیجا کہ اُنہیں لائیں۔

رسول پھر قید میں

22 لیکِن پیادوں نے پہُنچ کر اُنہیں قَید خانے میں نہ پایا اور لَوٹ کر خَبر دی۔ 23 کہ ہم نے قَید خانے کو توبڑی حِفاظت سے بند کِیا ہُؤا اور پہرے والوں کو دروازوں پر کھڑے پایا مگر جب کھولا تو اَندر کِسی کو نہ پایا۔ 24 جب ہَیکل کے سَردار اور سَردار کاہِنوں نے یہ باتیں سُنِیں تو اُن کے بارے میں حَیران ہُوئے کہ اِس کا کیا انجام ہو گا۔ 25 اِتنے میں کِسی نے آ کر اُنہیں خَبر دی کہ دیکھو۔ وہ آدمی جِنہیں تُم نے قَید کیا تھا ہَیکل میں کھڑے لوگوں کو تعلِیم دے رہے ہیں۔

26 تب ہیکل کا سَردار پیادوں کے ساتھ جا کر اُنہیں لے آیا لیکِن زبردستی نہیں کِیُونکہ لوگوں سے ڈرتے تھے کہ ہم کو سنگسار نہ کریں۔ 27 پِھر اُنہیں لا کر عدالت عالیہ میں کھڑا کر دِیا اور سَردار کاہِن نے اُن سے یہ کہا۔ 28 کہ ہم نے تو تمھیں سخت تاکِید کی تھی کہ یہ نام لے کر تعلِیم نہ دینا مگر دیکھو تُم نے تمام یروشلِیم میں اپنی تعلِیم سے بھر دیا ہے اور اُس شخص کا خُون ہماری گردَن پر رکھنا چاہتے ہو۔

29 پطرس اور رَسُولوں نے جواب میں کہا کہ ”ہمیں آدمِیوں کے حُکم کی نِسبت خُدا کا حُکم ماننا زیادہ فرض ہے۔

خود ہی سچ نہیں بولتے تو کیا ہم سمجھتے ہیں کہ خدا ہمیں گواہ کے طور پر استعمال کرے گا۔

ہائی اسکول کرکٹ ٹیم میں ایک کھلاڑی ہوتا ہے جس کی ذمہ داری کھیل کو کوچ سے سیکھ کر باقیوں کو بھی سکھانا ہوتا ہے۔ اگر کھلاڑی سچ نہیں بولتا تو کیا ہو گا؟ کیا ہو گا اگر کوچ کہے کہ باولنگ کراو اور وہ اس کی بجائے گراونڈ سے بھاگ جائے؟ ایک چیز یقینی ہے: کوچ اس کھلاڑی سے خفا ہو گا اور اسے کھیلنے کے لئے جلد نہیں بلائے گا یا اس کو نظر انداز کرے گا۔ خُدا کہتا ہے کہ اگر ہم چھوٹی چھوٹی باتوں کے ساتھ وفادار ہیں، تو وہ بڑی چیزوں میں ہم پر بھروسہ کرے گا (دیکھیں متی ۲۵باب ۲۱ آیت)۔ کیا وہ آپ پر چھوٹی چھوٹی باتوں پر بھروسہ کر سکتا ہے؟

اطلاق

بے ایمانی آپ کی زندگی کے ہر پہلو کو متاثر کر سکتی ہے--- اور زہر آلودہ بھی --- آپ اپنی زندگی کے کون سے حصے کی صفائی یا دھوکہ دہی سے چھٹکارا چاہیے؟ روح القدس سے کہیں کہ وہ آپ کی زندگی میں کسی بھی فریب کی نشاندہی کرے اور اسے اپنی زندگی سے دور کرنے کی ہمت کے لیے دعا کریں۔

[30] ہمارے باپ دادا کے خُدا نے یِسُوعؔ کو زندہ کِیا جِسے تُم نے
صلِیب پر لٹکا کر مار ڈالا تھا۔ [31] اُسی کو خُدا نے مالِک اور مُنّجی ٹھہرا کر
اپنے دہنے ہاتھ سے سربُلند کِیا تاکہ اِسرائیل کو تَوبہ کی تَوفِیق اور
گُناہوں کی مُعافی بخشے۔ [32] اور ہم اِن باتوں کے گواہ ہیں اور رُوح
القُدس بھی جِسے خُدا نے اُنہیں بخشا ہے جو اُس کا حُکم مانتے ہیں۔“
[33] وہ یہ سُن کر جل گئے اور اُنہیں قتل کرنا چاہا۔

گملی ایل کا مشورہ

[34] مگر گملی ایل نام ایک فرِیسی نے جو شرع کا مُعلّم اور سب
لوگوں میں عِزّت دار تھا عدالت میں کھڑے ہو کر حُکم دِیا کہ اِن
آدمِیوں کو تھوڑی دیر کے لِئے باہِر لے جاو۔ [35] پِھر اُن سے کہا کہ
اَے اِسرائیلیو! اِن آدمِیوں کے ساتھ جو کُچھ کِیا چاہتے ہو ہوشیاری
سے کرنا۔ [36] کِیُونکہ اِن دِنوں سے پہلے تھِیُوداس نے اُٹھ کر دعویٰ
کِیا تھا کہ مَیں بھی کُچھ ہُوں اور تخمِیناً چار سَو آدمِی اُس کے ساتھ
ہو گئے تھے مگر وہ مارا گیا اور جِتنے اُس کے ماننے والے تھے سب
پراگندہ ہُوئے اور مِٹ گئے۔ [37] اِس شخص کے بعد یہُوداہ گلیلی
اِسم نویسی کے دِنوں میں اُٹھا اور اُس نے کُچھ لوگ اپنی طرف کر
لِئے۔ وہ بھی ہلاک ہُوا اور جِتنے اُس کے ماننے والے تھے سب
پراگندہ ہو گئے۔ [38] پَس اَب مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ اِن آدمِیوں
سے کِنارہ کرو اور اِن سے کُچھ کام نہ رکھّو۔ کہیں اَیسا نہ ہو کہ خُدا
سے بھی لڑنے والے ٹھہرو کِیُونکہ یہ تدبِیر یا کام اگر آدمِیوں کی
طرف سے ہے تو آپ برباد ہو جائے گا۔ [39] لیکِن اگر خُدا کی طرف
سے ہے تو تُم اِن لوگوں کو مغلُوب نہ کر سکو گے۔

[40] اُنہوں نے اُس کی بات مانی اور رَسُولوں کو پاس بُلا کر اُن کو
پِٹوایا اور یہ حُکم دے کر چھوڑ دِیا کہ یِسُوع کا نام لے کر بات نہ کرنا۔
[41] پَس عدالت عالیہ سے اِس بات پر خُوش ہو کر چلے گئے کہ ہم اُس
نام کی خاطِر بے عِزّت ہونے کے لائِق تو ٹھہرے۔ [42] اور وہ ہَیکل
میں اور گھروں میں ہر روز تعلیم دینے اور اِس بات کی خُوشخبری
سُنانے سے یِسُوع ہی المسِیح ہے باز نہ آئے۔

باب 6

سات مددگاروں کا چناؤ

[1] اُن دِنوں میں جب شاگِردوں کی تعداد بڑھتی جاتی تھی تو
یُونانی یہُودی مقامی یہودیوں کی شِکایت کرنے لگے۔ اِس لِئے کہ
روزانہ خَبرگیری میں اُن کی بیواؤں کے بارے میں غفلت ہوتی
تھی۔ [2] اور اُن بارہ نے شاگِردوں کی جماعت کو اپنے پاس بُلا کر کہا
مُناسب نہیں کہ ہم خُدا کے کلام کو چھوڑ کر کھانے پِینے کا اِنتظام
کریں۔ [3] پَس اَے بھائِیو! اپنے میں سے سات نیک نام شخصوں کو
چُن لو جو رُوح اور حکمت سے بھرے ہُوئے ہوں تا کہ ہم اُن کو
اِس کام پر مُقرّر کریں۔ [4] لیکن ہم خود تو دُعا میں اور کلام کی
خِدمت میں مشغُول رہیں گے۔

[5] یہ بات ساری جماعت کو پسند آئی۔ اُنہوں نے سِتِفنُس نام
ایک شخص کو جو اِیمان اور رُوح القُدس سے بھرا ہُوا تھا اور فلپّس
اور پرُخرس اور نِیکانُور اور تیمون اور پرمناس کو اور نیکُلاؤس کو جو
انطاکیہ کا نَومُرید یہُودی تھا چُن لِیا۔ [6] اور اِنہیں رَسُولوں کے آگے
کھڑا کیا۔ اُنہوں نے دُعا کرتے ہوئے اُن پر ہاتھ رکھّے۔

آپ کے سفر کے لیے

6:1-15

صورتِ حال

بارہ شاگردوں نے اپنی ترجیحات طے کیں اور پہچانا کہ انہیں مزید مدد درکار ہے۔ تو پھر انہوں نے اور بھائیوں کو ساتھ ملالیا۔

مشاہدہ

سات مزید ساتھیوں کو ساتھ ملانے سے رسول اب اپنی پوری توجہ دعا کرنے اور خدا کا کلام سنانے میں صرف کرتے تھے۔

فیضابی

ہم میں سے چند ایک روازنہ کچھ وقت خاموشی سے گزارنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن کامیاب نہیں ہوتے۔ اور ہم میں اکثر ایسے ہیں جو تنہائی میں یا مراقبے میں وقت نہیں گزار سکتے۔ ہم سب ہی بہت مصروف ہیں۔ پھر یہ کہ ہم اُس ذات کے ساتھ وقت گزارنے کی بجائے ، اس کی آواز سننے کی بجائے ، دوسروں کو اُس کے ساتھ وقت بیتانے کا درس دیتے ہیں اور ان کے تجربات سے سیکھنا چاہتے ہیں۔ ان سے جاننے کی

مقدس ستِفنُس شہید

جب رسول ترقی کرتی ہوئی کلیسیاء میں بیواؤں کی دیکھ بھال کے لیے نئے لیڈروں اور مددگاروں کی تلاش کر رہے تھے۔ تو ان میں سے ایک آدمی ستِفنُس تھا۔ وہ ہر طرح سے قابل تھا وہ اچھی شہرت کا حامل، روح القدس سے معمور اور بہت عقلمند تھا (اعمال ۶:۳)۔

وہ "فضل اور قوت سے بھرا" بھی تھا اور اس نے "لوگوں کے درمیان بڑے عجائبات اور نشانات کیے" (۶:۸)۔

جیسا کہ اکثر ہوتا ہے، دوسروں کو ستِفنُس کی کامیاب خدمت سے بہت خطرہ محسوس ہوا۔ اس پر توہین مذہب کا الزام لگاتے ہوئے، یہودی اسے گھسیٹتے ہوئے صدر عدالت یعنی یہودی شرعی عدالت لے گئے۔

ستِفنُس نے کچھ کہنے سے پہلے ہی ہلچل مچادی۔ "اُن سب نے جو عدالت میں بَیٹھے تھے اُس پر غَور سے نظر کی تو دیکھا کہ اُس کا چہرہ فرِشتے کا سا ہے۔" (۶:۱۵)

یہ جاننا مشکل ہے کہ اس کا کیا مطلب ہے۔ شاید وہ خدا کی حضوری کو منعکس کر رہا تھا۔ کچھ بھی ہو جیسے ہی اس نے اپنا منہ کھولا، یہ واضح تھا کہ وہ پاک روح کی آگ سے جل رہا تھا۔ ستِفنُس ابتدائی طور پر بھوک زدہ بیواؤں کو کھانا کھلانے کے لیے بلائے گئے ہوں گے۔ لیکن اب وہ ہٹ دھرم یہودی رہنماوں کے سامنے سچائی پیش کریں گے۔

اگلے چند منٹوں تک جناب ستِفنُس نے یہودی تاریخ کا ایک جامع، روح سے بھرپور جائزہ پیش کیا۔ اُس نے موعودہ زمین میں خُدا کے فضل و کرم کے بارے میں بات کی۔ اُس نے حضرت موسیٰ کے بارے میں بات کی، جونہایت صابر تھے اور جنھوں نے یہودیوں کو قوانین و آئین دیا تھا جنھوں نے باغی اسرائیلیو کو بیابان کے رستے مصر سے باہر نکالا اور ان کی گلہ بانی کی۔

جناب ستفنس نے ہیکل اسرائیل کے فخر اور خوشی کا ذکر کیا، اور کیسے یہ ہیکل جو فخرِ یہود تھا ڈھا دی جائے گی۔ ان باتوں نے صدر عدالت کے ستر لوگوں کو غصے سے آگ بگولا کر دیا۔

فیصلہ کن گھڑی تب آئی جب جناب ستفنس نے انہیں گردن کش اور دِل اور کان کے نامختُون کہا!، اور خدا کے نبیوں کے قاتل کہا اور سیدنا مسیح جو کہ راست باز تھے انکے قاتل کہا۔(۷:۵۱۔۵۲)

ردعمل تو نہایت ہی غصے سے بھرپور تھا۔ اور ان رہنماوں نے اپنے دانت اتنے غصے سے پیسے کہ ان کے دانت ہی ٹوٹ گئے۔ تب جناب ستفنس نے آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا، "دیکھو! مَیں آسمان کو کُھلا اور اِبنِ آدم کو خُدا کی دہنی طرف کھڑا دیکھتا ہُوں۔" (۷:۵۶)

"مگر اُنہوں نے بڑے زور سے چِلاّ کر اپنے کان بند کر لئے اور ایک دِل ہو کر اُس پر جھپٹے۔ اور شہر سے باہر نِکال کر اُس کو سنگسار کیا۔" (۷: ۵۷۔۵۸)

تم میرے گواہ ہوں گے، سیدنا یسوع المسیح نے

اعمال اباب ۸ آیت میں فرمایا تھا۔ یونانی زبان میں
گواہ کا لفظی مطلب شہید ہے۔
تو پھر جنابِ ستفنس پہلے تھے۔

کوشش کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کیا کہہ رہا ہے۔ کیا پھر ایسا نہیں ہے اور ہم منادوں کو اجرت نہیں دیتے ہیں؟ کیا ایسا نہیں ہے؟ ہم پھر مسیحی کتب کا مطالعہ کیوں کرتے ہیں؟ اوہ یہ لوگ تو روزانہ کی ریاضت میں بہت ہی اچھے ہیں۔ میں ان سے ہی سیکھوں گا۔

اگر آپ کی یہ ہی وابستگی ہے۔ اگر آپ کے روحانی تجربات بالکل تازہ نہیں بلکہ استعمال شدہ ہیں۔ تو میں اس خیال کے ساتھ آپ کو چیلنج کرتا ہوں ۔ کیا زندگی کے دوسرے کاموں میں آپ ایسا ہی کرتے ہیں؟ میرا انہیں خیال کہ آپ ایسا کرتے ہیں۔

آپ اپنی چھٹیاں گزارنے کے لئے بھی ایسا نہیں کرتے۔ آپ ایسا بالکل نہیں کہتے کہ اور چھٹیاں تو بالکل فضول ہی ہیں کہ سامان باندھو اور نکلو۔ میں اپنی جگہ پر چھٹیاں گزارنے کسی اور کو بھیجنا چاہتا ہوں۔ جب وہ واپس آئے گا، تو میں اس سے ہی سنوں گا کہ وہاں سب کچھ کیسا تھا۔ کیا آپ ایسا کریں گے ؟ بالکل نہیں۔۔۔ آپ تو خود سے نیا تجربہ کرنا چاہیں گے۔ آپ نئی جگہیں اور نئے مناظر خود دیکھنا چاہیں گے اور پھر خود ہی آرام بھی کرنا چاہیں گے۔ بعض کام آپ کے سوا کوئی دوسرا نہیں کر سکتا۔

آپ محبت کے ساتھ ایسا نہیں کرسکتے۔ آپ ایسا نہیں کہتے کہ میں فلاں سے محبت کرتا

7 اور خُدا کا کلام پھَیلتا رہا اور یروشلِیم میں شاگردوں کا شُمار بہُت ہی
بڑھتا گیا اور کاہِنوں کی بڑی گروہ اِس دِین کے تحت میں ہو گئی۔

سِتفنُس کی گرفتاری

8 اور سِتفنُس فضل اور قُوّت سے بھرا ہُؤا لوگوں میں بڑے
معجزے اور نِشان ظاہِر کِیا کرتا تھا۔ 9 کہ اُس عِبادت خانے سے جو
لِبرتینوں کا کہلاتا ہے اور کُرینیوں اور اسکندریوں اور اُن میں سے
جو کِلکِیہ اور آسیہ کے تھے بعض لوگ اُٹھ کر سِتفِنُس سے بحث
کرنے لگے۔ 10 مگر وہ اُس دانائی اور رُوح کا جِس سے وہ کلام کرتا
تھا مُقابلہ نہ کرسکے۔ 11 اِس پر اُنہوں نے بعض آدمیوں کو سِکھا کر
کہلوادِیا کہ ہم نے اِس کو مُوسیٰ اور خُدا کے بر خِلاف کُفر کی باتیں
کرتے سُنا۔ 12 پھر وہ عوام اور بُزُرگوں اور فِقیہوں کو اُبھار کر اُس
پر چڑھ گئے اور پکڑ کر صدرِ عدالت میں لے گئے۔ 13 اور جھُوٹے
گواہ کھڑے کِئے جِنہوں نے کہا کہ یہ شخص اِس پاک مقام اور
شَرِیعَت کے بر خِلاف بولنے سے باز نہیں آتا۔ 14 کِیُونکہ ہم نے
اُسے یہ کہتے سُنا ہے کہ وُہی یِسُوع ناصری اِس مقام کو برباد کر دے
گا اور اُن رسموں کو بدل ڈالے گا جو مُوسیٰ نے ہمیں سَونپی ہیں۔
15 اور اُن سب نے جو عدالت عالیہ میں بَیٹھے تھے اُس پر غَور سے
نظر کی دیکھا کہ اُس کا چِہرہ فرِشتے کا سا ہے۔

ہوں لیکن یہ بڑی ہی مصیبت ہے۔

آپ کسی دوسرے کو اپنی جگہ پر کھانا نہیں کھانے دے سکتے، کیا دے سکتے ہیں؟ آپ ایسا ہر گز نہیں کہتے کھانا چبانا تو بڑی مصیبت ہے میرے جبڑے تو بڑے تھک گئے ہیں۔ میں کسی کو کھانا چبانے کے لئے اجرت پر رکھ لیتا ہوں اور جو وہ چبا کر دے گا میں اسے نگل لوں گا۔ کیا آپ ایسا کریں گے؟ بالکل بھی نہیں ! آپ کہیں گے اوہ مجھے اس سے کراہت آتی ہے یہ بہت گندہ ہے۔ بعض کام آپ کے سوا کوئی دوسرا نہیں کر سکتا۔

اور ان میں سے ایک کام رب تعالیٰ کے ساتھ وقت بیتانے اور اُس ذات الٰہیٰ پر غور و خوض کا بھی ہے۔

خدا تعالیٰ کو سننا بالکل نیا اور تازہ تجربہ ہے۔ جب وہ آپ کو بلاتا ہے، تو خدا ہر گز نہیں چاہتا کہ آپ اپنی جگہ کسی متبادل کو بھیج دیں۔ وہ آپ کو ہی بلاتا ہے۔ وہ اپنے جلال و شوکت میں آپ ہی کو بلاتا ہے کہ آؤ اور اپنی چھٹیاں یہاں گزارو۔ وہ بلاتا ہے کہ آپ اُس کے ہاتھ کے لمس کو محسوس کر سکیں۔ وہ بلاتا ہے کہ آپ اس کی میز پر ضیافت کر سکیں۔ وہ آپ کے ساتھ وقت گزارنا چاہتا ہے۔ اور تھوڑی سی تربیت کے بعد ہی خدا کے ساتھ بیتایا ہوا وقت آپ کے دن کی شہ سرخی بن جائے گا۔

اطلاق

دعا یا بائبل سٹڈی میں کتنا وقت بیتاتے ہیں ایک دن۔۔۔ایک ہفتہ۔۔۔؟ گھر کے ایک کونے میں اپنی جگہ مقرر کر لیں اور ہر دن خدا تعالیٰ کے ساتھ اکیلے وقت بیتائیں۔ جانیں کہ آپ کی یہی اولین ذمہ داری ہے اگر آپ اُس ذات کو بہتر طور سے جاننا چاہتے ہیں۔

باب 7

سِتفنُس کی تقریر (ابراہام کی بلاہٹ)

1 پھر سَردار کاہِن نے کہا کیا یہ الزامات درست ہیں؟ 2 اُس
نے کہا "اَے بھائیو اور بُزُرگو سُنو! خُدایِ ذُوالجلال ہمارے باپ
ابراہام پر اُس وقت ظاہِر ہُؤا جب وہ حاران میں بسنے سے پیشتر
مسوپتامیہ میں رہتا تھا۔
3 اور اُس سے کہا کہ "اپنے مُلک اور اپنے کُنبے سے نِکل کر
اُس مُلک میں چلا جا جِسے مَیں تُجھے دِکھاؤں گا"۔ 4 اِس پر وہ
کلدانیوں کے مُلک سے نِکل کر حاران میں جابسا اور وہاں سے اُس
کے باپ کے مرنے کے بعد خُدا نے اُس کو اِس مُلک میں لا کر بسادِیا
جِس میں تُم اَب بستے ہو۔ 5 اور اُس کو کُچھ مِیراث بلکہ قدم رکھنے کی
بھی اُس میں جگہ نہ دی مگر وعدہ کِیا کہ مَیں یہ زمِین تیرے اور
تیرے بعد تیری نسل کے قبضے میں کردُوں گا حالانکہ اُس کے
اَولاد نہ تھی۔ 6 اور خُدا نے یہ فرمایا کہ تیری نسل غیر مُلک میں
پردیسی ہوگی۔ وہ اُن کو غُلامی میں رکھّیں گے اور چار سَو برس تک
اُن سے بدسلُوکی کریں گے۔ 7 پھِر خُدا نے کہا کہ جِس قَوم کی وہ
غُلامی میں رہیں گے اُس کو مَیں سزا دُوں گا اور اُس کے بعد وہ نِکل
کر اِسی جگہ میری عِبادت کریں گے۔ 8 اور اُس نے اُس سے ختنے کا
عہد باندھا اور اِسی حالت میں ابراہام سے اِضحاق پَیدا ہُؤا اور
آٹھویں دِن اُس کا ختنہ کیا گیا اور اِضحاق سے یَعقُوب اور یَعقُوب
سے بارہ قبِیلوں کے بُزُرگ پَیدا ہُوئے۔

آپ کے سفر کے لیے

7:1-8:1

صورتِ حال

مقدس ستفنس شہید کی تقریر نے یہودی تاریخ کا خلاصہ پیش کیا۔ خدا نے عبرانی قوم کو بے بہا برکات سے نوازا۔ جناب ستفنس شہید نے انہیں یہ یاد دلایا کہ لوگ ایک مرتبہ پھر خدا کے خلاف ہو چکے ہیں۔

مشاہدہ

جناب ستفنس شہید کی تقریر خدا تعالیٰ کے خلاف بار بار انسانی بغاوت کا حوالہ دیتی ہے۔ یہ دکھاتی ہے کہ ہم کس قدر بے خوفی سے خدا ئے بزرگ کی سچائیوں کو جھٹلاتے ہیں ۔۔۔ حتیٰ کہ اس کے پیغام رساوں کو بھی قتل کرتے ہیں ۔ اپنی موت کے وقت جناب ستفنس سیدنا مسیح کو دیکھتا ہے۔

فیصیابی

ایک بچے میتھو کی کہانی اسی ہفتے میری میز پر آئی۔ وہ سلواڈور برازیل میں مشنری جوڑے کا چھ سالہ بیٹا تھا۔ ایک صبح اسے بخار کی شکایت ہونے لگی۔ جیسے جیسے اس کا بخار بڑھتا گیا، وہ اپنی بینائی کھونے لگا۔ اس کے ماں باپ نے اسے گاڑی میں بٹھایا اور اسے ہسپتال لے گئے۔

جب وہ گاڑی میں جا رہے تھے، اور وہ اپنی ماں کی گود میں لیٹا تھا، اس نے کچھ ایسا کیا جو اس کے والدین کبھی بھی نہیں بھولیں گے۔ اس نے ہوا میں اپنا ہاتھ بڑھایا۔ اس کی ماں نے

مصر میں بزرگ

9 اور بُزرگوں نے حسد میں آ کر یوسف کو بیچا کہ مِصر میں پہُنچ
جائے مگر خُدا اُس کے ساتھ تھا۔ 10 اور اُس کی سب مُصِیبتوں
سے اُس نے اُس کو چھُڑایا اور مِصر کے بادشاہ فرعون کے نزدِیک
اُس کو مقبُولیت اور حکمت بخشی اور اُس نے اُسے مِصر اور سارے
گھر کا مختار کر دِیا۔ 11 پھر مِصر کے سارے مُلک اور کنعان میں کال
پڑا اور بڑی مُصِیبت آئی اور ہمارے باپ دادا کو کھانا نہ مِلتا تھا۔
12 لیکِن یعقُوب نے یہ سُن کر کہ مِصر میں اناج ہے ہمارے باپ
دادا کو پہلی بار بھیجا۔ 13 اور دُوسری بار یُوسُف اپنے بھائیوں پر ظاہِر
ہو گیا اور یُوسُف کی قومیّت فرعون کو معلُوم ہو گئی۔ 14 تب یُوسُف
نے اپنے باپ یعقُوب اور سارے کُنبے کو جو پچھتّر جانیں تھِیں بُلا
بھیجا۔ 15 اور یعقُوب مِصر میں گیا۔ وہاں وہ اور ہمارے باپ دادا
مر گئے۔ 16 اور وہ شہر شِکیم میں پہُنچائے گئے اور اُس مقبرہ میں
دفن کِئے گئے جِس کو ابرہام نے شِکیم میں رُوپیہ دے کر بنی حمور
سے مول لِیا تھا۔

بنی اسرائیل کی رہائی

17 لیکِن جب اُس وعدے کی مِیعاد پُوری ہونے کو تھی جو خُدا
نے ابرہام سے فرمایا تھا تو مِصر میں وہ اُمّت بڑھ گئی اور اُن کی تعداد
بہت بڑھتی گئی۔ 18 اُس وقت تک کہ نیا بادشاہ مِصر پر حُکمران ہُؤا
جو یُوسُف کو نہ جانتا تھا۔ 19 اُس نے ہماری قوم سے چالاکی کر کے
ہمارے باپ دادا کے ساتھ یہاں تک بدسلُوکی کی کہ اُنہیں اپنے
لڑکے پھینکنے پڑے تا کہ زِندہ نہ رہیں۔ 20 اِس موقع پر مُوسیٰ پَیدا

اسے پکڑا، اور اس نے اپنی ماں سے ہاتھ چھڑا کر پھر بڑھا دیا۔ ماں نے اسے دوبارہ پکڑا تو اس نے چھڑا کر پھر ہاتھ بڑھا دیا۔ اس کی ماں نے بڑی الجھن میں پوچھا، میتھو تم کیا پکڑنے کی کوشش کر رہے ہو؟

میں سیدنا یسوع کا ہاتھ پکڑنے کی کوشش کر رہا ہوں ماں! اور یہ الفاظ کہنے کے بعد اپنی آنکھیں بند کر لیں اور کوما میں چلا گیا جہاں سے وہ پھر کبھی لوٹ کر نہیں آیا۔ دو دن بعد میتھو خداوند میں سو گیا جو کہ گردن توڑ بخار میں مبتلا تھا۔

میتھو نے اس چھوٹی سی عمر میں سب چیزیں تو نہیں سکھیں تھی لیکن اس نے سب سے اہم سیکھ لی تھی کہ موت کے وقت کسے تھامنا ہے۔

اطلاق

کیا آپ نے مسلسل سیدنا یسوع المسیح کو ہی تکنے کی مشق کی ہے؟ اگر کی ہے تو آپ بوقت مشکل ضرور اسے پا لیں گے۔ اور اگر ایسا نہیں ہے، تو اُسے اپنے خیالات اور زندگی میں ساتھ دینے کی التجا کریں۔

ہُوا جو نِہایت خُوبصُورت تھا۔ وہ تِین مہینے تک اپنے باپ کے گھر
میں پرورش پاتا رہا۔ [21] مگر جب وہ پھینک دِیا گیا تو فرعون کی بیٹی
نے اُسے اُٹھا لِیا اور اپنا بیٹا کر کے پالا۔ [22] اور مُوسیٰ نے مِصریوں
کے تمام علُوم کی تعلِیم پائی اور وہ کلام اور کام میں قوی ہوا۔

[23] اور جب وہ قرِیباً چالِیس برس کا ہُوا تو اُس کے جی میں آیا
کہ مَیں اپنے بھائیوں بنی اِسرائیل کا حال دیکھُوں۔ [24] چُنانچہ اُن
میں سے ایک کو ظُلم اُٹھاتے دیکھ کر اُس کی حمایت کی اور مِصری کو
مار کر مظلُوم کا بدلہ لِیا۔ [25] اُس نے تو خیال کِیا کہ میرے بھائی
سَمَجھ لیں گے کہ خُدا میرے ہاتھوں اُنہیں چھُٹکارا دے گا مگر وہ نہ
سمجھے۔ [26] پھر دُوسرے دِن وہ اُن میں سے دو لڑتے ہُوؤں کے
پاس آ نِکلا اور یہ کہہ کر اُنہیں صُلح کرنے کی ترغِیب دی کہ اَے
جوانو۔ تُم تو بھائی بھائی ہو۔ کیوں ایک دُوسرے پر ظُلم کرتے ہو؟
[27] لیکن جو اپنے پڑوسی پر ظُلم کر رہا تھا اُس نے یہ کہہ کر اُسے ہٹا دِیا
تُجھے کِس نے ہم پر حاکم اور قاضی مُقرّر کِیا؟ [28] کیا تُو مُجھے بھی قتل
کرنا چاہتا ہے جِس طرح کل اُس مِصری کو قتل کِیا تھا؟ [29] مُوسیٰ یہ
بات سُن کر بھاگ گیا اور مِدیان کے مُلک میں پردیسی ہو کر جا رہا اور
وہاں اُس کے دو بیٹے پَیدا ہُوئے۔

[30] اور جب پُورے چالِیس برس ہو گئے تو کوہِ سِینا کے بیابان
میں جلتی ہُوئی جھاڑی کے شُعلے میں اُس کو ایک فرِشتہ دِکھائی دِیا۔
[31] جب مُوسیٰ نے اُس پر نظر کی تو اُس نظّارے سے تعّجُب کِیا اور
جب دیکھنے کو نزدِیک گیا تو خُداوند کی آواز آئی۔ [32] کہ مَیں تیرے
باپ دادا کا خُدا یعنی ابرہام اور اِضحاق اور یعقُوب کا خُدا ہُوں۔ تب
مُوسیٰ کانپ گیا اور اُس کو دیکھنے کی جُرأت نہ رہی۔ [33] خُداوند نے

اُس سے کہا کہ اپنے پاؤں سے جُوتی اُتار لے کیُونکہ جِس جگہ تُو کھڑا ہے وہ مقدس زمین ہے۔ [34] مَیں نے واقعی اپنی اُس اُمّت کی مُصِیبت دیکھی جو مِصر میں ہے اور اُن کا آہ و نالہ سُنا پَس اُنہیں چُھڑانے اُترا ہُوں۔ اَب آ۔ مَیں تُجھے مِصر بھیجُوں گا۔

[35] جِس مُوسیٰ کا اُنہوں نے یہ کہہ کر اِنکار کیا تھا کہ تُجھے کِس نے حاکم اور قاضی مُقرّر کیا؟ اُسی کو خُدا نے حاکم اور چُھڑانے والا ٹھہرا کر اُس فِرشتے کے ذریعہ سے بھیجا جو اُسے جھاڑی میں نظر آیا تھا۔ [36] یہی شخص اُنہیں نِکال لایا اور مِصر اور بحرِ قُلزم اور بیابان میں چالیس برس تک عجیب کام اور معجزے دِکھائے۔

اسرائیل کی خدا کے خلاف بغاوت

[37] یہ وُہی مُوسیٰ ہے جِس نے بنی اِسرائیل سے یہ کہا کہ خُدا تُمہارے بھائیوں میں سے تُمہارے لِئے مُجھ سا ایک نبی پَیدا کرے گا۔ تم اس کی سننا۔

[38] یہ وُہی ہے جو بیابان کی کلِیسیا میں اُس فِرشتے کے ساتھ جو کوہِ سِینا پر اُس سے ہمکلام ہُوا اور ہمارے باپ دادا کے ساتھ تھا۔ اُسی کو زِندہ کلام مِلا کہ ہم تک پہُنچا دے۔ [39] مگر ہمارے باپ دادا نے اُس کے فرمانبردار نہ ہونا چاہا بلکہ اُس کو رد کر دِیا اور اُن کے دِل مِصر کی طرف مائِل ہُوئے۔ [40] اور اُنہوں نے ہارُون سے کہا کہ ہمارے لِئے اَیسے معبُود بنا جو ہمارے آگے آگے چلیں کیُونکہ یہ مُوسیٰ جو ہمیں مُلک مِصر سے نِکال لایا ہم نہیں جانتے کہ اسے کیا ہو گیا ہے۔ [41] اور اُن دِنوں میں اُنہوں نے ایک بچھڑا بنایا اور اُس بُت کو قُربانی چڑھائی اور اپنے ہاتھوں کے کاموں کی خُوشی منائی۔ [42] پَس خُدا نے مُنہ موڑ کر اُنہیں چھوڑ دِیا کہ آسمانی فَوج کو پُوجیں۔

چُنانچہ نبیوں کی کِتاب میں لِکھا ہے کہ

اَے اِسرائیل کے گھرانے۔ کیا تُم نے بیابان میں
چالِیس برس مُجھ کو ذبِیحے اور قُربانیاں گُزرانِیں؟

43 بلکہ تُم مولک کے خَیمے اور رِفان دیوتا کے تارے کو
لِئے پِھرتے تھے۔ یعنی اُن مُورتوں کو جنہیں تُم نے
سِجدہ کرنے کے لِئے بنایا تھا۔ پَس مَیں تُمہیں بابل
کے پرے لے جا کر بساؤں گا۔

خدا کا خیمہ

44 شہادت کا خَیمہ بیابان میں ہمارے باپ دادا کے پاس تھا
جَیسا کہ مُوسیٰ سے کلام کرنے والے نے حُکم دِیا تھا کہ جو نمُونہ تُو
نے دیکھا ہے اُسی کے مُوافِق اِسے بنا۔ 45 اُسی خَیمے کو ہمارے باپ
دادا اگلے بُزرگوں سے حاصِل کر کے یُشوع کے ساتھ لائے۔ جِس
وقت اُن قَوموں کی مِلکیّت پر قبضہ کِیا جِن کو خُدا نے ہمارے باپ
دادا کے سامنے نِکال دِیا اور وہ داؤد کے زمانے تک رہا۔ 46 اُس پر
خُدا کی طرف سے فضل ہوا اور اُس نے دَرخواست کی کہ مَیں
یَعقُوب کے خُدا کے واسطے مسکن تیّار کرُوں۔ 47 مگر سُلیمان نے
اُس کے لِئے گھر بنایا۔

48 لیکِن باری تعالیٰ ہاتھ سے بنائے ہُوئے گھروں میں نہِیں
رہتا۔ چُنانچہ نبی کہتا ہے کہ۔

49 خُداوند فرماتا ہے آسمان میرا تخت اور زِمین میرے
پاؤں تلے کی چَوکی ہے۔ تُم میرے لِئے کَیسا گھر بناؤ گے
یا میری آرامگاہ کَونسی ہے؟

50 کیا یہ سب چِیزیں میرے ہاتھ سے نہِیں بنِیں؟

بنی اسرائیل کی روح القدس کی مخالفت

51 اَے گردَن کشو اور دِل اور کان کے نامختونُو۔ تُم ہر وقت
رُوح اُلقدّس کی مُخالفت کرتے ہو جَیسے تُمہارے باپ دادا کرتے
تھے وَیسے ہی تُم بھی کرتے ہو۔ 52 نبِیوں میں سے کِس کو تُمہارے
باپ دادا نے نہِیں ستایا؟ اُنہوں نے تو اُس راستباز کے آنے کی
پیش خَبری دینے والوں کو قتل کِیا اور اَب تُم اُس کے پکڑوانے
والے اور قاتِل ہُوئے۔ 53 تُم نے فِرشتوں کی معرفت سے
شَریعَت تو پائی پر عمل نہ کِیا۔“

ستِفُنس کی شہادت

54 جب اُنہوں نے یہ باتیں سُنِیں تو جی میں جل گئے اور اُس
پر دانت پِیسنے لگے۔ 55 مگر اُس نے رُوحُ اُلقدّس سے معمُور ہو کر
آسمان کی طرف غَور سے نظر کی اور خُدا کا جلال اور یِسُوع کو خُدا کی
دہنی طرف کھڑا دیکھ کر۔ 56 کہا کہ دیکھو۔ ”مَیں آسمان کو کھُلا
اور اِبنِ آدم کو خُدا کی دہنی طرف کھڑا دیکھتا ہُوں۔“
57 مگر اُنہوں نے بڑے زور سے چِلاّ کر اپنے کان بند کر لِئے
اور ایک دِل ہو کر اُس پر جھپٹے۔ 58 اور شہر سے باہِر نِکال کر اُس کو
سنگسار کرنے لگے اور گواہوں نے اپنے کپڑے ساؤل نام ایک
جوان کے پاؤں کے پاس رکھ دِئے۔ 59 پَس یہ ستِفُنس کو سنگسار
کرتے رہے اور وہ یہ کہہ کر دُعا کرتا رہا کہ ”اَے خُداوند یِسُوع۔
میری رُوح کو قبُول کر۔“ 60 پھر اُس نے گھُٹنے ٹیک کر بڑی آواز
سے پُکارا کہ ”اَے خُداوند۔ یہ گُناہ اِن کے ذِمے نہ لگا“ اور یہ کہہ
کر سو گیا۔ اور ساؤل بھی اس کے قتل پر راضی تھا

آپ کے سفر کے لیے

8:1-40

صورتِ حال

حضرت ستفنس کی شہادت کے بعد چرچ کے خلاف ظلم و ستم اور بڑھ گیا اور مومنین کو یروشلیم سے باہر جانا پڑ گیا۔ اور مقدس فلپس اس تبلیغی سرگرمی کی پہلی مثال ہے۔

مشاہدہ

انجیل کی بشارت مذہب، گروہ، برادری اور ذات پات کی تفریق کے بغیر ہر ایک کے لئے ہے۔ اس لئے جو بھی متلاشی ہیں مومنین کو اُن کے سامنے گواہی کے لئے تیار رہنا چاہیے۔

فیضیابی

کیا آپ نے اپنے نام کی سرگوشی سنی ہے۔ کیا نہیں سنی ہے؟ آپ کو چلنے اور بڑھنے کا اشارہ ملتا ہے اور بات کرنے کی تحریک ہوتی ہے۔ کیا نہیں ہوتی ہے؟ کیا کبھی ایسا ہوا ہے؟

آپ اپنے بہت پرانے دوستوں کو کھانے کے لئے مدعو کرتے ہیں۔ کچھ خاص نہیں، بس دوستوں کے ساتھ ایک اچھی شام بسر کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن جس لمحے آپ ریستوران میں داخل ہوتے ہیں ۔ آپ تناؤ محسوس کرتے ہیں۔ وہ بہت ٹھنڈے مزاج میں بیٹھے ہوتے ہیں بالکل برف کی مانند ٹھنڈے۔ ان میں کوئی گرم جوشی نہیں ہوتی۔ تو پھر آپ کہیں گے کہ کچھ تو غلط ہے۔ عام طور پر آپ کو کوئی پرواہ نہیں ہوتی ہے، لیکن اب آپ ان کے لئے فکر مند ہیں اور آپ بالکل خاموش نہیں رہ سکتے۔ کیا ایسا نہیں ہے، آپ لازمی ان

باب 8

ایذارسانی

1 اُسی دِن اُس کلِیسیا پر جو یروشلِیم میں تھی بڑا ظُلم برپا ہُوا
اور رَسُولوں کے سِوا سب لوگ یہُودیہ اور سامریہ کے علاقوں میں
بکھر گئے۔ 2 اور دِیندار لوگ ستِفنُس کو دفن کرنے کے لِئے لے
گئے اور اُس پر بڑا ماتم کِیا۔
3 اور ساؤُل کلِیسیا کو اِس طرح تباہ کرتا رہا کہ گھر گھر گھُس
کر اور مردوں اور عَورتوں کو گھسِیٹ کر قَید کراتا تھا۔ 4 پَس جو
پراگندا ہُوئے تھے وہ کلام کی بشارت دیتے تھے۔

سامریہ میں مسیح کی منادی

5 اور فلِپُّس سامریہ کے ایک شہر میں جا کر لوگوں میں مسیح کی
منادی کرنے لگا۔ 6 اور جو معجزے فلِپُّس دِکھاتا تھا لوگوں نے
اُنہیں سُن کر اور دیکھ کر بالاتِفاق اُس کی باتوں پر جی لگایا۔ 7 کیُونکہ
بہُتیرے لوگوں میں سے ناپاک رُوحیں بڑی آواز سے چِلاّ چِلاّ کر
نِکل گئِیں اور بہُت سے مفلُوج اور لنگڑے اچھّے کِئے گئے۔ 8 اور
اُس شہر میں بڑی خُوشی ہُوئی۔

شمعون جادوگر

9 اِس سے پہلے شمعُون نام ایک شخص اُس شہر میں جادُوگری
کرتا تھا اور سامریہ کے لوگوں کو حَیران رکھتا اور یہ کہتا تھا کہ مَیں
بھی کوئی بڑا شخص ہُوں۔ 10 اور چھوٹے سے بڑے تک سب اُس
کی طرف مُتَوَجّہ ہوتے اور کہتے تھے کہ یہ شخص خُدا کی وہ قُدرت

ہے جسے بڑی کہتے ہیں۔ 11 وہ اِس لِئے اُس کی طرف مُتوجّہ ہوتے
تھے کہ اُس نے بڑی مُدّت سے اپنے جادُو کے سبب سے اُن کو
حَیران کر رکھّا تھا۔ 12 لیکن جب اُنہوں نے فِلِپُّس کا یقِین کِیا جو
خُدا کی بادشاہی اور یِسُوع مسِیح کے نام کی خوشخبری دیتا تھا تو سب
لوگ خواہ مرد خواہ عَورت بپتِسمہ لینے لگے۔ 13 اور شمعُون نے خُود
بھی یقِین کِیا اور بپتِسمہ لے کر فِلِپُّس کے ساتھ رہا کِیا اور نشان اور
بڑے بڑے معجزے ہوتے دیکھ کر حیَران ہُؤا۔

شمعون جادوگر کا گناہ

14 جب رَسُولوں نے جو یروشلیم میں تھے سُنا کہ سامریوں
نے خُدا کا کلام قُبول کر لیا تو پطرس اور یُوحنّا کو اُن کے پاس بھیجا۔
15 اِنہوں نے جا کر اُن کے لِئے دُعا کی کہ رُوحُ القُدس پائیں۔
16 کِیُونکہ وہ اُس وقت تک اُن میں سے کِسی پر نازِل نہ ہُؤا تھا۔
اُنہوں نے صِرف خُداوند یِسُوع کے نام پر بپتِسمہ لِیا تھا۔ 17 پھِر
اِنہوں نے اُن پر ہاتھ رکھّے اور اُنہوں نے رُوحُ القُدس پایا۔
18 جب شمعُون نے دیکھا کہ رَسُولوں کے ہاتھ رکھنے سے
رُوحُ القُدس دِیا جاتا ہے تو اُن کے پاس رُوپے لا کر 19 کہا کہ مُجھے
بھی یہ اِختیّار دو کہ جِس پر مَیں ہاتھ رکھُّوں وہ رُوحُ القُدس پائے۔
20 پطرس نے اُس سے کہا ”تیرے رُوپے تیرے ساتھ غارت
ہوں۔ اِس لِئے کہ تُو نے خُدا کی بخشِش کو روپیوں سے حاصل
کرنے کا خیال کِیا۔
21 تیرا اِس امر میں نہ حِصّہ ہے نہ بخرہ کِیُونکہ تیرا دِل خُدا کے
نزدِیک خالِص نہیں۔ 22 پَس اپنی اِس بدی سے تَوبہ کر اور خُداوند
سے دُعا کر کہ شاید تیرے دِل کے اِس خیال کی مُعافی ہو۔

سے پوچھتے ہیں۔

آپ ایک کاروباری میٹنگ میں ہیں ، جہاں آپ کا ساتھی کارکن غلطی سے دہکتے ہوئے کوئلوں پر چڑھ جاتا ہے اور جل جاتا ہے۔ باقی سب سوچ رہے ہوتے ہیں کہ شکر ہے کہ میں نہیں تھا۔ لیکن روح القدس آپ کو سوچنے پر مجبور کرتا ہے، کہ اوہ اس کے ساتھ یہ کتنا برا ہوا ہے۔ تو میٹنگ کے فوراً بعد ہی آپ اس کا حال دریافت کرنے پہنچ جاتے ہیں اور اپنی تشویش اور فکر کا اظہار کرتے ہیں۔

پھر آپ کسی نئے شخص کو جو پردیسی ہے اپنے چرچ میں دیکھتے ہیں۔ وہ آپ کے علاقے کا نہیں ہے کیوں کہ اسکا لباس آپ کے لباس سے مختلف ہے۔ آپ جان جاتے ہیں کہ وہ تو چین کا رہنے والا ہے اور وہ یہاں صرف کام کی غرض سے ہی ہے۔ اگلے اتوار کو وہ **پھر** وہاں ہوتا ہے۔ اور پھر تیسرے اتوار بھی وہ چرچ میں ہی ہوتا ہے۔ آپ اپنا تعارف کرواتے ہیں۔ وہ آپ کو کہتا ہے کہ میں آپ کے ایمان سے بہت متاثر ہوں اور میں مزید جاننا چاہتا ہوں۔ بجائے آپ اس کو سیکھاتے آپ اسے ایک بائبل دے دیتے ہیں اور صرف بائبل پڑھنے کی تلقین کر دیتے ہیں۔

بعد میں آپ کو پچھتاوا ہوتا ہے۔ اور اس پردیسی کے دفتر میں کال کرتے ہیں جہاں سے آپ جان پاتے ہیں کہ وہ تو آج کی فلائٹ سے واپس جا رہا ہے۔ لیکن آپ تہیہ کرتے ہیں کہ آپ آج اسے جانے نہیں دیں گے۔ تو آپ جلدی سے ائیر پورٹ جاتے ہیں اور اسے بائبل پڑھتے ہوئے جہاز کا انتظار کرتے ہوئے پاتے ہیں۔

”کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ کیا پڑھ رہے ہیں؟“ آپ سوال کرتے ہیں

23 کیونکہ مَیں دیکھتا ہُوں کہ تُو پت کی سی کڑواہٹ اور ناراستی کے بند میں گرفتار ہے۔"
24 شمعُون نے جواب میں کہا "تُم میرے لئِے خُداوند سے دُعا کرو کہ جو باتیں تُم نے کہِیں اُن میں سے کوئی مُجھے پیش نہ آئے۔"
25 پھِر وہ گواہی دے کر اور خُداوند کا کلام سُنا کر یروشلیم کو واپس ہُوئے اور سامریوں کے بہُت سے گاؤں میں خُوشخبری دیتے گئے۔

فِلِپُّس اور حبشی خواجہ سرا

26 پھِر خُداوند کے فرِشتے نے فلِپُّس سے کہا کہ اُٹھ کر جنوب کی طرف اُس راہ تک جا جو یروشلیم سے غزّہ کو جاتی ہے اور بیابان میں ہے۔ 27 وہ اُٹھ کر روانہ ہُؤا تو دیکھو ایک حبشی خوجہ سرا آرہا تھا۔ وہ حبشیوں کی ملِکہ کنداکے کا ایک وزیر اور اُس کے سارے خزانہ کا مُختار تھا اور یروشلیم میں عبادت کے لئِے آیا تھا۔ 28 وہ اپنے رتھ پر بیٹھا ہُؤا اور یسعیاہ نبی کے صحِیفے کو پڑھتا ہُؤا واپس جارہا تھا۔
29 رُوح نے فلِپُّس سے کہا کہ نزدِیک جا کر اُس رتھ کے ساتھ ہو لے۔

30 پس فلِپُّس نے اُس طرف دَوڑ کر یسعیاہ نبی کا صحِیفہ پڑھتے سُنا اور کہا کہ "جو تُو پڑھتا ہے اُسے سمَجھتا بھی ہے؟" 31 اُس نے کہا "یہ مُجھ سے کیونکر ہو سکتا ہے جب تک کوئی مُجھے ہدایت نہ کرے؟" اور اُس نے فلِپُّس سے دَرخواست کی کہ "میرے پاس آ بَیٹھ۔" 32 کِتاب مُقدّس کی جو عِبارت وہ پڑھ رہا تھا۔ یہ تھی کہ

لوگ اُسے بھیڑ کی طرح ذبح کرنے کو لے گئے اور
جِس طرح برّہ اپنے بال کترنے والے کے سامنے بے

"میں کیسے جان پاؤں گا، جب تک مجھے کوئی سمجھا نہ دے۔"

اور پھر آپ حضرت فلپس کی مانند سمجھاتے ہیں اور وہ ایتھوپیا کے حبشی کی مانند ایمان لے آتا ہے۔ اب بپتسمے کی ضرورت ہے اور آپ اسے بپتسمے کا کہتے ہیں۔ چینی بعد کی فلائٹ سے جائے گا اور آپ اس کی جھلک پاتے ہیں کہ روح کی ہدایت کا کیا مطلب ہے۔

کیا روشنیاں ہیں؟ آپ ایک کو روشن کرتے ہیں۔ کیا آوازیں ہیں؟ ان میں ایک آپ ہیں۔ کیا معجزات ہیں؟ آپ ایک کی گواہی دیتے ہیں۔ کون جانتا ہے؟ اگر بائبل آج لکھی جارہی ہوتی تو ہو سکتا ہے کہ آپ کا نام بھی آٹھویں باب میں لکھا ہوتا۔

اطلاق

کیا کوئی ایسا ہے جس کو آپ سیدنا یسوع المسیح کے بارے میں نہیں بتانا چاہتے؟ کیا کوئی ایسی جگہ ہے جہاں آپ خوشخبری نہیں پہنچانا چاہتے؟ تو پھر رب تعالیٰ سے التجا کریں کہ وہ آپ کو ہمت اور رضا بخشے۔ رب العزت کو اپنی رہنمائی کرنے دیں اور وہاں جائیں جہاں وہ چاہتا ہے کہ آپ جائیں۔

جنابِ مقدس فلپس

انسان دنیا سے ہم پلہ ہونے کے لئے ذہنی طور پر یا عقلی طور سے مقابل ہوتے ہیں۔ ہم ایسے لوگوں کی تلاش کرتے ہیں جو ہماری طرح نظر آتے ہیں، بات کرتے ہیں، لباس پہنتے ہیں اور ہماری طرح ہی سوچتے ہیں۔ اگر آپ نسلی یا سماجی، معاشی طور پر مختلف ہیں، یا اگر آپ اس سیاسی پارٹی کے رکن ہیں، یا آپ اس چرچ میں جاتے ہیں جس کا تعلق میری سیاسی پارٹی یا چرچ سے نہیں ہے تو آپ کا تعلق مجھ سے یا میرے گروپ سے نہیں ہے۔ آپ ہم سے نہیں ہیں۔ یہ ذہنیت ان تمام دیواروں کی وضاحت کرتی ہے، جو ظاہری اور علامتی طور پر ہم بناتے ہیں۔

تب، جب کہ ہم لوگوں کو مختلف گروہوں اور فرقوں میں بانٹنے کی بڑی بے چینی سے کوشش کر رہے ہیں، تو اُس وقت خُدا کوشش کر رہا ہے کہ ''مسیح میں سب چیزوں کا مجموعہ ہو جائے'' (افسیوں ۱:۱۰)۔ اور جب ہم الگ الگ ہونے کا رجحان رکھتے ہیں تو رب باری تعالیٰ اتفاق قائم کرنے اور یکجا رکھنے کا رجحان رکھتا ہے۔

جنابِ فلپس جو ابتدائی کلیساء میں خدمت گزار تھے اُن کی کہانی ایک مثال ہے۔ انہوں نے سامریہ سے نکل کر مختلف ثقافتوں میں نہایت کامیابی سے منادی کی (اعمال ۸:۴۔۸)۔ حضرت فلپس نے اس کا تجربہ پایا:

پھر خُداوند کے فرِشتے نے فِلپُّس سے کہا کہ اُٹھ کر جنوب کی طرف اُس راہ تک جا جو یروشلیم سے غزّہ کو جاتی ہے اور جنگل میں ہے وہ اُٹھ کر روانہ ہُوا تو دیکھو ایک حبشی خوجہ آرہا تھا۔ وہ حبشیوں کی مِلکہ کندا کے کا ایک وزیر اور اُس کے سارے خزانہ کا مُختار تھا اور یروشلیم میں عِبادت کے لئے آیا تھا۔ وہ اپنے رتھ پر بیٹھا ہُوا اور یسعیاہ نبی کے صحیفہ کو پڑھتا ہُوا واپس جا رہا تھا۔

رُوح نے فِلپُّس سے کہا کہ نزدِیک جا کر اُس رتھ کے ساتھ ہو لے۔ (اعمال ۸:۲۶۔۲۹)

ابھی تک آپ دو مختلف اشخاص سے نہیں ملے، ایک جو رتھ پر بیٹھا تھا اور سیاہی مائل رنگت کا تھا وہ یہودی نہیں تھا۔ اور وہ ایتھوپیا یعنی حبشہ میں ملکہ کے خزانے کا مختار تھا۔ جو غیر شادی شدہ تھا اور اسکے کوئی اولاد نہیں تھی۔

جنابِ فلپس جو ایک مقامی یہودی تھے، یقیناً سرخ و سفید رنگت کے تھے۔ وہ تو محض ایک منادی تھے اور چار بیٹیوں کے باپ تھے۔ (دیکھیں ۲۱:۹)

ان سب اختلافات کے باوجود حضرت فلپس ذرا برابر نہیں گھبرائے۔ انہوں نے اسے سیدنا یسوع المسیح کی تعلیم دی، ''اور راہ میں چلتے چلتے کِسی پانی کی جگہ پر پُہنچے۔ خوجہ نے کہا دیکھ پانی مَوجُود ہے۔ اب مُجھے بپتِسمہ لینے سے کَون سی چیز روکتی ہے؟'' (اعمال ۸:۳۵۔۳۶)

تصور کریں اگر جنابِ فلپس کہتے، اوہ میرے لئے تو یہ بہت بڑا مسئلہ ہے، کیوں کہ وہ حبشی تو ہم جیسا بالکل بھی نہیں ہے۔ انہوں نے بالکل بھی ایسا نہیں کیا بلکہ انہوں نے کامل انجیل کی سچائیاں

سکھائیاں اور وہ اُس حبشی نے قبول فرمائیں۔ اگر تُو دِل و جان سے اِیمان لائے ۔۔۔ اُس نے جواب میں کہا مَیں اِیمان لاتا ہُوں کہ یسُوع مسیح خُدا کا بیٹا ہے (۸:۳۷)، پھر اس طرح کلیسیاء میں پہلا غیر یہودی ایمان لایا اور مومنین میں شامل ہوا۔

دیواریں؟ حدبندیاں ؟ لکیریں؟ جنابِ المسیح کی جماعت میں نہیں ۔ یہاں صرف، صلیب کی بدولت ایک ہی بدن ہے۔(افسیوں ۲:۱۶)

زبان ہوتا ہے اُسی طرح وہ اپنا مُنہ نہیں کھولتا۔
33 اُس کی پست حالی میں اُس کا اِنصاف نہ ہُوا
اور کَون اُس کی نسل کا حال بیان کرے گا؟
کِیُونکہ زمین پر سے اُس کی زِندگی مِٹائی جاتی ہے۔
34 خواجہ سرا نے فِلپُّس سے کہا" مَیں تیری مِنّت کر کے
پُوچھتا ہُوں کہ نبی یہ کِس کے حق میں کہتا ہے؟ اپنے یا کِسی
دُوسرے کے؟ 35 فِلپُّس نے اپنی زبان کھول کر اُسی نوِشتے سے
شروع کِیا اور اُسے یسُوع کی خوشخبری دی۔ 36 اور راہ میں چلتے چلتے
کِسی پانی کی جگہ پر پہُنچے۔ خوجہ سرا نے کہا پانی مَوجُود ہے۔ اَب مُجھے
بپتِسمہ لینے سے کونسی چیز روکتی ہے؟
37 پَس فِلپُّس نے کہا کہ اگر تُو دِل و جان سے اِیمان لائے تو
بپتِسمہ لے سکتا ہے۔ اُس نے جواب میں کہا میں اِیمان لاتا ہُوں کہ
یسُوع مسیح خُدا کا بَیٹا ہے۔
38 پَس اُس نے رتھ کو کھڑا کرنے کا حُکم دِیا اور فِلپُّس اور
خواجہ سرا دونوں پانی میں اُتر پڑے اور اُس نے اُس کو بپتِسمہ دِیا۔
39 جب وہ پانی میں سے نِکل کر اُوپر آئے تو خُداوند کا رُوح فِلپُّس کو

اُٹھا لے گیا اور خوجہ سرا نے اُسے پھر نہ دیکھا کیُونکہ وہ خُوشی کرتا
ہُوا اپنی راہ چلا گیا۔ [40] اور فِلِپُّس اشدُود میں آ نِکلا اور تبصریہ میں
پہُنچنے تک سب شہروں میں بشارت دیتا گیا۔

باب 9

ساؤل کا ایمان لانا

[1] اور ساؤل جو ابھی تک خُداوند کے شاگردوں کے
دھمکانے اور قتل کرنے کی دُھن میں تھا کاہِن اعظم کے پاس گیا۔
[2] اور اُس سے دمشق کے عِبادت خانوں کے لِئے اِس مضمُون کے
خط مانگے کہ جِن کو وہ اِس طِریق پر پائے خواہ مرد خواہ عَورت اُن کو
باندھ کر یروشلیم میں لائے۔
[3] جب وہ سفر کرتے کرتے دمشق کے نزدِیک پہُنچا تو اَیسا ہُوا
کہ یکایک آسمان سے ایک نُور اُس کے گِرد اگِرد آ چمکا۔ [4] اور وہ
زمِین پر گِر پڑا اور یہ آواز سُنی کہ ”اَے ساؤل اَے ساؤل۔ تُو مُجھے
کیُوں ستاتا ہے؟“
[5] اُس نے پُوچھا ”اَے خُداوند۔ تُو کَون ہے؟ اُس نے کہا
مَیں یِسُوع ہُوں جِسے تُو ستاتا ہے۔ [6] مگر اُٹھ شہر میں جا اور جو تُجھے
کرنا چاہئے وہ تُجھ سے بتایا جائے گا۔“
[7] جو آدمی اُس کے ہمراہ تھے وہ خاموش کھڑے رہ گئے کیُونکہ
آواز تو سُنتے تھے مگر کِسی کو دیکھتے نہ تھے۔ [8] اور ساؤل زمین پر
سے اُٹھا لیکِن جب آنکھیں کھولیں تو اُس کو کُچھ نہ دِکھائی دِیا تب
لوگ اُس کا ہاتھ پکڑ کر دمشق میں لے گئے۔ [9] اور وہ تین دِن تک
نابینا رہا اور نہ اُس نے کھایا نہ پیا۔

آپ کے سفر کے لیے

9:1-43

صورتِ حال

ساؤل، جسکو بعد میں پوُلس کہا گیا ہے نے ایمان لانے والوں کے خلاف سخت ایذا رسانی برپا کی۔ بہت سے مومنین یروشلیم سے دوسرے شہروں میں پناہ کے لئے بھاگ گئے۔ ساؤل نے ان کا پیچھا کیا یہاں تک کہ وہ دمشق اور سوریا (یروشلیم سے ۲۴۲ کلو میٹر دور) تک بھی ان کے پیچھے گیا، تاکہ وہ مومنین کو گرفتار کر سکے اور ان پر ظلم کر سکے۔ اور دمشق کی راہ پر ہی رب العزت نے اسے نجات یافتہ بنایا۔ ساؤل کے ایمان لانے اور نجات پانے کے بعد جماعت میں کافی امن ہوا اور اس دوران ہی جنابِ پطرس رسول نے لدیہ اور جافا میں انجیل مقدس کی بشارت دی۔

مشاہدہ

یہاں تک کہ ساؤل جیسا غیر متوقع شخص بھی جو مومنین کی جماعت اور کلیسیاء کا جنُونی اور متعصب دشمن تھا، رب الجلال کی قدرت سے نجات یافتہ بنا۔

فیضیابی

حضرت حننیاہ کی مخالفت کو کوئی موردہ الزام نہیں ٹھہراتا۔ لیکن ساؤل کو تو مسیحی مومنین زہر لگتے تھے۔ وہ جنابِ ستفنس شہید کے

حننِیاہ ساؤل کو بپتسمہ دیتا ہے

10 دمشق میں حننِیاہ نامی ایک شاگرد تھا۔ اُس سے خُداوند
نے رویا میں کہا کہ ”اَے حننِیاہ اُس نے کہا اَے خُداوند مَیں حاضِر
ہُوں۔“

11 خُداوند نے اُس سے کہا اُٹھ۔ اُس کوچے میں جا جو سِیدھا
کہلاتا ہے اور یہُوداہ کے گھر میں ساؤل نام جو ترسُس کا رہنے والا
ہے کو پُوچھ لےکیُونکہ دیکھ وہ دُعا کر رہا ہے۔ 12 اور اُس نے حننِیاہ
نامی ایک آدمی کو اَندر آتے اور اپنے اُوپر ہاتھ رکھتے دیکھا ہے تاکہ
پھر بِینا ہو۔

13 حننِیاہ نے جواب دِیا کہ ”اَے خُداوند مَیں نے بہُت
لوگوں سے اِس شخص کا ذِکر سُنا ہے کہ اِس نے یروشلیم میں تیرے
مُقدّسوں کے ساتھ کَیسی کَیسی بُرائیاں کی ہیں۔ 14 اور یہاں اِس
کو سَردار کاہِنوں کی طرف سے اِختیّار مِلا ہے کہ جو لوگ تیرا نام
لیتے ہَیں اُن سب کو باندھ لے۔“

15 مگر خُداوند نے اُس سے کہا کہ تُو جا کیُونکہ یہ قَوموں
بادشاہوں اور بنی اِسرائیل پر میرا نام ظاہِر کرنے کا میرا چُنا ہُوا
وسِیلہ ہے۔ 16 اور مَیں اُسے جتا دُوں گا کہ اُسے میرے نام کی
خاطِر کِس قدر دُکھ اُٹھانا پڑیگا۔

17 پَس حننِیاہ جا کر اُس گھر میں داخِل ہُوا اور اپنے ہاتھ اُس
پر رکھ کر کہا ”اَے بھائی ساؤل۔ خُداوند یعنی یِسُوع جو تُجھ پر اُس راہ
میں جِس سے تُو آیا ظاہِر ہُوا تھا اُسی نے مُجھے بھیجا ہے کہ تُو بِینائی
پائے اور رُوح اُلقدُس سے بھر جائے۔“ 18 اور فوراً اُس کی
آنکھوں سے چھلکے سے گِرے اور وہ بِینا ہو گیا اور اُٹھ کر بپتِسمہ لِیا۔

مقدمے کے وقت سردار کاہن کے پاس کھڑا تھا۔ اور وہ اسکے کپڑوں پر کھڑا اسے سنگسار ہوتا دیکھتا رہا۔ اور وہ مقدس ستفنس کے شہید ہونے تک وہاں تھا اور اس کی موت کے یقین تک وہاں تھا۔ اور جب بھی یہودی صدر عدالت کو مومنین پر کوئی ظلم برپا کرنا ہوتا تو ساؤل دستیاب ہوتا۔ وہ تو موت کا فرشتہ بن چکا تھا۔ وہ مسیحیوں پر موت بن کر اترا انہیں دھمکاتا اور موت کے گھاٹ اتارتا (پہلی آیت)۔ خُدا کی کلِیسیا کو از حد ستاتا اور تباہ کرتا تھا۔ (گلتیوں ۱:۱۳)

حضرت حننیاہ جانتے تھے کہ یروشلیم میں ساؤل نے مقدسین پر کتنا ظلم برپا کیا تھا۔ اب جو وہ سیکھنے جارہا تھا، وہ یہ تھا جو سیدنا مسیح نے اس کے ساتھ دمشق کے رستے پر کیا تھا۔

جنابِ حننیاہ کے آنے سے پہلے ہی ساؤل سیدنا یسوع المسیح کو ایک فرق روشنی میں دیکھنا شروع کر دیتا ہے۔

حضرت حننیاہ داخل ہوتے ہیں اور فرش پر بیٹھ جاتے ہیں۔ وہ ایک دہشت گرد، متعصب اور قاتل کا ہاتھ تھامتے ہیں اور کانپ جاتے ہیں۔ وہ ساؤل کے کپکاتے ہونٹوں کو دیکھتے ہیں۔ اور کمرے کے کونے میں پڑی تلوار اور نیزے کو بھی، اور پھر مقدس حننیاہ سمجھ جاتے ہیں کہ سیدنا المسیح نے تو پہلے ہی اپنا کام کر دیا ہے۔ اور صرف حضرت حننیاہ کو تو اگلا قدم ہی اٹھانا ہے۔ بھائی ساؤل ---(ساؤل کو یہ الفاظ کتنے میٹھے لگے ہوں گے، ساؤل انہیں سن کر یقیناً رو دیا ہوگا)، ”بھائی ساؤل! خُداوند یعنی یِسُوع جو تُجھ پر اُس راہ میں جِس سے تُو آیا ظاہِر ہُوا تھا اُسی نے مُجھے بھیجا ہے کہ تُو بِینائی پائے اور رُوحُ القُدس سے بھر جائے۔“ (اعمال ۹:۱۷)

غور طلب: نجات

سیدنا مسیح کا سامنا کرنے سے پہلے پولس کسی حد تک فریسیوں میں ایک ہیرو تھا۔

اشرافیہ کی نسل سے اور نہایت غصیلی اور شکاری آنکھوں والا، یہ کٹر نوجوان بادشاہت کو خالص رکھنے پر تلا ہوا تھا- اور اس کا ایک ہی مقصد تھا مسیحی مومنین کواُس بادشاہت سے باہر کر دیا جائے ۔ اس نے دیہی علاقوں میں ایک جرنیل کی طرح مارچ کیا اور مطالبہ کیا کہ بھٹکے ہوئے یہودی مادر وطن کے جھنڈے کو سلامی دیں یا اپنے خاندانوں میں واپس مڑیں۔

یہ سب کچھ اس وقت رک گیا، جب، ایک شاہراہ کے کنارے پر. کسی نے اسٹیڈیم کی لائٹس کی طرح اس کے گرد داگرد روشنی کر دی اور ساؤل نے آواز سنی۔

جب اسے معلوم ہوا کہ یہ آواز کس کی ہے تو وہ اوندھے منہ زمین سے ٹکرایا۔ اس نے خود کو نہایت بدی کے لئے تیار کیا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اب یہ سب ختم ہو چکا ہے۔ اُس نے دعا کی کہ اس کی موت جلد اور بے درد ہو۔

لیکن اسے جو کچھ ملا وہ زندگی بھر کی پہلی حیرت تھی۔

وہ حیران و پریشان ہو کر کرائے کے بیڈ روم میں جا بیٹھا۔ رب تعالیٰ نے اسے کچھ دنوں کے لیے وہیں چھوڑ دیا اُس کی آنکھوں پر چھلکے اتنے موٹے تھے کہ وہ صرف اپنے اندر کو ہی یا باطن کو ہی دیکھ سکتا تھا۔ اور جو کچھ اس نے دیکھا وہ اسے پسند نہیں آیا۔

اس نے اپنے آپ کو دیکھا کہ وہ واقعی کیا تھا؟ اُس کے اپنے ہی الفاظ میں: وہ گنہگاروں میں بدترین گناہ گار تھا۔

کمرے میں تنہا اپنے گناہوں بو جھل ضمیر اور خون آلودہ ہاتھوں کے ساتھ، اسے پاک صاف ہونے کا کہا گیا۔

قانون دان ساؤل دفن کیا گیا اور آزاد پولس پیدا ہوا۔ اس کے بعد وہ کبھی پہلے جیسا نہیں رہا۔ اور نہ ہی اسکی دنیا پہلے جیسی تھی۔

اب پیغام یہ ہے سیدنا المسیح کے بغیر کسی بھی شخص کو اُس کی ناکامیاں دیکھائیں تو نتائج راہ کنارے ہی مل جائیں گے۔

کسی بھی شخص کو مذہب اسکی گندگی اور گناہ یاد دلائے بغیر ہی دے دیں تو نتیجہ تھری پیس سوٹ میں غرور اور تکبر ہی ہو گا۔

لیکن دونوں کو ایک ہی دل میں رکھیں ---گناہ نجات دہندہ سے ملنے کے لئے اور نجات دہندہ گناہ سے نبرد آزما ہونے کے لئے --- اور پھر نتیجہ ایک اور فریسی بھی مبلغ بن سکتا ہے اور دنیا کو آگ لگا سکتا ہے۔

مطالعے کے لئے رہنمائی

اعمال ۹:۳۔۲۰ پڑھیں

- اُس وقت کے بارے میں سوچیں جب خدا تعالیٰ کی قدرت کو کسی دوست کی زندگی میں عیاں ہوتا دیکھا۔ اس دوست کی زندگی میں کیا ہوا؟

- آپ رب العزت کی اُس طاقت کو کیسے بیان کریں گے جو ساؤل کی زندگی میں اُس کے تبدیلی کے تجربے کے دوران ظاہر ہوئی تھی؟
- ساؤل کی کہانی میں آپ کس شخص کو سب سے زیادہ پہچانتے ہیں ساؤل کو حننیاہ کو ساؤل کے ساتھیوں کو یا پھر پولس کو؟
- ساؤل کی تبدیلی آپ کو خدائے بزرگ کے بارے میں کیا سکھاتی ہے؟
- اپنی تبدیلی کے تجربے کے بارے میں سوچیں۔ ان میں کیا مماثلت ہے؟
- اس وقت پر غور کریں جب خدا نے آپ کو کسی کے ایمان میں حوصلہ افزائی کے لیے استعمال کیا تھا۔ آپ نے کیا کیا تھا؟
- آپ کسی ایسے شخص کو تبلیغ کیسے کر سکتے ہیں جس نے ابھی تک خدا کی نجات کی طاقت کا تجربہ نہیں کیا ہے؟
- نجات کے متعلق آپ کی نظر میں سب سے زیادہ پر اسرار چیز کیا ہے؟

ندیوں کی مانند ساؤل کی آنکھوں سے آنسو رواں ہوئے، اس کی آنکھوں سے چھلکے اتر گئے۔ اس نے آنکھیں جھپکی، کھولیں اور اپنے سامنے ایک نئے دوست کو دیکھا۔

ایک گھنٹے کے اندر اندر اس نے پانی کا بپتسمہ لیا اور چند دنوں کے اندر ہی وہ یہودی عبادت خانے میں خداوند یسوع المسیح کی تبلیغ کر رہا تھا۔ اس کے ہزاروں خطبات کا پہلا خطبہ۔ ساؤل جلد ہی جنابِ پوُلس بن گیا اور پھر حضرت پولس نے ایتھنز کے پہاڑوں سے لے کر جہاں کہیں بھی وہ گئے ہر جگہ سیدنا یسوع المسیح کی تعلیم دی ۔۔۔ اُس نے قید خانوں اور عقوبت خانوں سے خطوط لکھے اور آخر کار علم الٰہیات کا ایک سلسلہ دے دیا اور ٹھامس اکلوئناس، مارٹن لوتھر اور جان کیلون جیسے عالم دین پیدا کر دیئے۔

رب تعالیٰ نے جنابِ پولس کو دنیا کو چھونے کے لئے استعمال کیا ۔ لیکن پہلے اس نے

19 پھِر کُچھ کھا کر طاقت پائی۔ اور وہ کئی دِن اُن شاگِردوں کے ساتھ رہا جو دمشق میں تھے۔

ساؤل مسیح کی منادی کرتا ہے

20 اور فوراً عِبادت خانوں میں یِسُوع کی منادی کرنے لگا کہ وہ خُدا کا بیٹا ہے۔
21 اور سب سُننے والے حیَران ہو کر کہنے لگے کیا یہ وہ شَخص نہیں ہے جو یروشلِیم میں اِس نام کے لینے والوں کو تباہ کرتا تھا اور یہاں بھی اِسی لِئے آیا تھا کہ اُن کو باندھ کر سَردار کاہِنوں کے پاس لے جائے؟
22 لیکِن ساؤل کو اَور بھی قُوّت حاصِل ہوتی گئی اور وہ اِس بات کو ثابِت کر کے کہ مسیح یہی ہے دمشق کے رہنے والے یہُودِیوں کو حیرت دِلاتا رہا۔

حضرت حننیاہ

کیا یہ واقعی کوئی مشن نہیں تھا؟ ناممکن
ہاں یہ واقعی ہی ایک مشن تھا خلافِ قیاس

"حننیاہ! اس آواز نے اسے حکم دیا، اُس کُوچے میں جا جو سِیدھا کہلاتا ہے اور یہُوداہ کے گھر میں ساؤُل نام ترسی کو پُوچھ لے، وہ اندھا ہے اور دعا کر رہا ہے۔۔۔ اور تیری راہ تاک رہا ہے۔ اُس پر اپنے ہاتھ رکھ تا کہ وہ بینا ہو جائے۔" (دیکھیں اعمال ۹:۱۰۔۱۲)

یہ ایک حکم تھا کوئی دعوت نہیں تھی ایک مشن ناپسندیدہ۔

مقدس حننیاہ بہت ہی گھبراہٹ کا شکار ہوئے ہوں گے۔ وہ ادھر ادھر چلتے ہوئے سوچ رہے ہوں گے، اُن کے دماغ میں خیالات اور دعا کا بھنور ہو گا۔ تارسس کا ساؤل؟ یقیناً مجھے سننے میں غلطی لگی ہو گی۔ ساؤل ادھر دمشق میں میرے جیسے مومنین کو قتل کرنے آرہا ہے نہ کہ ہمارے ساتھ دعا کرنے! اگر وہ واقعی ہی اندھا ہے، تو کیا پھر یہ بہت اچھی بات نہیں؟ میں کیوں چاہوں گا کہ اسے شفا ملے؟

قطع نظر موسم کے مقدس حننیاہ منزل مقصود کی طرف جاتے ہوئے کانپ رہے تھے۔ وہ بہت خوفزدہ تھے اور گھبرائے ہوئے تھے۔۔۔ جب تک کہ انہوں نے خداوند تعالیٰ کا قطعی حکم نہ سنا۔" تُو جا کیونکہ یہ قوموں بادشاہوں اور بنی اِسرائیل پر میرا نام ظاہِر کرنے کا میرا چُنا ہُؤا وسِیلہ ہے۔" (۹:۱۵)

ساؤل کی حیران کن اور شاندار کہانی سننے کے بعد، مقدس حننیاہ لاجواب ہو گئے۔ نفرت کی جگہ محبت نے لے لی۔ ایک اندھے شخص نے نور کو دیکھا0.067"۔ وہ گھر خوف سے بھر گیا۔ فضل اتنا بھرپور تھا کہ آپ بھی اسے محسوس کرتے ہیں۔

جنابِ حننیاہ نے خاموشی توڑی بھائی ساؤل! خُداوند یعنی یِسُوع جو تجھ پر اُس راہ میں جِس سے تُو آیا ظاہِر ہُؤا تھا اُسی نے مُجھے بھیجا ہے کہ تُو بینائی پائے اور رُوحُ القُدس سے بھر جائے۔ (۹:۱۷)

یہ مشن اب مقدس حننیاہ نے شروع کیا تھا: ناقابل تصور

جسے جنابِ ساؤل نے اپنا مشن بنا لیا مسلسل اور متواتر

دنیا اب پہلے جیسی نہیں تھی۔

ساؤل کے قتل کا مشورہ

23 اور جب بہُت دِن گُزر گئے تو یہُودِیوں نے اُسے مار ڈالنے

حضرت حننیاہ کو مقدس پولس کو چھونے کے لئے استعمال کیا۔ کیا ذات الہی نے آپ کو بھی یہ ذمہ داری سونپی ہے؟ کیا رب العزت نے

کا مَشورَہ کِیا۔ [24] مگر اُن کی سازِش ساؤل کو معلُوم ہو گئی۔ وہ تو اُسے مار ڈالنے کے لِئے رات دِن دروازوں پر لگے رہے۔ [25] لیکِن رات کو اُس کے شاگِردوں نے اُسے لے کر ٹوکرے میں بِٹھایا اور دِیوار پر سے لٹکا کر اُتار دِیا۔

ساؤل یروشلِیم میں

[26] اُس نے یروشلِیم میں پہُنچ کر شاگِردوں میں مِل جانے کی کوشِش کی اور سب اُس سے ڈرتے تھے کِیُونکہ اُن کو یقِین نہ آتا تھا کہ یہ شاگِرد ہے۔ [27] مگر برنباس نے اُسے اپنے ساتھ رَسُولوں کے پاس لے جا کر اُن سے بیان کِیا کہ اِس نے اِس اِس طرح راہ میں خُداوند کو دیکھا اور اُس نے اِس سے باتیں کِیں اور اُس نے دمشق میں کَیسی دِلیری کے ساتھ یِسُوع کے نام سے منادی کی۔

[28] پَس وہ یروشلِیم میں اُن کے ساتھ آتا جاتا رہا۔ [29] اور دِلیری کے ساتھ خُداوند کے نام کی منادی کرتا تھا اور یُونانی مائِل یہُودِیوں کے ساتھ گُفتگُو اور بحث بھی کرتا تھا مگر وہ اُسے مار ڈالنے کے درپَے تھے۔ [30] اور بھائِیوں کو جب یہ معلُوم ہُؤا تو اُسے قَیصریہ میں لے گئے اور ترسُس کو روانہ کر دِیا۔

کلِیسیا کی ترقی

[31] پَس تمام یہُودیہ اور گلِیل اور سامریہ میں کلِیسیا کو چَین ہو گیا اور اُس کی ترقّی ہوتی گئی اور وہ خُداوند کے خَوف اور رُوح اُلقدُس کی تسلّی پر چلتی اور بڑھتی جاتی تھی۔

اَینیاس کی شفا

[32] اور اَیسا ہُؤا کہ پطرس ہر جگہ پِھرتا ہُؤا مُقدّسوں کے پاس

کسی ساؤل کو آپ کے پاس بھی بھیجا ہے؟

اطلاق

کیا کبھی آپ ایسے لوگوں سے ملے ہیں جو مسیحی مومنین پر ظلم کرتے ہیں؟ ہو سکتا ہے کبھی معروف اشخاص یا اصحاب اختیار آپ کے چرچ کے خلاف کوئی موقف اپنالیں۔ ان کے نام دعاؤں میں رکھیں، رب تعالیٰ سے ان کی نجات کی التجا کریں۔ وہ لوگ جو آپ کے ایمان کی مخالفت کرتے ہیں، انہیں شدید ضرورت مند سمجھیں۔۔۔نہ کہ اپنے دشمن۔

بھی پہُنچا جو لُدّہ میں رہتے تھے۔ [33] وہاں اَینیاس نامی ایک مفلُوج کو پایا جو آٹھ برس سے چارپائی پر پڑا تھا۔ [34] پطرس نے اُس سے کہا "اَے اَینیاس یِسُوع تُجھے شِفا دیتا ہے۔ اُٹھ آپ اپنا بِستر سنوار۔" وہ فوراً اُٹھ کھڑا ہُؤا۔ [35] تب لُدّہ اور شارُون کے سب رہنے والے اُسے دیکھ کر خُداوند کی طرف رُجُوع لائے۔

تبِیتا کا زندہ کیا جانا

[36] اور یافا میں ایک شاگرد تھی تبِیتا نام جِس کا ترجمہ ہرنی ہے وہ بہُت ہی نیک کام اور خَیرات کیا کرتی تھی۔ [37] اُنہی دِنوں میں اَیسا ہُؤا کہ وہ بیمار ہو کر مر گئی اور اُسے نہلا کر بالاخانے میں رکھ دِیا۔ [38] اور چُونکہ لُدّہ یافا کے نزدِیک تھا شاگِردوں نے یہ سُن کر کہ پطرس وہاں ہے دو آدمی بھیجے اور اُس سے درخواست کی کہ ہمارے پاس آنے میں دیر نہ کر۔ [39] پطرس اُٹھ کر اُن کے ساتھ ہو لِیا۔ جب پہُنچا تو اُسے بالاخانے میں لے گئے اور سب بیوائیں روتی ہُوئی اُس کے پاس آ کھڑی ہُوئیں اور جو کُرتے اور کپڑے ہرنی نے اُن کے ساتھ میں رہ کر بنائے تھے دِکھانے لگِیں۔ [40] پطرس نے سب کو باہِر کر دِیا اور گھُٹنے ٹیک کر دُعا کی۔ پھِر لاش کی طرف مُتوجّہِ ہو کر کہا "اَے تبِیتا اُٹھ" پَس اُس نے آنکھیں کھول دِیں اور پطرس کو دیکھ کر اُٹھ بَیٹھی۔ [41] اُس نے ہاتھ پکڑ کر اُسے اُٹھایا اور مُقدّسوں اور بیواؤں کو بُلا کر اُسے زِندہ اُن کے سپُرد کِیا۔ [42] یہ بات سارے یافا میں مشہور ہو گئی اور بہُتیرے خداوند پر اِیمان لے آئے۔ [43] اور یوں ہُؤا کہ وہ بہُت دِن یافا میں شمعُون نامی دبّاغ کے ہاں رہا۔

باب 10

کُرنیلِیُس وفد بھیجتا ہے

[1] قیصریہ میں کُرنیلِیُس نامی ایک شَخص تھا۔ وہ اُس پلٹن کا
صُوبے دار تھا جو اطالوی کہلاتی ہے۔[2] وہ دِیندار تھا اور اپنے
سارے گھرانے سمیت خُدا سے ڈرتا تھا اور یہُودِیوں کو بہُت
خَیرات دیتا اور ہر وقت خُدا سے دُعا کرتا تھا۔ [3] اُس نے تِیسرے
پہر کے قرِیب رویا میں صاف صاف دیکھا کہ خُدا کا فرِشتہ میرے
پاس آ کر کہتا ہے "کُرنیلِیُس۔"
[4] اُس نے اُس کو غَور سے دیکھا اور ڈر کر کہا "خُداوند کیا ہے؟"
اُس نے اُس سے کہا "تیری دُعائیں اور تیری خَیرات یادگاری
کے لِئے خُدا کے حضُور پُہنچِیں۔ [5] اب یافا میں آدمی بھیج کر
شمعُون کو جو پطرس کہلاتا ہے بُلوا لے۔ [6] وہ شمعُون دباغ کے ہاں
مہمان ہے جِس کا گھر سُمندر کے کِنارے ہے۔" [7] اور جب وہ
فرِشتہ چلا گیا جِس نے اُس سے باتیں کی تھِیں تو اُس نے دو نَوکروں
کو اُن میں سے جو اُس کے پاس حاضِر رہا کرتے تھے ایک دِیندار
سِپاہی کو بُلایا۔ [8] اور سب باتیں اُن سے بیان کر کے اُنہیں یافا میں
بھیجا۔

پطرس کا رویا

[9] دُوسرے دِن جب وہ راہ میں تھے اور شہر کے نزدِیک پُہنچے
تو پطرس دوپہر کے قرِیب کوٹھے پر دُعا کرنے کو چڑھا۔ [10] اور
اُسے بُھوک لگی اور کُچھ کھانا چاہتا تھا لیکِن جب لوگ تیّار کر رہے
تھے تو اُس پر بیخُودی چھا گئی۔ [11] اور اُس نے دیکھا کہ آسمان کُھل

آپ کے سفر کے لیے

10:1–11:30

صورتِ حال

جنابِ پطرس نے یہودی ایمانداروں کو وضاحت کی کہ کرنیلُس کے ساتھ کیا ہوا تھا۔ کیونکہ یہودی مومنین اس کی وضاحت چاہتے تھے کیونکہ وہ غلطی پر تھے اور سمجھتے تھے کہ نجات صرف یہودیوں کے لئے ہی ہے۔

مشاہدہ

جنابِ پطرس نے یہودی مسیحیوں کو قائل کیا کہ دیگر اقوام میں بھی انجیل کی منادی کتنی لازم ہے، اور پھر بعد میں دیگر اقوام سے خاص طور پر انطاکیہ سے لوگ مومنین کی جماعت میں شامل ہوگئے۔

فیضیابی

باپ آہ بھرتا کیوں کہ اُس نے ایک خواب دیکھا ہے، "اور میری اَور بھی بھیڑیں ہیں جو اِس بھیڑ خانے کی نہیں۔ مُجھے اُن کو بھی لانا ضرُور ہے اور وہ میری آواز سُنیں گی۔ پھر ایک ہی گلّہ اور ایک ہی چَرواہا ہو گا۔" (یوحنا ۱۰:۱۶)

خدا کا صرف ایک ہی گلہ ہے، اور ہم یہ بات بھول چکے ہیں۔ مذہبی تقسیم، رب العزت کو مقصود نہیں ہے۔ فرنچائزز اور فرقہ وارنہ تعصب، ذاتِ الٰہی کے منصوبے نہیں ہیں۔ اور اس گلے کا بھی ایک ہی چرواہا ہے۔ اگرچہ ہم سوچتے ہیں کہ بہت سے چرواہے ہیں، لیکن ہم بالکل غلط ہیں، یاد رکھیں صرف ایک ہی چرواہا ہے۔

کلام مقدس میں ہمیں کبھی بھی اتحاد پیدا

کرنیلیس

پہلی صدی کے اوائل میں یہودیوں اور دوسری قوموں کے درمیان ایک بڑی خلیج بن گئی۔ یہودی دوسری قوموں کو ناپاک سمجھتے تھے۔ وہ ان کے ساتھ کھانا بھی نہیں کھاتے تھے، اور یہاں تک کہ یہودی ڈاکٹر غیر یہودی مریضوں کا علاج بھی نہیں کرتے تھے۔

ان حالات میں اور اُس وقت واحد یہودی جو غیر یہودیوں اور دیگر اقوام کے ساتھ تعلق بحال کرنا چاہتے تھے وہ سیدنا یسوع المسیح تھے۔ انہوں نے آنکھیں اٹھائیں اور ایک سامری عورت پر فضل کیا (دیکھئے یوحنا ۴ باب)۔ اور انہوں (سیدنا مسیح) نے بہت سارے سوالات اٹھائے جب ایک مایوس کنعانی عورت کی بیٹی کو شفا دی (دیکھیں مرقس ۷: ۲۴۔۳۰)

تو یہ بات قابل فہم ہے جب ہم اسے اعمال کی کتاب میں دیکھتے ہیں حضرت پطرس اس موضوع پر پھٹ پڑے تھے۔ ان کی معاشرت کہہ رہی تھی "دوسری قوموں سے دور رہو" سیدنا مسیح فرما رہے تھے "دوسری قوموں کے قریب آؤ۔ جنابِ پطرس کے نقطہ نظر کو تبدیل کرنے کے لیے ایک رویا اور کرنیلیس کے ساتھ ملاقات کی اشد ضرورت تھی (دیکھیں اعمال ۱۰)۔

کرنیلیس کون تھا ابراہیم کی اولاد؟ جو تورات کا علم رکھتا تھا نہیں بالکل بھی نہیں۔ کرنیلیس ایک رومی فوجی افسر تھا۔ ایک غیر قوم جو یہودیوں کے حلال کھانے نہیں کھاتا تھا اور سبت کے دن اپنی کار بھی دھوتا تھا۔

اور پھر بھی کلام خدا فرماتا ہے کہ وہ "ایک پرہیز گار آدمی اور تمام گھر والوں کے ساتھ خدا سے ڈرنے والا تھا جو لوگوں کو دل کھول کر خیرات دیتا تھا اور ہمیشہ خدا سے دعا کرتا تھا۔" (دیکھیں اعمال ۱۰:۲)

سب کچھ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیں کہ وہ ایک فرشتے کو کرنیلیس کے پاس بھیجے تاکہ وہ جنابِ پطرس سے رابطہ قائم کرے۔ رب تعالیٰ پر چھوڑ دیں کہ حضرت پطرس کو باؤلا سا اور عجیب و غریب خواب دکھائے ایک چادر جو حرام جانوروں اور کیڑے مکوڑوں سے بھری ہوئی ہو، اور آسمان سے نیچے آ رہی ہو اس آواز کے ساتھ "اٹھ، پطرس، ذبح کر اور کھا" (اعمال ۱۰:۱۳)۔

جب کرنیلیس کے تین نوکروں نے اس کا دروازہ کھٹکھٹایا اور خدا نے جنابِ پطرس سے یہ فرمایا "پس اُٹھ کر نیچے جا اور بے کھٹکے اُن کے ساتھ ہو لے کیونکہ مَیں نے ہی اُن کو بھیجا ہے۔" (۱۰:۲۰)، اب حضرت پطرس جانتے ہیں کہ انہیں کیا کرنا ہے۔

اگلی صبح وہ لوگ کرنیلیس کے گھر کے لیے روانہ ہوئے۔ وہاں پہنچ کر، جناب پطرس نے کرنیلیس سے فرمایا تم تو جانتے ہو کہ "یہُودی کا دوسری قَوم والے سے صُحبت رکھنا یا اُس کے ہاں جانا ناجائِز ہے مگر خُدا نے مُجھ پر ظاہِر کِیا کہ مَیں کِسی آدمی کو نجِس یا ناپاک نہ کہُوں۔" (۱۰:۲۸)

اس کے بعد کیا ہوا کرنیلیس اور اس کا

خاندان سیدنا مسیح پر ایمان لائے اور بپتسمہ پایا۔ اور پھر ہو سکتا ہے وہاں ممکنہ طور پر دوسری قوم کے ایک خاندان اور ایک یہودی مہمان نے مل کر ناپاک جانور کے گوشت کے سینڈوچ بھی کھائے ہوں۔

اب ہمیں کیا کرنا ہے؟ وہی سچائی جو اوپر بیان ہے۔ ہمیں بھی کسی عام آدمی کو بھی ناپاک نہیں کہنا چاہئے اور ان پر اپنی مرضی کے لیبل لگانا چھاپ لگانا یا ان کو مختلف زمروں میں ڈالنا نہیں چاہیے اور مختلف سوچ رکھنے والے لوگوں سے رفاقت سے انکار نہیں کرنا چاہیے۔ اور اس سوچ میں نہیں رہنا چاہیے کہ ہم دوسروں سے بہتر ہیں- ایسی چیزیں عام اور آسان ہو سکتی ہیں، لیکن وہ سیدنا مسیح جیسی تو ہرگز نہیں ہیں۔

آج جب آپکا ان لوگوں سے سامنا ہو جو آپ سے بے حد مختلف ہیں تو انہیں نظرانداز کرنے کے بجائے ان میں مشغول ہوں۔ ان پر نفرت کی چھاپ لگانے کی بجائے محبت کا راگ پیش کریں۔ دوسروں کے ساتھ ویسا ہی سلوک کریں جیسا کہ سیدنا یسوع المسیح نے آپ کے ساتھ کیا تھا۔

کرنے کا نہیں کہا گیا ہے۔ ہمیں صرف اسے قائم رکھنے کی تلقین کی جاتی ہے کیوں کہ اتحاد تو پہلے ہی موجود ہے۔ حضرت پولس ہمیں اسے برقرار رکھنے کا ہی کہتے ہیں۔ " روح کی یگانگت صلح کے بند سے بندھی رہے۔" دیکھیں افسیوں ۴:۳۔ ہمارا کام اتحاد و اتفاق کو ایجاد کرنا نہیں ہے، بس اسے تسلیم کرنا ہی ہے۔

میری دو بہنیں اور ایک بھائی ہے۔ ہم بہن بھائی ہیں کیونکہ ہم ایک ہی خاندان سے آئے ہیں۔ ہم ایک ہی والدین کی اولاد ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ شاید ہی کبھی ایسا کوئی وقت آئے کہ میری بہنیں مجھے بھائی کہہ کر نہ پکاریں کیوں؟ کیوں کہ ان کے پاس کوئی انتخاب ہی نہیں ہے۔

گیا اور ایک چیز بڑی چادر کی مانند چاروں کونوں سے لٹکتی ہُوئی
زمین کی طرف اُتر رہی ہے۔ 12 جِس میں زمین کے سب قِسم
کے چَوپائے اور کیڑے مکوڑے اور ہوا کے پرِندے ہیں۔ 13 اور
اُسے ایک آواز آئی کہ "اَے پطرس اُٹھ! ذبح کر اور کھا۔"
14 مگر پطرس نے کہا" اَے خُداوند! ہرگز نہیں کیُونکہ مَیں نے
کبھی کوئی حرام یا ناپاک چیز نہیں کھائی۔"

15 پھر دُوسری بار اُسے آواز آئی کہ "جِن کو خُدا نے پاک
ٹھہرایا ہے تُو اُنہیں حرام نہ کہہ۔" 16 تین بار اَیسا ہی ہُوا اور فِی
الفَور وہ چیز آسمان پر اُٹھالی گئی۔

قیصریہ کو روانگی

17 جب پطرس اپنے دِل میں حیران ہو رہا تھا کہ یہ رویا جو
مَیں نے دیکھا کیا ہے تو دیکھو وہ آدمی جِنہیں کُرنیلیُس نے بھیجا تھا
شمعُون کا گھر دریافت کر کے دروازے پر آ کھڑے ہُوئے۔
18 اور پُکار کر پُوچھنے لگے کہ شمعُون جو پطرس کہلاتا ہے یہیں
مِہمان ہے؟
19 جب پطرس اُس رویا کو سوچ رہا تھا تو رُوح نے اُس سے کہا
کہ "تین آدمی تجھے پُوچھ رہے ہیں۔ 20 پَس اُٹھ کر نیچے جا اور بے
کھٹکے اُن کے ساتھ ہو لے کیُونکہ مَیں نے ہی اُن کو بھیجا ہے۔"
21 پطرس نے اُتر کر اُن آدمیوں سے کہا" دیکھو جِس کو تُم پُوچھتے ہو
وہ مَیں ہی ہُوں۔ تُم کِس سبب سے آئے ہو۔"
22 اُنہوں نے کہا کُرنیلیُس صُوبے دار جو راستباز اور خُدا
ترس آدمی اور یہُودِیوں کی ساری قَوم میں نیک نام ہے اُس نے
پاک فِرشتے سے ہدایت پائی کہ تُجھے اپنے گھر بُلا کر تُجھ سے کلام
سُنے۔
23 پَس اُس نے اُنہیں اَندر بُلا کر اُن کی مہمان نوازی کی۔ اور
دُوسرے دِن وہ اُٹھ کر اُن کے ساتھ روانہ ہُوا اور یافا میں سے
بعض بھائی اُس کے ساتھ ہو لِئے۔

پطرس کی کُرنیلیُس سے ملاقات

24 وہ دُوسرے روز قَیصریہ میں داخِل ہُوئے اور کُرنیلیُس
اپنے رِشتے داروں اور دِلی دوستوں کو جمع کر کے اُن کی راہ دیکھ رہا
تھا۔ 25 جب پطرس اَندر آنے لگا تو اَیسا ہُوا کہ کُرنیلیُس نے اُس کا

اور پھر ہم بھی ایسا نہیں کرتے۔ جب میں کسی کو دیکھتا ہوں جو رب الٰہی کو "باپ" کہہ کر پکارے اور سیدنا مسیح کو "نجات دہندہ" تو پھر میں اپنے بھائی یا بہن سے ملتا ہوں۔۔۔اس کی پرواکئے بغیر کہ اس کے چرچ کا نام کیا ہے یا پھر اس کا فرقہ کون سا ہے۔

بحر حال چرچز یا کلیسیاؤں کے نام جو ہم جپتے رہتے ہیں وہ تو آسمان پر موجود ہی نہیں ہیں۔ کتابِ حیات میں آپ کے نام کے سامنے چرچ یا فرقے کا نام تو نہیں لکھا ہو گا۔ کیوں؟ کیوں کہ فرقہ تو آپ کو نہیں بچائے گا۔ اور میں حیران ہوتا ہوں کہ اگر آسمان پر کوئی فرقے نہیں ہیں تو یہ زمین پر کیوں ہیں؟

کیا ہو گا (میں جانتا ہوں کہ یہ پاگل پن ہے) کیا ہو گا اگر سب فرقے متفق ہو جائیں کہ سب فرقے اپنے نام بدل کر صرف چرچ یا کلیسیا ہی رکھ لیں۔ اگر وہ اپنے فرقے کا نام ہٹا کر صرف یہ ہی لکھیں کہ وہ مسیحی ہیں۔ اور تب لوگ چنیں کہ کون سے چرچ میں جانا ہے تو پھر وہ بیرونی ناموں یا سائن کو دیکھ کر نہیں چنیں گے۔ وہ چرچ کے لوگوں کے دلوں کو دیکھ کر چنیں گے۔ پھر جب لوگ ان سے پوچھیں گے کہ کون سے چرچ جاتے ہیں تو ان کا جواب چرچ کا نام نہیں ہو گا بلکہ صرف اس کا مقام ہی ہو گا۔

تب ہم مسیحی اس سے نہیں جانے جائیں گے کہ کیا چیز ہمیں تقسیم کرتی ہے بلکہ اس سے جانے جائیں گے کہ کیا ہمیں متفق کرتا ہے۔

۔۔۔ہمارا سب کا باپ

پاگل پن ہے؟ شاید

لیکن مجھے معلوم ہے کہ خدا تعالیٰ کو یہ پسند ہے۔ اسی سے ہمیں شروعات کرنی ہیں۔

اِستقبال کِیا اور اُس کے قدموں میں گِر کر سِجدہ کِیا۔ 26 لیکِن پطرس نے اُسے اُٹھا کر کہا کہ ”کھڑا ہو۔ مَیں بھی تو اِنسان ہی ہُوں۔“

27 اور اُس سے باتیں کرتا ہُؤا اَندر گیا اور بہُت سے لوگوں کو اِکٹھا پا کر۔ 28 اُن سے کہا کہ ”تُم جانتے ہو کہ یہُودی کو غَیر قَوم والے سے صُحبت رکھنا یا اُس کے ہاں جانا ناجائِز ہے مگر خُدا نے مُجھ پر ظاہِر کِیا کہ مَیں کِسی آدمِی کو نجس یا ناپاک نہ کہُوں۔ 29 اِسی لِئے جب مَیں بُلایا گیا تو بلا حجت چلا آیا۔ پَس اَب مَیں پُوچھتا ہُوں کہ مُجھے کِس بات کے لِئے بُلایا ہے؟“

30 کُرنیلِیُس نے کہا اِس وقت پُورے چار روز ہُوئے کہ مَیں اپنے گھر میں تیسرے پہر کی دُعا کر رہا تھا اور کیا دیکھتا ہُوں کہ ایک شخص چمکدار پوشاک پہنے ہُوئے میرے سامنے کھڑا ہُؤا۔ 31 اور کہا کہ ”اَے کُرنیلِیُس تیری دُعا سُن گئی اور تیری خَیرات کی خُدا کے حضُور یاد ہُوئی۔ 32 پَس کِسی کو یافا میں بھیج کر شمعُون کو جو پطرس کہلاتا ہے اپنے پاس بُلا۔ وہ سَمَندر کے کِنارے شمعُون دبّاغ کے گھر میں مِہمان ہے۔“ 33 پَس اُسی دم مَیں نے تیرے پاس آدمِی بھیجے اور تُو نے خُوب کِیا جو آ گیا۔ اَب ہم سب خُدا کے حضُور حاضِر ہیں تاکہ جو کُچھ خُداوند نے تُجھ سے فرمایا ہے اُسے سُنیں۔

پطرس کا وعظ

34 پطرس نے زبان کھول کر کہا۔ ”اَب مُجھے پُورا یقِین ہو گیا کہ خُدا کِسی کا طرفدار نہیں۔ 35 بلکہ ہر قَوم میں جو اُس سے ڈرتا اور راستبازی کرتا ہے وہ اُس کو پسند آتا ہے۔ 36 جو کلام اُس نے بنی اِسرائیل کے پاس بھیجا جبکہ یِسُوع مسِیح کی معرفت (جو سب کا

اطلاق

ہمیں سیدنا مسیح کا بدن تعمیر کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس کام میں جو حصہ آپ ڈال سکتے ہیں اس کی فہرست بنا لیں۔ اگر آپ کے پاس بہت سے طریقے ہیں جس سے آپ اُس بدن کو چیر پھاڑ رہے ہیں اُن کی بھی فہرست بنا لیں۔ بے حد ایمانداری سے کام لیں۔ اپنے خاندان یا پھر اچھے دوست کو اپنے ساتھ وفادار اور ایماندار رہنے کی درخواست کریں۔

خُداوند ہے) سلامتی کی بشارت دی۔ [37] اُس بات کو تُم جانتے ہو جو
یُوحنّا کے بپتِسمے کی منادی کے بعد گلیل سے شُرُوع ہو کر تمام
یہُودیہ میں مشہور ہو گئی۔ [38] کہ خُدا نے یِسُوع ناصری کو رُوحُ
القدّس اور قُدرت سے کِس طرح مسح کِیا۔ وہ نیکی کرتا اور اُن
سب کو جو اِبلیس کے ہاتھ سے ظُلم اُٹھاتے تھے شِفا دیتا پِھرا کیُونکہ
خُدا اُس کے ساتھ تھا۔ [39] اور ہم اُن سب کاموں کے گواہ ہیں جو
اُس نے یہُودِیوں کے مُلک اور یروشلیم میں کِئے اور اُنہوں نے اُس
کو صلِیب پر لٹکا کر مار ڈالا۔ [40] اُس کو خُدا نے تِیسرے دِن زندہ کیا
اور ظاہِر بھی کر دِیا۔ [41] نہ کہ ساری اُمّت پر بلکہ اُن گواہوں پر جو
آگے سے خُدا کے چُنے ہُوئے تھے یعنی ہم پر جِنہوں نے اُس کے
مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے بعد اُس کے ساتھ کھایا پِیا۔ [42] اور
اُس نے ہمیں حکم دِیا کہ اُمّت میں منادی کرو اور گواہی دو کہ یہ
وُہی ہے جو خُدا کی طرف سے زِندوں اور مُردوں کا مُنصِف مُقرّر کیا
گیا۔ [43] اِس شخص کی سب نبی گواہی دیتے ہیں کہ جو کوئی اُس پر
اِیمان لائے گا اُس کے نام سے گُناہوں کی مُعافی حاصِل کرے
گا۔"

دوسری قوموں پر بھی روح القدس کا نزول

[44] پطرس یہ بات کہہ ہی رہا تھا کہ رُوحُ القدّس اُن سب پر
نازِل ہوُا جو کلام سُن رہے تھے۔ [45] اور پطرس کے ساتھ جتنے
مختون اِیمان دار آئے تھے وہ سب حَیران ہُوئے کہ غَیر قَوموں پر
بھی رُوحُ القدّس کی بخشِش جاری ہُوئی۔ [46] کیُونکہ اُنہیں طرح
طرح کی زبانیں بولتے اور خُدا کی تمجِید کرتے سُنا۔ پطرس نے

جواب دِیا۔
[47] "کیا کوئی اُنہیں پانی سے روک سکتا ہے کہ یہ بپتِسمہ نہ پائیں
جِنہوں نے ہماری طرح رُوح اُلقدُس پایا؟" [48] اور اُس نے حکم دِیا
کہ اُنہیں یِسُوع مسیح کے نام سے بپتِسمہ دِیا جائے۔ اِس پر اُنہوں
نے اُس سے دَرخواست کی کہ چند روز ہمارے پاس رہ۔

باب 11

پطرس کا خطاب

[1] اور رَسُولوں اور بھائیوں نے جو یہُودیہ میں تھے سُنا کہ غَیر
قَوموں نے بھی خُدا کا کلام قبُول کِیا۔ [2] جب پطرس یروشلیم میں
آیا تو مختون اُس سے بحث کرنے لگے۔ [3] کہ تُو نامختونوں کے پاس
گیا اور اُن کے ساتھ کھانا کھایا۔
[4] پطرس نے شرُوع سے وہ امر ترتیب وار اُن سے بیان کِیا
کہ۔ [5] "مَیں یافا شہر میں دُعا کر رہا تھا اور بیخُودی کی حالت میں ایک
رویا دیکھا کہ کوئی چیز بڑی چادر کی طرح چاروں کونوں سے لٹکتی
ہُوئی آسمان سے اُتر کر مُجھ تک آئی۔ [6] اُس پر جب مَیں نے غَور
سے نظر کی تو زمین کے چَوپائے اور جنگلی جانور کیڑے مکَوڑے اور
ہوا کے پرِندے دیکھے۔ [7] اور یہ آواز بھی سُنی کہ اَے پطرس
اُٹھ! ذبح کر اور کھا۔ [8] لیکِن مَیں نے کہا اَے خُداوند ہرگز نہیں
کیُونکہ کبھی کوئی حرام یا ناپاک چیز میرے مُنہ میں نہیں گئی۔
[9] اِس کے جواب میں دُوسری بار آسمان سے آواز آئی کہ جِن کو
خُدا نے پاک ٹھہرایا ہے تُو اُنہیں حرام نہ کہہ۔ [10] تِین بار اَیسا ہی
ہوُا۔ پھر وہ سب چیزیں آسمان کی طرف کھینچ لی گئیں۔ [11] اور

دیکھو! اُسی دم تین آدمی جو قیصریہ سے میرے پاس بھیجے گئے تھے
اُس گھر کے پاس آ کھڑے ہُوئے جِس میں ہم تھے۔ [12] رُوح نے
مُجھ سے کہا کہ تُو بِلا اِمتیاز اُن کے ساتھ چلا جا اور یہ چھ بھائی بھی
میرے ساتھ ہو لِئے اور ہم اُس شخص کے گھر میں داخِل ہُوئے۔
[13] اُس نے ہم سے بیان کِیا کہ مَیں نے فرِشتے کو اپنے گھر میں
کھڑے ہُوئے دیکھا۔ جِس نے مُجھ سے کہا کہ یافا میں آدمی بھیج کر
شمعُون کو بُلوا لے جو پطرس کہلاتا ہے۔ [14] وہ تُجھ سے اَیسی باتیں
کہے گا جِن سے تُو اور تیرا سارا گھرانا نجات پائے گا۔
[15] جب مَیں کلام کرنے لگا تو رُوح القدُس اُن پر اِس طرح نازِل
ہُوا جِس طرح شرُوع میں ہم پر نازِل ہُوا تھا۔ [16] اور مُجھے خُداوند
کی وہ بات یاد آئی جو اُس نے کہی تھی کہ یُوحنّا نے تو پانی سے بپتِسمہ
دِیا مگر تُم رُوح اُلقدُس سے بپتِسمہ پاؤ گے۔ [17] پَس جب خُدا نے اُن
کو بھی وُہی نعمت دی جو ہم کو خُداوند یِسُوع مسیح پر اِیمان لا کر مِلی
تھی تو مَیں کَون تھا کہ خُدا کو روک سکتا؟" [18] وہ یہ سُن کر چُپ
رہے اور خُدا کی تمجید کر کے کہنے لگے کہ پھِر تو بیشک خُدا نے غَیر
قَوموں کو بھی زِندگی کے لِئے توبہ کی تَوفِیق دی ہے۔

برنباس اور ساؤل انطاکیہ میں

[19] پَس جو لوگ اُس مُصیبت سے پراگندہ ہو گئے تھے جو
سِتفنس کے باعِث پڑی تھی وہ پھِرتے پھِرتے فِینیکے اور کُپرُس اور
انطاکیہ میں پہُنچے مگر یہُودِیوں کے سِوا اَور کِسی کو کلام نہ سُناتے تھے۔
[20] لیکِن اُن میں سے چند کُپرُسی اور کرُینی تھے جو انطاکیہ میں آ کر
یُونانِیوں کو بھی خُداوند یِسُوع کی خُوشخبری کی باتیں سُنانے لگے۔
[21] اور خُداوند کا ہاتھ اُن پر تھا اور بہُت سے لوگ اِیمان لا کر خُداوند

کی طرف رُجوع ہُوئے۔
22 اُن لوگوں کی خَبر یروشلِیم کی کلِیسِیا کے کانوں تک پہُنچی
اور اُنہوں نے برنباس کو انطاکیہ تک بھیجا۔ 23 وہ پہُنچ کر اور خُدا کا
فضل دیکھ کر خُوش ہُوا اور اُن سب کو نصِیحت کی کہ دِلی اِرادہ سے
خُداوند سے لِپٹے رہو۔
24 کیُونکہ وہ نیک مرد اور رُوح اُلقدُس اور اِیمان سے معمُور
تھا اور بہُت سے لوگ خُداوند کی کلِیسِیا میں آ مِلے۔
25 پِھر وہ ساؤل کی تلاش میں ترسُس کو چلا گیا۔ 26 اور
جب وہ مِلا تو اُسے انطاکیہ میں لایا اَیسا ہُوا کہ وہ سال بھر تک کلِیسِیا
کی جماعت میں شامِل ہوتے اور بہُت سے لوگوں کو تعلِیم دیتے
رہے اور شاگرد پہلے انطاکیہ ہی میں مسیحی کہلائے۔

یہودیہ کو مدد بھیجنا

27 اُنہی دِنوں میں چند نبی یروشلِیم سے انطاکیہ میں آئے۔
28 اُن میں سے ایک نے جِس کا نام اَگبُس تھا کھڑے ہو کر رُوح کی
ہدایت سے ظاہِر کِیا کہ تمام دُنیا میں بڑا کال پڑیگا اور یہ کلَوُدِیُس کے
عہد میں واقع ہُوا۔
29 پَس شاگردوں نے تجویز کی کہ اپنے اپنے مقدُور کے
مُوافِق یہُودیہ میں رہنے والے بھائیوں کی خِدمت کے لِئے کُچھ
بھیجیں۔ 30 چُنانچہ اُنہوں نے اَیسا ہی کِیا اور برنباس اور ساؤل کے
ہاتھ بزُرگوں کے پاس بھیجا۔

باب 12

ہیرودِیس کا ظُلم

1 قریباً اُسی وقت ہیرودِیس بادشاہ نے ستانے کے لِئے کلِیسیا
میں بعض پر ہاتھ ڈالا۔ 2 اور یُوحنّا کے بھائی یَعقُوب کو تلوار سے
قتل کِیا۔ 3 جب دیکھا کہ یہ بات یہُودِیوں کو پسند آئی تو پطرس کو
بھی گِرفتار کر لِیا اور یہ عِیدِ فطِیر کے دِن تھے۔ 4 اور اُس کو پکڑ کر
قَید کِیا اور نگہبانی کے لِئے چار چار سِپاہیوں کے چار پہروں میں رکھّا
اِس اِرادے سے کہ فسح کے بعد اُس کو لوگوں کے سامنے پیش
کرے۔

پطرس قید خانے سے رہائی پاتا ہے

5 پَس قَید خانے میں تو پطرس کی نگہبانی ہو رہی تھی مگر کلِیسیا
اُس کے لِئے دل و جان خُدا سے دُعا کر رہی تھی۔ 6 اور جب
ہیرودِیس اُسے پیش کرنے کو تھا تو اُسی رات پطرس دو زنجیروں
سے بندھا ہُؤا دو سِپاہیوں کے درمیان سوتا تھا اور پہرے والے
دروازے پر قَید خانے کی نگہبانی کر رہے تھے۔ 7 کہ دیکھو خُداوند
کا ایک فرِشتہ آ کھڑا ہُؤا اور اُس کوٹھڑی میں نُور چمک گیا اور اُس
نے پطرس کی پسلی پر ہاتھ مار کر اُسے جگایا اور کہا کہ ”جلد اُٹھ!“ اور
زنجیریں اُس کے ہاتھوں میں سے کُھل پڑیں۔ 8 پھِر فرِشتے نے
اُس سے کہا ”کمر باندھ اور اپنی جوتی پہن لے۔ اُس نے کہا اپنا چوغہ
پہن کر میرے پِیچھے ہو لے۔“ 9 وہ نِکل کر اُس کے پِیچھے ہو لِیا اور
یہ نہ جانا کہ جو کُچھ فرِشتے کی طرف سے ہو رہا ہے وہ واقعی ہے۔ بلکہ
یہ سمجھا کہ رویا دیکھ رہا ہُوں۔ 10 پَس وہ پہلے اور دُوسرے حلقے

آپ کے سفر کے لیے

12:1-25

صورتِ حال

رومیوں نے ہیرودیس اگرپا اوّل کو جو ہیرودیس اعظم کا پوتا تھا کو حکمران مقرر کیا جو اس وقت زیادہ تر فلسطین کے خطے کا حکمران تھا۔ اس نے مسیحیوں پر بڑا ظلم برپا کیا اور حضرت یعقوب رسول کو شہید کروایا اور پھر مقدس پطرس رسول کے قتل کے درپے تھا۔

مشاہدہ

رب العزت مومنین کو بچا سکتا ہے جیسے کہ اس نے مقدس پطرس رسول کو بہت ہی مشکل صورت حال سے بچایا۔

فیصیابی

خدا کے سندان پر شاید آپ وہاں تھے۔

پگھلے ہوئے، بے شکل اور نا مکمل

میں جانتا ہوں۔ کہ میں تو اس سندان پر تھا۔

یہ بہت کھردرا تھا۔ یہ روحانی گراوٹ اور قحط ہے۔ آگ بجھ جاتی ہے۔ اگرچہ آگ کچھ لمحوں کے لئے جلتی ہے، یہ جلد ہی بجھ جاتی ہے۔ ہم نیچے کی جانب آ جاتے ہیں ۔ اور سوالات کی دھندلی سی وادی اور بے ہمتی کی پھسلن بھری ڈھلان پر آ جاتے ہیں۔

جذبہ؟ دروازے سے باہر نکل جاتا ہے

جوش وولولہ؟ کیا مذاق کر رہے ہیں

سندان کا وقت

فخر، غرور، تکبر

مجھے امید نہیں کہ آپ سندان پر تھے۔ (جب

میں سے نِکل کر اُس لوہے کے پھاٹک پر پُہنچے جو شہر کی طرف ہے۔
وہ آپ ہی اُن کے لِئے کھُل گیا۔ پَس وہ نِکل کر کُوچے کے اُس
سِرے تک گئے اور فوراً فِرشتہ اُس کے پاس سے چلا گیا۔
11 اور پطرس نے ہوش میں آ کر کہا کہ "اَب مَیں نے سَچ
جان لِیا کہ خُداوند نے اپنا فِرشتہ بھیج کر مُجھے ہیرودِیس کے ہاتھ
سے چُھڑا لِیا اور یہُودی قَوم کی ساری اُمِید توڑ دی۔" 12 اور اِس پر
غور کر کے اُس یُوحنّا کی ماں مریم کے گھر آیا جو مرقس کہلاتا ہے۔
وہاں بہُت سے آدمی جمع ہو کر دُعا کر رہے تھے۔ 13 جب اُس نے
پھاٹک کی کھِڑکی کھٹکھٹائی تو رُدی نام ایک لَونڈی آواز سُننے آئی۔
14 اور پطرس کی آواز پہچان کر خُوشی کے مارے پھاٹک نہ کھولا بلکہ
دَوڑ کر اَندر خَبر کی کہ پطرس پھاٹک پر کھڑا ہے۔ 15 اُنہوں نے
اُس سے کہا تُو دِیوانی ہے لیکن وہ یقِین سے کہتی رہی کہ یُوں ہی ہے۔
اُنہوں نے کہا کہ اُس کا فِرشتہ ہو گا۔
16 مگر پطرس کھٹکھٹاتا رہا۔ پَس اُنہوں نے کھڑکی کھولی اور
اُس کو دیکھ کر حیَران ہو گئے۔ 17 اُس نے اُنہیں ہاتھ سے اِشارہ کِیا
کہ چُپ رہیں اور اُن سے بیان کِیا کہ "خُداوند نے مُجھے اِس طرح
قَید خانے سے نِکالا۔" پِھر کہا کہ "یَعقُوب اور بھائیوں کو اِس بات
کی خَبر کر دینا" اور روانہ ہو کر دُوسری جگہ چلا گیا۔
18 جب صُبح ہُوئی تو سِپاہی بہُت گھبرائے کہ پطرس کا کیا ہُؤا۔
19 جب ہیرودِیس نے اُس کی تلاش کی اور نہ پایا تو پہرے والوں
کی تحقِیقات کر کے اُن کے قتل کا حُکم دِیا اور یہُودیہ کو چھوڑ کر
قیصریہ میں جا رہا۔

تک آپ کو ضرورت نہ ہو، اگر ہو تو آپ لازمی ہوں گے)۔ سنداں کے وقت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اس کا تو تجربہ کیا جاتا ہے۔ اس سے فرار کا مطلب رب سے فرار ہے۔

رب العزت ہماری زندگی کو شروع سے لیکر آخر تک جانتا ہے۔ ہو سکتا ہے وہ ہمیں تیس سال کی عمر میں ایک آندھی سے گزارے تا کہ ہم ساٹھ سال کی عمر میں طوفان کا سامنا کر سکیں۔ کوئی بھی ہتھیار تب ہی کام کا ہو گا جب وہ اپنی درست شکل میں ہو گا۔ کُند کلہاڑی اور مڑے ہوئے پیچ کس کو آپ کی توجہ کی ضرورت ہے اور ہم اسے توجہ دیتے بھی ہیں۔ ایک اچھا لوہار اپنے اوزار ہمیشہ تیز اور درست رکھتا ہے۔ پھر رب تعالیٰ بھی ایسا ہی کرتا ہے۔

اگر خدا آپ کو اپنے سنداں پر رکھتا ہے تو اس کے شکر گزار ہوں۔ اس کا مطلب ہے وہ سوچتا ہے کہ آپ کو ابھی بھی درست شکل لینے کی ضرورت ہے۔

اطلاق

آپ کے ایمان کی وجہ سے ہو سکتا ہے آپ کے رشتے دار آپ سے خفا ہو جائیں یا آپ کے دوست ناطہ توڑ ڈالیں۔ یاد رکھو آپ سیدنا یسوع کی پیروی کر رہے ہیں۔ اس خوشی کے لئے دعا کریں جو مشکلات پر غلبہ پانے سے ہوتی ہے اور وہ خوشی خدا آپ کو عطا کرتا ہے۔

توجہ کریں: دعا کریں

ہیرودیس بادشاہ ہٹلر کی مانند مقبولیت کے جنون میں مبتلا تھا۔ اُس نے مقدس یعقوب رسول کو شہید کیا تاکہ عوام میں مقبول ہو سکے۔ لہٰذا اس نے حضرت پطرس رسول کو بھی جیل میں ڈال دیا تاکہ سیدنا یسوع المسیح کی موت کی برسی کے موقع پر ان کا سر قلم کیا جائے۔(کیا آپ بھی اس زخم پر تھوڑا نمک چھڑکنا چاہیں گے)۔

اس نے مقدس پطرس رسول کو ۱۶ ایس ایس جی کمانڈوز کے پہروں میں رکھا کہ اس پر کڑی نگرانی رکھیں اور وہ نہایت ہی چوکس جوان تھے ظاہر ہے کہ اگر وہ بھاگنے میں کامیاب ہو بھی جاتے تو موت یقینی تھی۔ (کوالٹی کنٹرول، ہیرودیس کے سٹائل میں)۔ انہوں نے مقدس پطرس رسول کو زنجیروں میں جکڑ لیا اور جیل کے تین دروازوں کے پیچھے قید کیا۔

اب مومنین کی جماعت اس کے بارے میں کیا کر سکتی تھی؟ قید خانے میں مقدس پطرس رسول کا مسئلہ یہ تھا کہ وہ عاجزی و انکساری میں بے حد بلند تھے اور اس میں انہوں نے سب قیدیوں کو مات دے دی تھی۔ اُن کے پاس کوئی وسائل نہیں تھے کوئی سہارا نہیں تھا کوئی سیاسی تعلقات نہیں تھے کہ وہ مقدس پطرس کو قید سے چھڑوا سکیں۔ ان کے پاس خوف سے بھرے سوالات کے سوا کچھ بھی نہیں تھا۔ اگلی باری کس کی ہے؟ پہلے جنابِ یعقوب شہید اور اب جناب پطرس۔ کیا ہیرودیس مومنین کی جماعت کی قیادت ختم کرنے جارہا ہے؟

مومنین کی جماعت آج بھی جاتی جولیت جیسے مسائل کا سامنا کر رہی ہے۔ دنیا میں بھوک رہبروں کے سکینڈلز، بدبودار اور نکمے مسیحی، کرپٹ افسران، تنگ نظر اور سخت گیر آمر آج بھی جاتی جولیت کی مانند کھڑے ہیں۔ مقدس پطرس رسول کی قید تو اِن مسائل کی فہرست میں سے ایک ہیں۔

تو پھر ہمارے یروشلیم کے آباو اجداد نے ہمیں ایک حکمت عملی دی ہے۔ جب مسائل ہمارے اختیار سے بڑھ جائیں تو دعا کریں ۔ ”پس قَید خانے میں تو پطرس کی نِگہبانی ہو رہی تھی مگر کلِیسیا اُس کے لِئے دل و جان کے ساتھ خُدا سے دُعا کر رہی تھی۔“(اعمال ۱۲:۵)

انہوں نے جیل کو گھیرے میں نہیں لیا نہ حکومت سے درخواست کی اور نہ ہی گرفتاری کے خلاف احتجاج کیا اور نہ ہی جنابِ پطرس رسول کے جنازے کی تیاری کی۔ انہوں نے صرف دعا کی انہوں نے اپنی واحد اُمید سے دعا کی بے شک یہی ان کی امید تھی۔ وہ اس کے لئے مسلسل دعا کرتے رہے۔

جب بنی اسرائیل عمالیقیوں کے خلاف جنگ کو گئے۔ تو حضرت موسیٰ نے جنگ کی وادی کے پاس ایک پہاڑ کا انتخاب کیا اور رب باری تعالیٰ سے دعا کی (دیکھیں خروج ۱۷ باب ۸ تا ۱۳ آیات) اور اسرائیلیوں نے جنگ میں فتح پائی۔

جب بزرگ ابراہیم کو سدوم اور عمورہ کی تباہی کے بارے میں آگاہی حاصل ہوئی تو وہ رب العزت کے سامنے دعا میں جھک گئے (پیدائش ۱۸: ۲۲) نہ کہ وہ لوگوں کو خبردار کرنے گئے۔

صلاح کاروں نے جنابِ نحمیاہ کو بتایا کہ

یروشلیم توکھنڈر بناچکا ہے۔ تو انہوں نے اس سے پہلے کہ وہ پتھر گارے سے بنیاد رکھتے دعا کی بنیاد رکھی۔ (نحمیاہ ۱:۴)

حضرت پولس رسول کے خطوط میں بھی روپے پیسے، ملکیت اور کسی اور چیز کی بجائے دعا کی ہی درخواستیں ہوتی ہیں۔

اور سیدنا یسوع المسیح اور دعا گو سیدنا یسوع

جو دعا کے لئے صبح سویرے جاگتے ہیں
(مرقس ۱:۳۵)

دعا کے لئے بھیڑ کو چھوڑ جاتے ہیں
(متی ۱۴:۲۳)

دعا کے لئے پہاڑ پر بھی جاتے ہیں۔
(لوقا ۹:۲۸)

ہمیں دعا کا طریقہ بھی سکھاتے ہیں۔
(۶:۹۔۱۳)

ہیکل کی صفائی بھی کرتے ہیں تاکہ دوسرے دعا کر سکیں۔ (متی ۲۱:۱۲۔۱۳)

باغ میں بھی دعا کرنے جاتے ہیں
(لوقا ۲۲:۳۹۔۴۶)

جنابِ یسوع المسیح نے اپنے الفاظ اور کام کو دعا میں غرق کیا۔ بہت ہی حیرت انگیز کام ہوتے ہیں جب ہم بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔

مطالعے کے لئے رہنمائی

اعمال ۱۲:۱۔۱۹ پڑھیں

- ان چیزوں کی وضاحت کریں جن کے بارے میں آپ دعا کرتے ہیں۔ کیا آپ دعا کے لئے کچھ چیزوں کو بہت چھوٹی سمجھتے ہیں؟
- کیا زیادہ تر صورت حال میں دعا ہی آپ کا "پہلا رجوع" ہوتا ہے؟ کیوں اور کیوں نہیں؟
- جب ہماری دعاؤں کا جواب ملتا ہے تو ہم کبھی کبھار اتنے حیران کیوں ہو جاتے ہیں؟
- بائبل کے لوگوں کی دعاؤں کی مثالیں آپ کو کیسے متاثر کرتی ہیں؟
- سیدنا یسوع المسیح کی زندگی دعا کے بارے میں کیا سکھاتی ہے؟
- آپ اپنی ذاتی دعائیہ زندگی کو بحال کرنے کے لیے کیا اقدامات کر سکتے ہیں؟

ہیرودِیس کی وفات

20 اور ہیرودِیس صُور اور صیدا کے لوگوں سے نِہایت
ناخُوش تھا۔پَس وہ ایک دِل ہو کر اُس کے پاس آئے اور بادشاہ کے
خواجہ سرا بلستُس کو اپنی طرف کر کے صُلح چاہی۔ اِس لِئے کہ اُن
کے مُلک کو بادشاہ کے مُلک سے رسد پُہنچی تھی۔

21 پَس ہیرودِیس ایک دِن مُقرر کرکے اور شاہانہ پوشاک پہن کر
تخت پر بَیٹھا اور اُن سے کلام کرنے لگا۔ 22 لوگ پُکار اُٹھے کہ یہ تو
ایک معبود کی آواز ہے نہ اِنسان کی۔ 23 اُسی دم خُدا کے فرِشتے نے
اُسے مارا۔ اِس لئے کہ اُس نے خُدا کی تمجِید نہ کی اور وہ کیڑے پڑ کر
مر گیا۔ 24 مگر خُدا کا کلام ترقّی کرتا اور پھَیلتا گیا۔

25 اور برنباس اور ساؤُل اپنی خِدمت پُوری کرکے اور یُوحنّا کو
جو مرقُس کہلاتا ہے ساتھ لے کر یروشلیم سے واپس آئے۔

باب 13

برنباس اور ساؤل کی تقرری

1 انطاکیہ میں اُس کلِیسیا کے مُتعلّق جو وہاں تھی کئی نبی اور
مُعلِّم تھے یعنی برنباس اور شمعُون جو کالا کہلاتا ہے اور لُوکِیُس کُرینی
اور مناہیم جو چَوتھائی مُلک کے حاکم ہیرودِیس کے ساتھ پلا تھا اور
ساؤُل۔ 2 جب وہ خُداوند کی عِبادت کر رہے اور روزے رکھ
رہے تھے تو رُوح اُلقُدس نے کہا میرے لئِے برنباس اور ساؤُل کو
اُس کام کے واسطے مخصُوص کردو جِس کے واسطے مَیں نے اُن کو
بُلایا ہے۔ 3 تب اُنہوں نے روزہ رکھ کر اور دُعا کرکے اور اُن پر
ہاتھ رکھ کر اُنہیں رُخصت کِیا۔

کُپرس میں منادی

4 پَس وہ رُوح اُلقُدس کے بھیجے ہُوئے سِلوکیہ کو گئے اور وہاں
سے جہاز پر کُپرس کو چلے۔ 5 اور سَلِمیس میں پُہنچکر یہُودِیوں
کے عِبادت خانوں میں خُدا کا کلام سُنانے لگے اور یُوحنّا اُن کا معاون

آپ کے سفر کے لیے

13:1-52

صورتِ حال

حضرت لوقا اپنی کتاب کا نقطہ ارتکاز جنابِ پولس کی خدمت کی جانب کرتے ہیں کہ کیسے انہوں نے دنیا بھر میں مومنین کی جماعت کو بڑھا دیا۔ جنابِ پولس ایک کلیدی آبادی اور کلچر سنٹر زمین رکے اور وہاں یہودیوں اور غیر یہودیوں سے گفتگو کی۔

مشاہدہ

خداتعالیٰ کی خواہش ہے کہ مومنین نئے لوگوں تک سیدنا مسیح کی اُمید کا پیغام لے کر جائیں۔ انجیل کی منادی ہمیشہ ہی نئے ایمانداروں کو کھینچ لاتی ہے، چاہے جتنی بھی مشکلات، مخالفت اور ایذارسانی کیوں نہ ہو۔

فیضیابی

ماریہ ڈٹن، میری پرتگالی کی ٹیچر تھی جب میں برازیل میں خدمت کر رہا تھا وہ ایک بہت ہی بااثر اور شاہانہ خاندان میں پلی تھی۔ لیکن

تھا۔

6 اور اُس ٹاپُو میں ہوتے ہُوئے پافُس تک پُہنچے۔ وہاں اُنہیں ایک یہُودی جادُوگر اور جھُوٹا نبی برِیسُوع نامی مِلا۔ 7 وہ سِرگِیُس پولُس صُوبے دار کے ساتھ تھا جو عقل مند آدمی تھا۔ اِس نے برنباس اور ساؤل کو بُلا کر خُدا کا کلام سُننا چاہا۔ 8 مگر اِلیماس جادُوگرنے (کہ یہی اِس کے نام کا ترجمہ ہے) اُن کی مُخالفت کی اور صُوبے دار کو اِیمان لانے سے روکنا چاہا۔ 9 اور ساؤل نے جِس کا نام پولُس بھی ہے رُوح اُلقُدس سے بھر کر اُس پر غور سے نظر کی۔

10 اور کہا کہ "اَے اِبلیس کے فرزند! تُو تمام مکاری اور شرارت سے بھراہُوا اور ہر طرح کی نیکی کا دُشمن ہے کیا خُداوند کی سِیدھی راہوں کو بِگاڑنے سے باز نہ آئے گا؟ 11 اب دیکھ تُجھ پر خُداوند کا غضب ہے اور تُو اَندھا ہو کر کُچھ مُدّت تک سُورج کو نہ دیکھیگا" اُسی دم کُہر اور اَندھیرا اُس پر چھا گیا اور وہ ڈھُونڈتا پِھرا کہ کوئی اُس کا ہاتھ پکڑ کر لے چلے۔ 12 تب صُوبے دار یہ ماجرا دیکھ کر اور خُداوند کی تعلِیم سے حیَران ہو کر اِیمان لے آیا۔

پولُس انطاکیہ پسِدیہ میں

13 پھر پولُس اور اُس کے ساتھی پافُس سے جہاز پر روانہ ہو کر پمفیلیہ کے پرگہ میں آئے اور یوحنا ان سے جدا ہو کر یروشلیم کو واپس چلا گیا۔ 14 اور وہ پرگہ سے چل کر پِسدِیہ کے انطاکیہ میں پُہنچے اور سَبت کے دِن عِبادت خانے میں جا بیٹھے۔ 15 پھِر توریت اور نبیوں کی کِتاب کے پڑھنے کے بعد عِبادت خانے کے سَرداروں نے اُنہیں کہلا بھیجا کہ اَے بھائیو! اگر لوگوں کی نصِیحت کے واسطے تُمہارے دِل میں کوئی بات ہو تو بیان کرو۔

جب اس نے سیدنا مسیح کو قبول کر لیا تو اس کے باپ نے اسے عاق کر دیا۔ اس کے باپ نے اسکی شادی میں شرکت تک نہیں کی تھی اور نہ کبھی اسے یا اس کے بچوں کو ملنے آیا۔ کئی سالوں تک اس کا اپنے باپ سے کوئی رابطہ یا تعلق نہیں تھا۔

اب ایذار سانی تو ہو رہی ہے

حضرت پطرس اس بارے میں یوں فرماتے ہیں ۔" نہ اُن کے ڈرانے سے ڈرو اور نہ گھبراؤ۔ بلکہ مسیح کو خُداوند جان کر اپنے دِلوں میں مُقدّس سمجھو اور جو کوئی تُم سے تُمہاری اُمّید کی وجہ دریافت کرے اُس کو جواب دینے کے لِئے ہر وقت مُستعِد رہو مگر حِلم اور خَوف کے ساتھ۔" (۱پطرس ۳:۱۴-۱۵)

جیسا کہ ہم سیدنا المسیح کی زندگی پر دھیان و گیان کرتے ہیں تو ہمیں اپنے لئے طاقت ہی ملتی ہے۔

کیا کل دلیر بننا چاہو گے؟ پھر آج ہی سیدنا مسیح یسوع کی جانب ہو جائیں، اس کے کلام کے ہو جائیں اس کے لوگوں کے ساتھ ہو جائیں اس کی حضوری میں ہو جائیں اور جب بھی ظلم و ستم کا سامنا کریں (اور یہ ہو گا) تو مضبوط ہو جائیں۔ ہو سکتا ہے لوگ پہچان جائیں کہ تم بھی شاگردوں کی مانند ہی ہو اور سیدنا مسیح کے ساتھ ہو۔

اطلاق

اس بارے میں کوئی غلطی نہ کریں ۔۔۔ ہم حالت جنگ میں ہیں۔ جیسے ہی ہم جنابِ مسیح کی جانب ہوتے ہیں ہمارے بہت سے دشمن اٹھ کھڑے ہوتے ہیں اگرچہ وہ شکست خوردہ ہیں لیکن انجیل کی منادی میں رکاوٹ کی

16 پَس پولُس نے کھڑے ہو کر اور ہاتھ سے اِشارہ کر کے کہا
”اَے اِسرائیلیو اور اَے خُدا ترسو! سُنو۔ 17 اِس اُمّتِ اِسرائیل
کے خُدا نے ہمارے باپ دادا کو چُن لیا اور جب یہ اُمّت مُلک مِصر
میں پردیسیوں کی طرح رہتی تھی اُس کو سربُلند کِیا اور زبردست
ہاتھ سے اُنہیں وہاں سے نِکال لایا۔ 18 اور کوئی چالیس برس تک
بِیابان میں اُن کی عادتوں کی برداشت کرتا رہا۔ 19 اور کنعان کے
مُلک میں سات قَوموں کو غارت کر کے تخمیناً ساڑھے چار سَو برس
میں اُن کا مُلک اِن کی مِیراث کر دِیا۔
20 اور اِن باتوں کے بعد سموئیل نبی کے زمانے تک اُن میں
قاضی مُقرّر کِئے۔ 21 اِس کے بعد اُنہوں نے بادشاہ کے لِئے
دَرخواست کی اور خُدا نے بنیمین کے قبیلے میں سے ایک شخص
ساؤُل قیس کے بیٹے کو چالیس برس کے لِئے اُن پر مُقرّر کِیا۔
22 پھر اُسے معزُول کر کے داؤد کو اُن کا بادشاہ بنایا جِس کی بابت
اُس نے یہ گواہی دی کہ مُجھے ایک شخص یسّی کا بَیٹا داؤد میرے دِل
کے مُوافِق مِل گیا۔ وُہی میری تمام مرضی کو پُورا کرے گا۔
23 اِسی کی نسل میں سے خُدا نے اپنے وعدے کے مُوافِق اِسرائیل
کے پاس ایک مُنجّی یعنی یِسُوع کو بھیج دِیا۔ 24 جِس کے آنے سے
پہلے یُوحنّا نے اِسرائیل کی تمام اُمّت کے سامنے تَوبہ کے بپتِسمہ کی
منادی کی۔ 25 اور جب یُوحنّا اپنا دَور پُورا کرنے کو تھا تو اُس نے کہا
کہ تُم مُجھے کیا سمجھتے ہو؟ مَیں وہ نہیں بلکہ دیکھو میرے بعد وہ شخص
آنے والا ہے جِس کے پاؤں کی جُوتیوں کا تسمہ مَیں کھولنے کے
لائِق نہیں۔
26 اَے بھائیو! ابرہام کے فرزندو اور اَے خُدا ترسو! اِس

بھرپور کوشش میں رہتے ہیں۔ خوش قسمتی سے ہم فتح مند ہوئے ہیں۔ شکر ہے کہ شدید ایذا اور ظلم نے بھی رسولوں کو نہیں روکا۔ یہ آپ کو بھی روکنے نہ پائے۔

نِجات کا کلام ہمارے پاس بھیجا گیا۔ [27] کیُونکہ یروشلیم کے رہنے
والوں اور اُن کے سَرداروں نے نہ اُسے پہچانہ اور نہ نبیوں کی
باتیں سَمجھ میں جو ہر سَبت کو سُنائی جاتی ہیں۔ اِس لِئے اُس پر فتوٰی
دے کر اُن کو پُورا کِیا۔ [28] اور اگرچہ اُس کے قتل کی کوئی وجہ نہ مِلی
تَو بھی اُنہوں نے پیلاطُس سے اُس کے قتل کی دَرخواست کی۔
[29] اور جو کُچھ اُس کے حق میں لکِھا تھا جب اُس کو تمام کر چُکے تو
اُسے صلِیب پر سے اُتار کر قَبر میں رکھّا۔ [30] لیکِن خُدا نے اُسے
مُردوں میں سے زندہ کیا۔

[31] اور وہ بہُت دِنوں تک اُن کو دِکھائی دِیا جو اُس کے ساتھ
گلِیل سے یروشلیم میں آئے تھے۔ اُمّت کے سامنے اَب وُہی اُس
کے گواہ ہیں۔ [32] اور ہم تُم کو اُس وعدے کے بارے میں جو باپ
دادا سے کِیا گیا تھا یہ خُوشخَبری دیتے ہیں۔ [33] کہ خُدا نے یِسُوع کو
زندہ کر کے ہماری اَولاد کے لِئے اُسی وعدے کو پُورا کِیا۔ چُنانچہ
دُوسرے مزمُور میں لکھّا ہے کہ

تُو میرا بیٹا ہے۔
آج تُو مُجھ سے پَیدا ہُؤا۔

[34] اور اُس کے اِس طرح مُردوں میں سے زندہ کرنے کی
بابت کہ پِھر کبھی نہ مرے اُس نے یُوں کہا کہ

مَیں داؤد کی پاک اور سچی نعمتیں تمہیں دُوں گا۔

[35] چُنانچہ وہ ایک اَور مزمُور میں بھی کہتا ہے
کہ تُو اپنے مُقدّس کے سڑنے کی نَوبت پُہنچنے نہ دے گا۔

[36] کیُونکہ داؤد تُو اپنے وقت میں خُدا کی مرضی کا تابعدار رہ
کر سو گیا اور اپنے باپ دادا سے جا مِلا اور سڑنے کی حالت دیکھی۔

37 مگر جسے خُدا نے مُردوں میں سے زندہ کیا اُس نے سڑنے کی
حالت نہیں دیکھی۔ 38 پَس اَے بھائیو! تُمہیں معلُوم ہو کہ اُسی
کے وسیلے سے تُم کو گُناہوں کی مُعافی کی خبر دی جاتی ہے۔ 39 اور
مُوسیٰ کی شرِیعت کے باعِث جِن باتوں سے تُم بری نہیں ہو سکتے
تھے اُن سب سے ہر ایک اِیمان لانے والا اُس کے باعِث بری ہوتا
ہے۔ 40 پَس خبردار! اَیسا نہ ہو کہ جو نبِیوں کی کِتاب میں آیا ہے وہ
تُم پر صادِق آئے کہ۔

41 اے تحقِیر کرنے والو! دیکھو تعجُّب کرو اور مِٹ جاؤ
کِیُونکہ مَیں تُمہارے زمانے میں ایک کام کرتا ہُوں۔
اَیسا کام کہ اگر کوئی تُم سے بیان کرے
تو کبھی اُس کا یقِین نہ کرو گے۔"

انطاکیہ میں منادی اور ستایا جانا

42 اُن کے باہِر جاتے وقت لوگ مِنّت کرنے لگے کہ اگلے
سبت کو بھی یہ باتیں ہمیں سُنائی جائیں۔ 43 جب عبادت ختم ہُوئی
تو بہُت سے یہُودی اور خُدا پرست نَو مُرید یہُودی پولُس اور برنباس
کے پِیچھے ہو لِئے۔ اُنہوں نے اُن سے کلام کِیا اور ترغِیب دی کہ
خُدا کے فضل پر قائِم رہو۔

44 دُوسرے سبت کو تقریباً سارا شہر خُدا کا کلام سُننے کو اِکٹھّا
ہُؤا۔ 45 مگر یہُودی اِتنی بِھیڑ دیکھ کر حسد سے بھر گئے اور پولُس
کی باتوں کی مُخالفت کرنے اور کُفر بکنے لگے۔ 46 پولُس اور برنباس
دِلیر ہو کر کہنے لگے کہ "ضرُور تھا کہ خُدا کا کلام پہلے تُمہیں سُنایا
جائے لیکِن چُونکہ تُم اُس کو ردّ کرتے ہو اور اپنے آپ کو ہمیشہ کی
زِندگی کے ناقابِل ٹھہراتے ہو تو دیکھو ہم غَیر قَوموں کی طرف

مُتوجّہ ہوتے ہیں۔ 47 کیُونکہ خُداوند نے ہمیں یہ حکم دِیا ہے کہ
مَیں نے تُجھ کو غَیر قَوموں کے لِئے نُور مُقرّر کیا
تاکہ تُو زمِین کی اِنتہا تک نِجات کا باعِث ہو۔“
48 غَیر قَوم والے یہ سُن کر خُوش ہُوئے اور خُدا کے کلام کی
بڑائی کرنے لگے اور جِتنے ہمیشہ کی زِندگی کے لِئے مُقرّر کِئے گئے
تھے اِیمان لے آئے۔
49 اور اُس تمام عِلاقے میں خُدا کا کلام پھَیل گیا۔ 50 مگر
یہُودِیوں نے خُدا پرست اور عِزّت دار عَورتوں اور شہر کے
رئیسوں کو اُبھارا اور پَولُس اور برنباس کو ستانے پر آمادہ کر کے
اُنہیں اپنی سرحدّوں سے نِکال دِیا۔ 51 یہ اپنے پاؤں کی خاک اُن
کے سامنے جھاڑ کر اِکُنِیُم کو گئے۔ 52 مگر شاگرد خُوشی اور رُوح
اُلقُدس سے معمُور ہوتے رہے۔

باب 14

اِکُنِیُم میں منادی

1 اور اِکُنِیُم میں اَیسا ہُؤا کہ وہ ایک ساتھ یہُودِیوں کے
عِبادت خانے میں گئے اور اَیسی تقریر کی کہ یہُودِیوں اور یُونانیوں
دونوں کی ایک بڑی جماعت اِیمان لے آئی۔ 2 مگر سرکش
یہُودِیوں نے غَیر قَوموں کے دِلوں میں جوش پَیدا کر کے اُن کو
بھائیوں کی طرف بدگُمان کر دِیا۔ 3 پَس وہ بہُت عرصے تک وہاں
رہے اور خُداوند کے بھروسے پر دِلیری سے کلام کرتے تھے اور وہ
اُن کے ہاتھوں سے نِشان اور عجِیب کام کرا کر اپنے فضل کے کلام کی
گواہی دیتا تھا۔

آپ کے سفر کے لیے

14:1-29

صورتِ حال

انطاکیہ سے نکالے جانے کے بعد مقدس پولس اور برنباس نے انجیل کی منادی جاری رکھی۔ وہ اکنیم لسترہ اور دربے کو گئے اور بڑے معجزات کئے اور سیدنا مسیح کے لئے بہت سے لوگوں کو مومنین کی جماعت میں شامل کیا۔ تاہم مخالفین نے ہر جگہ اور شہر میں ان کی شدید مخالفت کی۔

مشاہدہ

ان کی اعلیٰ و ارفع بلاہٹ جنابِ پولس اور برنباس کو انجیل کی منادی ترک کرنے نہیں

4 لیکن شہر کے لوگوں میں پھُوٹ پڑ گئی۔ بعض یہُودیوں کی
طرف ہوگئے اور بعض رَسُولوں کی طرف۔ 5 مگر جب غَیر قَوم
والے اور یہُودی اُنہیں بے عزت اور سنگسار کرنے کو اپنے
سَرداروں سمیت اُن پر چڑھ آئے۔ 6 تو وہ اِس سے واقِف ہو کر
لُکاؤُنیہ کے شہروں لُسترہ اور دِربے اور اُن کے گِرد نواح میں بھاگ
گئے۔ 7 اور وہاں خوش خبری سُناتے رہے۔

پولُس لُسترہ میں

8 اور لُسترہ میں ایک شَخص بیٹھا تھا جو پاؤں سے لاچار تھا۔ وہ
پیدائشی لنگڑا تھا اور کبھی نہ چلا تھا۔ 9 وہ پولُس کو باتیں کرتے سُن رہا
تھا اور جب اِس نے اُس کی طرف غَور کر کے دیکھا کہ اُس میں شِفا
پانے کے لائِق اِیمان ہے۔ 10 تو بڑی آواز سے کہا "اپنے پاؤں کے
بل سِیدھا کھڑا ہو جا۔" پَس وہ اُچھل کر چلنے پِھرنے لگا۔ 11 لوگوں
نے پولُس کا یہ کام دیکھ کر لُکاؤُنیہ کی بولی میں بُلند آواز سے کہا کہ
آدمیوں کی صُورت میں دیوتا اُتر کر ہمارے پاس آئے ہیں۔ 12 اور
اُنہوں نے برنباس کو زِیُوس کہا اور پولُس کو ہرمیس۔ اِس لِئے کہ
یہ کلام کرنے میں سبقت رکھتا تھا۔ 13 اور زِیُوس کے اُس مندر کا
پُجاری جو اُن کے شہر کے سامنے تھا بَیل اور پھُولوں کے ہار پھاٹک
پر لا کر لوگوں کے ساتھ قُربانی کرنا چاہتا تھا۔
14 جب رسولوں یعنی برنباس اور پولُس نے یہ سُنا تو اپنے
کپڑے پھاڑ کر لوگوں میں جا کُودے اور پُکار پُکار کر۔ 15 کہنے لگے
"کہ لوگو! تُم یہ کیا کرتے ہو؟ ہم بھی تمہارے ہم طِبیعت اِنسان
ہیں اور تمہیں خوش خبری سُناتے ہیں تا کہ اِن باطِل چِیزوں سے
کِنارہ کر کے اُس زِندہ خُدا کی طرف پِھرو جِس نے آسمان اور زمین

دے گی۔ یہاں تک کہ وہ خدا تعالیٰ کی نجات کا پیغام پہنچانے کے لیے مخالف ترین علاقوں میں بھی گئے۔

فیضیابی

وہ کام سے برطرفی معیشت میں سست روی، مشرق وسطیٰ میں بھڑک اٹھنے والے شعلوں ہیڈ کوارٹرز میں منافع پراپرٹی کے کاروبار میں مندی، گلوبل وارمنگ میں اضافے، القاعدہ کے سیلز کی وبا کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔ کچھ پاگل آمر نیوکلیئر وار ہیڈز کو اسی طرح اکٹھا کر رہے ہیں جس طرح دوسرے لوگ عمدہ مے جمع کرتے ہیں۔ سوائن فلو کا ایک اور حملہ سرحد پار کر رہاہے۔ ہمارے دور کی وبائیں دہشت گردی لفظ دہشت سے شروع ہوتیں ہیں۔ خبروں کے پروگرامز کے انیکرز کسی کی بھی کلائی مروڑ کر اس قدر جانکاری نکلوا لیتے ہیں کہ ماہرین پر مقدمہ چلانے کے لئے کافی ہے۔

ہمیں ڈر لگا رہتا ہے کہ کوئی مقدمہ نہ کر دے مقابلہ نہ ہار جائیں شکستہ نہ ہو جائیں اور یوں ہم گھڑی کی ٹک ٹک سے بھی ڈرتے رہتے ہیں اور یہی ڈر ہمیں قبر کے قریب لے جاتا ہے۔ ہم نفیس سرمایہ کاری کے منصوبے بناتے ہیں وسیع حفاظتی نظام بناتے ہیں اور مضبوط فوج کے لیے قانون سازی کرتے ہیں پھر بھی ہم تاریخ کی کسی بھی دوسری نسل سے زیادہ مزاج بدلنے والی ادویات پر انحصار کرتے ہیں۔

ایسا لگتا ہے کہ خوف نے ساتھ والی عمارت کو سو سال کی لیز پر لے کر دکان بنالی ہے۔ بڑا اور بدتمیز خوف، دل کو خوشی سے بانٹنے کو تیار نہیں۔ خوشی تعمیل کرتی ہے اور چھوڑ دیتی

اور سُمندر اور جو کُچھ اُن میں ہے پَیدا کِیا۔ 16 اُس نے اگلے زمانے
میں سب قَوموں کو اپنی راہ پر چلنے دِیا۔ 17 تَو بھی اُس نے اپنے آپ
کو بے گواہ نہ چھوڑا۔ چُنانچہ اُس نے مِہربانیاں کِیں اور آسمان سے
تُمہارے لِئے پانی برسایا اور بڑی بڑی پَیداوار کے مَوسم عطا کِئے
اور تُمہارے دِلوں کو خُوراک اور خُوشی سے بھر دِیا"۔ 18 یہ باتیں
کہہ کر بھی لوگوں کو مُشکِل سے روکا کہ اُن کے لِئے قُربانی نہ
کریں۔

پولُس کا سنگسار کیا جانا

19 تب بعض یہُودی انطاکِیہ اور اِکُنِیُم سے آئے اور لوگوں
کو اپنی طرف کر کے پولُس کو سنگسار کِیا اور اُس کو مُردہ سَمَجھ کر شہر
کے باہر گھسِیٹ لے گئے۔ 20 مگر جب شاگرد اُس کے گِرداگِرد
آ کھڑے ہُوئے تو وہ اُٹھ کر شہر میں آیا اور دُوسرے دِن برنباس
کے ساتھ دِربے کو چلا گیا۔

نومریدوں کے ایمان کی مضبوطی

21 اور وہ اُس شہر میں خُوشخَبری سُنا کر اور بہُت سے شاگرد کر
کے لُسترہ اور اِکُنِیُم اور انطاکِیہ کو واپَس آئے۔ 22 اور شاگردوں
کے دِلوں کو مضبُوط کرتے اور نصِیحت دیتے تھے کہ اِیمان پر قائِم
رہو اور کہتے تھے ضرُور ہے کہ ہم بہُت مُصِیبتیں سہہ کر خُدا کی
بادشاہی میں داخِل ہوں۔ 23 اور اُنہوں نے ہر ایک کلِیسیا میں اُن
کے لِئے بُزُرگوں کو مُقرّر کِیا اور روزہ سے دُعا کر کے اُنہیں خُداوند
کے سُپرد کِیا جِس پر وہ اِیمان لائے تھے۔ 24 اور پِسدِیہ میں ہوتے
ہُوئے پمفِیلیہ میں پہُنچے۔ 25 اور پرگہ میں کلام سُنا کر اتلیہ کو

ہے۔ کیا آپ نے کبھی دونوں کو ایک ساتھ دیکھا ہے؟ کیا ایک ہی وقت میں کوئی خوش اور خوفزدہ ہو سکتا ہے؟ صاف سوچ اور ڈر؟ پراعتماد اور خوفزدہ؟ مہربان اور خوفزدہ؟ نہیں، ہائی اسکول کے ہال میں خوف سب سے بڑا بدمعاش ہے کڑک دار اونچی آواز اور غیر نتیجہ خیز۔ خوف جتنا بھی شور کرتا ہے اور جتنی بھی جگہ لیتا ہے یہ کچھ بھی اچھا نہیں کر پاتا۔

خوف نے کبھی ترانے غزل یا نظم نہیں لکھی امن معاہدے پر بات چیت نہیں کی، یا کسی بیماری کا علاج نہیں کیا۔ خوف نے کبھی کسی خاندان کو غربت سے یا ملک کو تعصب سے نہیں نکالا۔ خوف نے کبھی شادی یا کاروبار کو نہیں بچایا۔ صرف ہمت ہی یہ کرتی ہے۔ ایمان ہی ایسا کرتا ہے۔ وہی لوگ اس کا شکار ہوئے ہیں جنھوں نے مشورہ کرنے سے انکار کیا یا اپنی بزدلی سے ڈرتے ہوئے کیا۔ لیکن خوف خود سے کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ خوف ہمیں قید خانے میں لے جاتا ہے اور دروازے بند کر دیتا ہے۔

کیا اس سے نکلنا اچھا نہیں ہوگا؟

اطلاق

کیا آپ نے اپنی زندگی کا کوئی بھی منصوبہ کبھی بے ہمتی، خوف یا پھر ناکامی کے ڈر سے ترک کیا ہے؟ اب اس بات کی کوئی پروا نہیں کہ کام کتنا بڑا ہے، اور اگر ہم اُس کے وفادار ہوتے ہیں تو خدا ہماری مدد کرنے کا وعدہ کرتا ہے۔ آج ہی اپنے منصوبے پر واپس لوٹیں اور کام کریں اور اس وعدے پر یقین رکھیں جو ربُ العزت نے آپ کے ساتھ کیا ہے۔

گئے۔ [26] اور وہاں سے جہاز پر اُس انطاکِیہ میں جہاں اُس کے کام
کے لِئے جو اُنہوں نے اَب پُورا کِیا خُدا کے فضل کے سپُرد کِئے گئے
تھے۔
[27] وہاں پُہنچکر اُنہوں نے کلِیسیا کو جمع کِیا اور اُن کے سامنے
بیان کِیا کہ خُدا نے ہماری معرفت کیا کُچھ کِیا اور یہ کہ اُس نے غَیر
قَوموں کے لِئے اِیمان کا دروازہ کھول دِیا۔ [28] اور وہ شاگردوں کے
پاس مُدّت تک رہے۔

باب 15

ختنے پر اختلاف

[1] اور بعض لوگ یہُودیہ سے آکر بھائیوں کو تعلِیم دینے لگے
کہ مُوسٰی کی رسم کے مُوافِق تُمہارا ختنہ نہ ہو تو تُم نجات نہیں
پاسکتے۔ [2] پَس جب پَولُس اور برنباس کی اُن سے بہُت تکرار اور
بحث ہُوئی تو کلِیسیا نے ٹھہرایا کہ پَولُس اور برنباس اور اُن میں سے
چند اَور شَخص اِس مسئلے کے لِئے رَسُولوں اور بُزُرگوں کے پاس
یروشلیِم جائیں۔
[3] پَس کلِیسیا نے اُن کو روانہ کِیا اور وہ غَیر قَوموں کے رُجُوع
لانے کا بیان کرتے ہُوئے فِینیکے اور سامریہ سے گُزرے اور سب
بھائیوں کو بہُت خُوش کرتے گئے۔ [4] جب یروشلیِم میں پُہنچے تو
کلِیسیا اور رَسُول اور بُزُرگ اُن سے خُوشی کے ساتھ مِلے اور
اُنہوں نے سب کُچھ بیان کِیا جو خُدا نے اُن کی معرفت کِیا تھا۔ [5] مگر
فرِیسیوں کے فِرقے سے جو اِیمان لائے تھے اُن میں سے بعض نے
اُٹھ کر کہا کہ اُن کا ختنہ کرانا اور اُن کو مُوسٰی کی شَرِیعَت پر عمل

آپ کے سفر کے لیے

15:1-41

صورتِ حال

بہت سے مسیحی یہودی اس بات پر اصرار کرتے تھے کہ دیگر اقوام سے ایمان لائے ہوئے مسیحیوں کو بھی یہودی رسم ورواج اور شریعت کے مطابق زندگی بسر کرنی ہے تاکہ نجات پا سکیں ۔ یروشلیم کی کونسل نے یہ فیصلہ کیا کہ صرف خدا کا فضل اور سیدنا مسیح پر شخصی ایمان ہی نجات حاصل کرنے کے لئے کافی ہے۔

مشاہدہ

شریعت یا آئین موسوی کبھی بھی آپ کو نجات یافتہ نہیں بنا سکتے۔ رب العزت، سیدنا یسوع المسیح پر ایمان لانے کے ذریعے اپنے فضل کے وسیلے نجات بخشتا ہے۔

فیضیابی

وادی کاغان یا مری کے درخت، مومنین اور چرچ کی زندہ تصویر پیش کرتے ہیں۔ کیا آپ نے دیکھا ہے کہ وہ گروہوں میں کیسے بڑھتے

کرنے کا حکم دینا ضرُور ہے۔

یروشلیم میں اجلاس

[6] پَس رَسُول اور بُزُرگ اِس بات پر غور کرنے کے لِئے جمع
ہُوئے۔ [7] اور بہُت بحث کے بعد پطرس نے کھڑے ہو کر اُن سے
کہا کہ ”اَے بھائیو! تُم جانتے ہو کہ بہُت عرصہ ہُؤا جب خُدا نے تُم
لوگوں میں سے مُجھے چُنا کہ غَیر قَومیں میری زبان سے خُوشخَبری کا
کلام سُن کر اِیمان لائیں۔ [8] اور خُدا نے جو دِلوں کی جانتا ہے اُن کو
بھی ہماری طرح رُوحُ القُدس دے کر اُن کی گواہی دی۔ [9] اور
اِیمان کے وسیلے سے اُن کے دِل پاک کر کے ہم میں اور اُن میں
کُچھ فرق نہ رکھّا۔ [10] پَس خُدا کو کیُوں آزماتے ہو؟ کہ شاگِردوں کی
گردن پر اَیسا جُوا رکھ کر جسکو نہ ہمارے باپ دادا اُٹھا سکتے تھے نہ
ہم۔ [11] حالانکہ ہم کو یقین ہے کہ جِس طرح وہ خُداوند یِسُوع کے
فضل ہی سے نِجات پائیں گے اُسی طرح ہم بھی پائیں گے۔“

[12] پھِر ساری جماعت چُپ رہی اور پولُس اور برنباس کا بیان
سُننے لگی کہ خُدا نے اُن کی معرفت غَیر قَوموں میں کَیسے کَیسے نِشان
اور عجِیب کام ظاہِر کِئے۔ [13] جب وہ خاموش ہُوئے تو یَعقُوب کہنے
لگا کہ ”اَے بھائیو میری سُنو!۔ [14] شمعُون (پطرس) نے بیان کِیا
ہے کہ خُدا نے پہلے پہل غَیر قَوموں پر کِس طرح توجّہ کی تا کہ اُن
میں سے اپنے نام کی ایک اُمّت بنالے۔ [15] اور نبیوں کی باتیں بھی
اِس کے مُطابِق ہیں۔ چُنانچہ لکھا ہے کہ۔

[16] اِن باتوں کے بعد مَیں پھِر آکر داؤد کے گِرے ہُوئے
خَیمے کو اُٹھاؤں گا

اور اُس کے پھٹے ٹُوٹے کی مُرَمّت کر کے اُسے کھڑا

ہیں اکثر پہاڑوں کے بے شجر کناروں پر؟ وہ سورج کے متلاشی اور جڑوں کے شریک ہیں۔ بلوط کے برعکس، جو سائے کو ترجیح دیتے ہیں صنوبر یا پائن گرمی کے متلاشی ہیں۔ بلوط کے برعکس، جن کی جڑیں گہری ہوتی ہیں مری میں صنوبر کی جڑیں چوڑی ہوتی ہیں۔ وہ دوسری جڑوں کے ساتھ جڑی ہوتی ہیں اور ایک جیسے غذائی اجزاء کا اشتراک کرتے ہیں۔ روشنی سے محبت کرنے والے جڑوں کے ساجھے دار ایک صحت مند جماعت یا چرچ کی مانند لگتے ہیں۔

عجیب طور پر، کچھ لوگ جماعت یا چرچ کے سائے سے تو لطف اندوز ہوتے ہیں جبکہ جڑوں سے فیض پانے سے انکار کرتے ہیں۔ وہ خدا کو بہت اوّلیت دیتے ہیں لیکن ہاں۔ مومنین کی جماعت یا کلیسا کو نہیں۔ وہ فوائد تو پانا چاہتے ہیں لیکن ذمہ داری یا پابندی پر مزاحمت کرتے ہیں۔ موسیقی پیغام اور اخلاقی تمیز وہ چرچ کے فوائد کو قبول کرتے ہیں۔ وہ فوائد پانے کے لئے تو چرچ آتے ہیں اور کبھی کبھار ملاقات کا لطف بھی اٹھاتے ہیں۔ وہ مومنین کی جماعت یا چرچ کا اپنے فائدے کے لئے استعمال تو کرتے ہیں۔ لیکن چرچ کی پابندی یا ذمہ داری؟ ہرگز نہیں۔ وہ کسی بھی موقع سے محروم نہیں ہونا چاہتے۔

میری رائے ہے کہ وہ پہلے ہی چرچ یا مومنین کے اہم کام کو کرنے کا موقع گنوا چکے ہیں انہوں نے خدا کے جلال کے لئے کرنا تھا۔ کیونکہ چرچ ہی وہ ایک اہم جگہ ہے جس میں آپ خُدا کے جلال کے لیے بہترین کام کر سکتے ہیں۔

کلام مومنین پر ایک نظم لکھتا ہے۔ ”ہم اُس

کرُوں گا۔ [17] تاکہ باقی آدمِی یعنی سب قَومیں جو میرے
نام کی کہلاتی رہیں
خُداوند کو تلاش کریں۔
[18] یہ وُہی خُداوند فرماتا ہے جو دُنیا کے شُرُوع سے اِن باتوں
کی خَبر دیتا آیا ہے۔ [19] پَس میرا فَیصلہ یہ ہے کہ جو غَیر قَوموں میں
سے خُدا کی طرف رُجُوع لاتے ہیں ہم اُن کو تکلِیف نہ دیں۔ [20] مگر
اُن کو لکھ بھیجیں کہ بُتوں کی مکرُوہات اور حرامکاری اور گلا گھونٹے
ہُوئے جانوروں اور لہُو سے پرہیز کریں۔ [21] کیُونکہ قدِیم زمانے
سے ہر شہر میں مُوسیٰ کی توریت کی منادی کرنے والے ہوتے چلے
آئے ہیں اور وہ ہر سَبت کو عِبادت خانوں میں سُنائی جاتی ہے۔“

یروشلیم میں اجلاس کا فیصلہ

[22] اِس پر رَسُولوں اور بُزُرگوں نے ساری کلِیسیا سمیت
مُناسِب جانا کہ اپنے میں سے چند شَخص چُن کر پولُس اور برنباس
کے ساتھ انطاکِیہ کو بھیجیں یعنی یہُوداہ کو جو برسبّا کہلاتا ہے اور
سیلاس کو۔ یہ شَخص بھائیوں میں مُقدّم تھے۔
[23] اور اِن کے ہاتھ یہ لکھ بھیجا کہ
انطاکِیہ اور سُوریہ اور کلِکیہ کے رہنے والے بھائیوں کو
جو غیر یہودی ہیں رسولوں اور بزرگ بھائیوں کا سَلام
پُہنچے۔
[24] چُونکہ ہم نے سُنا ہے کہ بعض نے ہم میں سے جِن کو ہم
نے حکم نہ دِیا تھا وہاں جا کر تمہیں اپنی باتوں سے گھبرا دِیا اور
تُمہارے دِلوں کو پریشان کیا ہے۔ [25] اِس لِئے ہم نے ایک دِل
ہو کر مُناسِب جانا کہ بعض چُنے ہُوئے آدمیوں کو اپنے معززین

کی کاریگری ہیں“ (افسیوں ۲: ۱۰)۔ ”کاریگری“ یونانی لفظ پویو (poeo) یا شاعری سے ماخوذ ہے۔ ہم رب العزت کی شاعری ہیں۔ شاعروں نے قلم اور کاغذ کے ساتھ کیا کیا۔ ویسے ہی ہمارا بنانے والا ہمارے ساتھ کرتا ہے۔ ہم اس کی تخلیق کا بہترین مظہر ہیں۔

کیا تم رب العزت کی شاعری نہیں ہو۔ کیا میں اسکی شاعری نہیں ہوں۔ ہم سب باری تعالیٰ کی شاعری ہیں۔ شاعری تنوع اور تفاوت کا تقاضا کرتی ہے۔ ”اور تاثِیریں بھی طرح طرح کی ہیں مگر خُدا ایک ہی ہے جو سب میں ہر طرح کا اثر پَیدا کرتا ہے۔“ (اکرنتھیوں ۱۲:۶)۔ خدا اپنے پیغام کو ٹائپ کرنے کے لیے ہر قسم کے لوگوں کا استعمال کرتا ہے۔ منطقی مفکرین جذباتی پرستار متحرک رہنماؤں اور شائستہ پیروکاروں کو۔ صاحب بصیرت کو جو رہنمائی کرتے ہیں مطالعہ کرنے والے جو غور کرتے ہیں فیاض جو بل ادا کرتے ہیں۔ ایک صفحے پر ہم اکیلے تو بے معنی علامتیں ہیں لیکن اجتماعی طور پر ہم حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ ”اِسی طرح تُم مِل کر مسیح کا بدن ہو اور فرداً فرداً اعضا ہو۔“ (اکرنتھیوں ۱۲:۲۷)

اطلاق

آپ کا ان مومنین کے بارے کیا ردعمل ہوتا ہے جن کی عبادت کا انداز آپ سے مختلف ہے؟ یاد رکھیں کہ خدا کی طرف سے ابدی زندگی کا تحفہ مفت ہے اور ہر ایک کے لیے ہے، چاہے وہ کسی بھی رنگ و نسل سے کیوں نہ ہو۔ یا اس کا عبادت کا کوئی مختلف طریق کار ہی کیوں نہ ہو۔ دوسروں کے ساتھ وہی مہربان رویہ رکھیں جو سیدنا یسوع المسیح کا تھا۔

برنباس اور پولُس کے ساتھ تُمہارے پاس بھیجیں۔ 26 یہ دونوں
اَیسے آدمی ہیں جنہوں نے اپنی جانیں ہمارے خُداوند یِسُوع مسیح
کے نام پر نِثار کر رکھّی ہیں۔ 27 چُنانچہ ہم نے یہُوداہ اور سِیلاس کو
بھیجا ہے۔ وہ یِہی باتیں زبانی بھی بیان کریں گے۔ 28 کیُونکہ رُوح
اُلقُدس نے اور ہم نے مُناسِب جانا کہ اِن ضرُوری باتوں کے سِوا تُم
پر اَور بوجھ نہ ڈالیں۔ 29 کہ تُم بُتوں کی قُربانیوں کے گوشت سے
لہُو اور گلا گھونٹے ہُوئے جانوروں اور حرامکاری سے پرہیز کرو۔
اگر تُم اِن چیزوں سے اپنے آپ کو بَچائے رکھّو گے تو سَلامت رہو
گے۔ والسّلام۔

سوریہ میں منادی

30 پَس وہ رُخصت ہو کر انطاکیہ میں پُہنچے اور جماعت کو اِکھٹّا
کر کے خط دے دِیا۔ 31 وہ پڑھ کر اُس کے تسلّی بخش مضمُون سے
خُوش ہُوئے۔ 32 اور یہُوداہ اور سِیلاس نے جو خُود بھی نبی تھے
بھائیوں کو بہُت سی نصیحت کر کے مضبُوط کر دِیا۔ 33 وہ چند روز رہ
کر اور بھائیوں سے سَلامتی کی دُعا لے کر اپنے بھیجنے والوں کے پاس
رُخصت کر دِئے گئے۔

34 [لیکن سِیلاس کو وہاں رہنا اچھّا لگا]۔

35 مگر پولُس اور برنباس انطاکیہ ہی میں رہے اور بہُت سے اَور
لوگوں کے ساتھ خُداوند کا کلام سِکھانے اور اُس کی منادی کرتے
رہے۔

پولُس اور برنباس میں تکرار

36 چند روز بعد پولُس نے برنباس سے کہا کہ جِن جِن شہروں

جنابِ مقدس برنباس

بہت عرصہ پہلے ارضِ مقدس پر ایک غیر معمولی صلاحیت والا انسان رہتا تھا۔

ان کا اصل نام تو یوسف تھا لیکن ان کی والدہ ہی صرف انہیں اس نام سے پکارتی تھی۔ اپنے نایاب تحفے کی وجہ سے وہ جنابِ برنباس کہلائے اور انہیں ہر کوئی "باحوصلہ" بچے کے تو طور پر جانتا تھا۔

حضرت برنباس تو اپنی صلاحیتوں سے کچھ بڑھ کر اور ہی تھے۔ اگر آپ کو افسردگی یا پژمردگی کا سامنا ہے تو آپ انکے ساتھ چائے یا کافی پی سکتے ہیں اور ایک گھنٹے بعد آپ امید واستقلال میں بلند ہو جائیں گے یا اگر آپ کسی آزمائش کے ساتھ جُوج یا نبرد آزما ہیں تو وہ آپ کی بات تسلی سے سنیں گے اور پھر آگے بڑھنے میں آپ کی مدد کریں گے۔ اچانک ہی آپ خود کو درست سمت میں پائیں گے۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ آپ کی جدوجہد کیا تھی۔ آپ اداس ہوں یا پھر پریشان بے حوصلہ ہوں یا مغلوب ۔۔۔جنابِ برنباس کے ساتھ چند گھڑیاں ہی آپ کے پورے نقطہ نظر کو تبدیل کر دیں گی۔

ہم فرض کر سکتے ہیں کہ مقدس برنباس شرمیلے انسان تھے۔ آپ جانتے ہیں اونچی آواز میں اور جسم کے رونگٹے کھڑے کر دینے والے خطاب کرنے والے۔ لیکن بائبل انہیں اس طرح سے بیان نہیں کرتی ہے۔

نہیں جناب برنباس ایک غیر معمولی شخص تھے۔ جب بھی آپ کو انکی ضرورت ہوتی ہے وہ ہمیشہ آس پاس ہوتے ہیں اور جب مقدس برنباس آپ کے ساتھ ہوتے ہیں تو پوری تن دہی سے ہوتے ہیں۔ وہ پھر کبھی اپنی گھڑی یا موبائل فون پر نظر نہیں دوڑاتے وہ مکمل طور پر آپ ہی کے ساتھ ہوتے ہیں۔

پھر یہ کتنی بڑی بات ہے – وہ ہمیشہ آپ کے ساتھ ہیں۔ وہ آپ کے کمرے کے کونے میں ہوں گے جب کہ ہر کوئی آپ کو یہ باور کروا رہا ہو گا کہ آپ ہار جائیں گے۔ مثال کے طور پر جب کسی نے بھی سانحہ پشاور کے لمحے کا یقین نہیں کیا تھا بالکل اسی طرح ساؤل (یعنی پولس) کی تبدیلی بھی حقیقی تھی جنابِ برنباس نے اپنی ساکھ کو داؤ پر لگا کر گواہی دی۔ انہوں نے ذاتی طور پر اس شخص کی تصدیق کی جسے آخری بار اُس وقت خوشی مناتے ہوئے دیکھا گیا تھا جب مقدس ستفنس شہید کو سیدنا یسوع المسیح پر ایمان کی وجہ سے شہید کیا جا رہا تھا۔ ایک اور وقت جب مقدس یوحنا جو مرقس بھی کہلاتے ہیں تبلیغی سفر پر گھبرا گئے اور جناب پولس اور حضرت مرقس کو بیچ منجدھار ہی چھوڑ گئے تو پھر یہ مقدس برنباس ہی تھے جو حضرت مرقس کے دفاع میں کھڑے ہوئے۔ (دیکھیں اعمال۱۵:۳۶_۳۹)

کیا یہ قابلیت تھی یا دستیابی؟ حضرت برنباس ناقابل یقین حد تک بالقصد تھے۔ وہ ہر روز لوگوں کے ساتھ اور ان کے درمیان رہنا چاہتے تھے۔۔۔ اور ان کے دفاع میں کھڑے رہنا چاہتے تھے۔

میں ہم نے خُدا کا کلام سُنایا تھا آؤ پھِر اُن میں چل کر بھائیوں کو
دیکھیں کہ کَیسے ہیں۔ 37 اور برنباس کی صلاح تھی کہ یُوحنّا کو جو
مرقُس کہلاتا ہے اپنے ساتھ لے چلیں۔ 38 مگر پولُس نے یہ
مُناسِب نہ جانا کہ جو شخص پمفِیلیہ میں کِنارہ کر کے اُس کام کے لِئے
اُن کے ساتھ نہ گیا تھا اُس کو ہمراہ لے چلیں۔ 39 پَس اُن میں اَیسی
سخت تکرار ہُوئی کہ ایک دُوسرے سے جُدا ہو گئے اور برنباس
مرقُس کو لے کر جہاز پر کُپرُس کو روانہ ہُؤا۔ 40 مگر پولُس نے
سیلاس کو پسند کِیا اور بھائیوں کی طرف سے خُداوند کے فضل کے
سپُرد ہو کر روانہ ہُؤا۔ 41 اور کلِیسیاؤں کو مضبُوط کرتا ہُؤا سُوریہ
اور کِلِکیہ سے گُزرا۔

باب 16

تِمُتھِیُس، پولُس اور سیلاس کے ہمراہ جاتا ہے

1 پھِر وہ دِربے اور لُسترہ میں بھی پہُنچا۔ تو دیکھو وہاں
تِمُتھِیُس نام ایک شاگرد تھا۔ اُس کی ماں تو یہُودی تھی جو اِیمان
لے آئی تھی مگر اُس کا باپ یُونانی تھا۔ 2 وہ لُسترہ اور اِکُنیُم کے
بھائیوں کے نزدیک نیک نام تھا۔ 3 پولُس نے چاہا کہ یہ میرے
ساتھ چلے۔ پَس اُس کو لے کر اُن یہُودِیوں کے سبب سے جو اُس
نواح میں تھے اُس کا ختنہ کر دِیا کیُونکہ وہ سب جانتے تھے کہ اِس کا
باپ یُونانی ہے۔ 4 اور وہ جِن جِن شہروں میں سے گُزرتے تھے
وہاں کے لوگوں کو وہ احکام عمل کرنے کے لِئے پہُنچاتے جاتے
تھے جو یروشلِیم کے رَسُولوں اور بُزرگوں نے جاری کِئے تھے۔
5 پَس کلِیسیائیں اِیمان میں مضبُوط اور شُمار میں روز بروز زیادہ ہوتی
گئِیں۔

آپ کے سفر کے لیے

16:1-40

صورتِ حال

حضرت پولس کے دوسرے تبلیغی دورے پر انہوں نے پہلے سفر کے دوران قائم جماعتوں کو ملنے کا قصد کیا۔ شدید ایذا رسانی کے باوجود بھی جنابِ پولس جہاں کہیں بھی گئے انجیل کی منادی کرتے گئے۔

مشاہدہ

حتیٰ کہ جب انجیل کی تبلیغ کی خاطر ہم پر ظلم بھی برپا ہوتا ہے رب العزت ہمیں ایک طاقت ور گواہی سے نواز دیتا ہے۔ جیسے ہی ہم تبلیغ کے لئے جاتے ہیں اُس کا روح القدس ہمارے اندر کام کرے گا۔

پولُس کا رویا

[6] اور وہ فروگیہ گلَتیہ کے علاقے میں سے گُزرے کِیُونکہ رُوح
اُلقدُس نے اُنہیں آسیہ میں کلام سُنانے سے منع کِیا تھا۔ [7] اور
اُنہوں نے مُوسیہ کے قرِیب پہُنچ کر بِتُونیہ میں جانے کی کوشِش
کی مگر یِسُوع کے رُوح نے اُنہیں جانے نہ دِیا۔ [8] پَس وہ مُوسیہ سے
گُذر کر تروآس میں آئے۔ [9] اور پولُس نے رات کو رویا میں دیکھا
کہ ایک مَکِدُنی آدمی کھڑا ہُؤا اُس کی مِنّت کرکے کہتا ہے کہ پار اُتر کر
مَکِدُنیہ میں آ اور ہماری مدد کر۔ [10] اُس کے رویا دیکھتے ہی ہم نے فوراً
مَکِدُنیہ میں جانے کا اِرادہ کِیا کیُونکہ ہم اِس سے یہ سمجھے کہ خُدا نے
اُنہیں خُوشخبری دینے کے لِئے ہم کو بُلایا ہے۔

فِلپّی میں لدیہ کا ایمان لانا

[11] پَس تروآس سے جہاز پر روانہ ہو کر ہم سِیدھے سمُتراکے
میں اور دُوسرے دِن نیاپُلِس میں آئے۔ [12] اور وہاں سے فِلپّی میں
پہُنچے جو مَکِدُنیہ کے اہم شہر کا صدر مقام اور رومیوں کی بستی ہے۔ ہم
کُچھ دن اُسی شہر میں رہے۔ [13] اور سَبت کے دِن شہر کے دروازے
کے باہِر ندی کے کِنارے گئے جہاں سمجھے کہ دُعا کرنے کی جگہ
ہوگی اور بیٹھ کر اُن عَورتوں سے جو اِکٹھّی ہُوئی تھِیں کلام کرنے
لگے۔ [14] اور تھُواتیرہ شہر کی ایک خُدا پرست عَورت لُدِیہ نام قِرمز
بیچنے والی بھی سُنتی تھی۔ اُس کا دِل خُداوند نے کھولا تاکہ پُولُس کی
باتوں پر توجّہ کرے۔ [15] اور جب اُس نے اپنے گھرانے سمیت
بپتِسمہ لے لِیا تو مِنّت کرکے کہا کہ "اگر تُم مجھے خُداوند کی اِیماندار
بندی سمجھتے ہو تو چل کر میرے گھر میں رہو۔" پَس اُس نے ہمیں
مجبُور کِیا۔

فیضیابی

ان دیکھے پر ایمان لانا آسان نہیں ہے۔ زیادہ تر مسیحی مومنین سیدنا مسیح کی صلیب کو، اُن کی روح کی نسبت قبول کرنا آسان سمجھتے ہیں۔ گڈ فرائیڈے عید پنتکوست سے زیادہ معنی خیز ہے۔ جہاں سیدنا مسیح ہمارے متبادل ٹھہرے۔ سیدنا یسوع المسیح ہماری جگہ لے رہے ہیں۔ نجات دہندہ ہمارے گناہوں کا فدیہ دے رہا ہے۔ یہ حیران کن، پھر بھی قابل قبول تصورات ہیں۔ وہ لین دین اور متبادل کے زمرے میں آتے ہیں جو کہ ہمارے لئے تو بہت ہی مانوس ہے۔ لیکن روح القدس کی بحث ہمیں مافوق الفطرت اور ان دیکھے دائرے میں لے جاتی ہے۔ ہم اس خوف سے کہ کیا دیکھ سکتے ہیں اور کیا بیان کر سکتے ہیں جلدی احتیاط اور خاموشی سے بڑھتے ہیں۔

یہ اس زاویے سے روح کے کام پر غور کرنے میں مدد فراہم کرتا ہے۔ کہ جو کچھ سیدنا یسوع المسیح نے گلیل میں کیا وہی روح القدس ہم میں کرتا ہے۔ سیدنا یسوع المسیح لوگوں کے درمیان رہتے تھے تعلیم دیتے تھے تسلی دیتے تھے اور انہیں مجرم ٹھہراتے تھے۔ روح القدس ہمارے اندر رہتا ہے تعلیم دیتا ہے تسلی دیتا ہے اور مجرم ٹھہراتا ہے۔ اس وعدے کے لیے نئے عہد نامے کا ترجیحی لفظ oikeo ہے، جس کا مطلب ہے "زندہ رہنا یا سکونت کرنا ہے"۔ "Oikeo" یونانی اسم oikos سے نکلا ہے جس کا مطلب "گھر" ہے۔ روح القدس مومن کے اندر اسی طرح بستا ہے جس طرح گھر کا مالک گھر میں بستا ہے۔

اطلاق

آج آپ سیدنا مسیح کے لیے کہاں گواہی دے سکتے ہیں اپنے گھر چرچ جماعت اسکول یا کمیونٹی میں؟ اُس پر بھروسہ رکھیں۔ سیدنا یسوع المسیح کے لیے ایک لفظ کہیں۔

پولُس اور سیلاس قید میں

[16] جب ہم دُعا کرنے کی جگہ جا رہے تھے تو اَیسا ہُوا کہ ہمیں ایک لَونڈی مِلی جِس میں غَیب دان رُوح تھی۔ وہ غَیب گوئی سے اپنے مالِکوں کے لِئے بہُت کُچھ کماتی تھی۔ [17] وہ پولُس کے اور ہمارے پِیچھے آ کر چِلانے لگی کہ یہ آدمِی خُدا تعالیٰ کے بندے ہیں جو تُمہیں نِجات کی راہ بتاتے ہیں۔ [18] وہ بہُت دِنوں تک اَیسا ہی کرتی رہی۔ آخِر پولُس سخت رنجِیدہ ہُؤا اور پِھر کر اُس رُوح سے کہا کہ "مَیں تُجھے یِسُوع مسیح کے نام سے حُکم دیتا ہُوں کہ اِس میں سے نِکل جا۔" وہ اُسی گھڑی نِکل گئی۔ [19] جب اُس کے مالِکوں نے دیکھا کہ ہماری کمائی کی اُمید جاتی رہی تو پولُس اور سِیلاس کو پکڑ کر حاکِموں کے پاس چَوک میں کھینچ لے گئے۔

[20] اور اُنہیں فَوجداری کے حاکِموں کے آگے لے جا کر کہا کہ یہ آدمِی جو یہُودی ہیں ہمارے شہر میں بڑی کھلبلی ڈالتے ہیں۔ [21] اور اَیسی رسمیں بتاتے ہیں جِن کو قبُول کرنا اور عمل میں لانا ہم رُومیوں کو روا نہیں۔ [22] اور عام لوگ بھی متفق ہو کر اُن کی مُخالفت پر آمادہ ہُوئے اور فَوجداری کے حاکِموں نے اُن کے کپڑے پھاڑ کر اُتار ڈالے اور بینت لگانے کا حُکم دِیا۔ [23] اور بہُت سے بینت لگوا کر اُنہیں قَید خانے میں ڈالا اور داروغہ کو تاکِید کی بڑی ہوشیاری سے اُن کی نگہبانی کرے۔ [24] اُس نے اَیسا حُکم پا کر اُنہیں اَندر کے قَید خانے میں ڈال دِیا اور اُن کے پاؤں کاٹھ میں ٹھونک دِئے۔

فِلپّی داروغہ نجات پاتا ہے

[25] آدھی رات کے قرِیب پولُس اور سِیلاس دُعا کر رہے اور

لدیہ

لدیہ کو اپنی سماجی حیثیت میں کسی کے ساتھ مقابلے کی ضرورت نہیں تھی۔ وہ خود ہی بہت امیر تھی۔ وہ رومیوں کی مانند بہت ہی خوبصورت اور عمدہ لباس میں ملبس ہوتی تھی اور وہ فلپی کے سب سے امیر علاقے میں ایک بڑی حویلی کی مالک تھی۔

لدیہ اس طرح کے اعلیٰ طرز زندگی کی متحمل ہو سکتی تھی کیونکہ وہ اعلیٰ درجے کے قرمز کا کاروبار کرتی تھی۔ جامنی رنگ نایاب اور مہنگا ہوتا تھا جس کی وجہ سے یہ شاہانہ اور اشرافیہ کے لیے رنگ بن گیا۔ اگر کوئی ریڈ کارپٹ پر چلتا تھا تو اُس نے جامنی رنگ کا لباس پہنا ہوتا تھا اور اس کا مطلب تھا کہ لدیہ پھر بہت ہی امیر خاتون تھی۔

اگرچہ لدیہ بظاہر پہلی صدی کے Forbes رسالے کی فہرست میں شامل تھی لیکن وہ بہت ہی مختلف تھی۔

یہ ایک اتفاق تھا کہ لدیہ کے زمانے میں یورپ ایک مشرک معاشرہ تھا۔ اپالو لوگوں کا دیوتا تھا، یا پھر رومی شہنشاہ کو اپنا آقا اور مالک تسلیم کرتے تھے۔ پھر بھی زیادہ تر اپنی روحانی حالت سے زیادہ اپنی مالی اور سماجی حیثیت کے بارے میں فکر مند تھے۔ اس نیم مذہبی ثقافت کے خلاف لدیہ نے اپنا مخلصانہ کردار ادا کیا۔

ہر ہفتے کی صبح جب اس کے تمام نوکر سوئے ہوتے تو لدیہ اپنی حویلی سے باہر نکل جاتی تھی۔ وہ خاموش سڑکوں پر اس وقت تک چلتی جاتی جب تک کہ وہ شہر کے دروازوں سے باہر اپنی پسندیدہ جگہ یعنی دریا تک نہ پہنچ جاتی۔ وہاں وہ اپنی قریبی سہیلیوں کا انتظار کرتی۔ ملنے جلنے کے بعد اور تھوڑی گپ شپ کے بعد عورتیں ٹھنڈی گھاس پر بیٹھ جاتیں اپنی تیز رفتار شہر کی زندگی کو بھول کر صرف لہروں کی آوازیں اور باتیں سنتی۔

پھر وہ دعا کرنے لگتیں لیکن فلپی کے عظیم شہریوں کی مانند نہیں۔ لدیہ اور عورتوں کے چھوٹے سے گروہ نے متعدد خداؤں سے نہیں بلکہ صرف ایک خدا سے دعا کی۔ یہوواہ! اسرائیل کے خدا سے۔

کہا جاتا ہے کہ ان خواتین کی جڑیں یہودی تھیں۔ یہ ممکن ہے کہ فلپی کے پورے شہر میں وہ واحد یہوواہ کی پرستار تھیں۔ پھر بھی کسی چیز نے انہیں اسرائیل کے خدا کے بارے میں دریا کے کنارے اس عجیب عبادت کی طرف راغب کیا۔

اس بات کا تصور کریں جب ایک آدمی نے ان خواتین کی ہفتہ وار نماز میں خلل ڈالا!

ایک رویا میں خدا نے مقدس پولس رسول سے کہا تھا کہ وہ اپنے وفد کو مکدونیہ لے جائے، جو فلپی شہر کے آس پاس کا ضلع ہے۔

جب مشنریوں نے اطاعت کی تو انہوں نے عورتوں کو پانی کے کنارے پایا۔ جب جنابِ پولس نے انہیں سیدنا یسوع المسیح کے بارے میں بتایا تو اندازہ لگائیں کہ رب تعالیٰ نے سب سے پہلے کس کا دل کھولا؟

ایک امیر، کامیاب کاروباری خاتون نہ صرف

مذہب تبدیل کر کے پورے یورپ میں پہلی مومنہ
بن گئی بلکہ وہ انجیل پھیلانے کی شریک بھی بن گئی۔
وہ مشنریوں کو اپنے گھر میں لے گئی اور جب تک وہ
اس علاقے میں تھے اس کی حویلی میں رہے۔ جانے
سے پہلے جنابِ پولس نے ان کے پورے گروہ اور
گھرانے کو بپتسمہ دیا۔

خُدا کی حمد کے گیت گا رہے تھے اور قَیدی سُن رہے تھے۔ 26 کہ
یکا یک بڑا بھَونچال آیا۔ یہاں تک کہ قَید خانے کی نیو ہل گئی اور اُسی
دم سب دروازے کھُل گئے اور سب کی بیڑیاں کھُل پڑیں۔ 27 اور
داروغہ جاگ اُٹھا اور قَید خانے کے دروازے کھُلے دیکھ کر سمجھا کہ
قَیدی بھاگ گئے۔ پَس تلوار کھینچ کر اپنے آپ کو مار ڈالنا چاہا۔
28 لیکن پولُس نے بڑی آواز سے پُکار کر کہا کہ ”اپنے تِئیں نُقصان
نہ پہُنچا کِیُونکہ ہم سب مَوجُود ہیں۔“
29 وہ چراغ منگوا کر اَندر جا کُودا اور کانپتا ہُؤا پولُس اور سِیلاس
کے آگے گِرا۔ 30 اور اُنہیں باہِر لا کر کہا ”اَے صاحبو! مَیں کیا
کرُوں کہ نِجات پاؤں؟“
31 اُنہوں نے کہا ”خُداوند یِسُوع پر اِیمان لا تو تُو اور تیرا گھرانا
نِجات پائے گا۔“ 32 اور اُنہوں نے اُس کو اور اُس کے سب گھر
والوں کو خُداوند کا کلام سُنایا۔ 33 اور اُس نے رات کو اُسی گھڑی
اُنہیں لے جا کر اُن کے زخم دھوئے اور اُسی وقت اپنے سب
لوگوں سمیت بپتِسمہ لِیا۔ 34 اور اُنہیں اُوپر گھر میں لے جا کر دستر
خوان بِچھایا اور اپنے سارے گھرانے سمیت خُدا پر اِیمان لا کر بڑی

خُوشی کی۔

پولوس خفیہ طور پر آتا ہے

[35] جب دِن ہُوَا تو فوجداری کے حاکموں نے حوالداروں کی
معرفت کہلا بھیجا کہ اُن آدمیوں کو چھوڑ دے۔

[36] اور داروغہ نے پولُس کو اِس بات کی خَبر دی کہ
فَوجداری کے حاکِموں نے تُمہارے چھوڑ دینے کا حُکم بھیج دِیا۔ پَس
اَب نِکل کر سَلامت چلے جاؤ۔

[37] مگر پولُس نے اُن سے کہا کہ ”اُنہوں نے ہم کو جو رُومی
ہیں قُصُور ثابِت کِئے بغَیر اعلانیہ پِٹوا کر قَید میں ڈالا اور اَب ہم کو چُپکے
سے نِکلتے ہیں؟ یہ نہیں ہو سکتا بلکہ وہ آپ آ کر ہمیں باہِر لے
جائیں۔“

[38] حوالداروں نے فَوجداری کے حاکِموں کو اِن باتوں کی
خَبر دی۔ جب اُنہوں نے سُنا کہ یہ رُومی ہیں تو ڈر گئے۔ [39] اور آ کر
اُن کی مِنّت کی اور باہِر لے جا کر دَرخواست کی کہ شہر سے چلے
جائیں۔ [40] تب وہ قَید خانے سے نِکل کر لُدِیہ کے ہاں گئے اور
بھائیوں سے مِل کر اُنہیں تسلّی دی اور روانہ ہُوئے۔

باب 17

تھِسّلُنیکے میں منادی

[1] پِھر وہ اَمفِپُلِس اور اَپُلّونیہ ہو کر تھِسّلُنیکے میں آئے جہاں
یہُودِیوں کا ایک عِبادت خانہ تھا۔ [2] اور پولُس اپنے دستُور کے
مُوافِق اُن کے پاس گیا اور تِین سبتوں کو کِتابِ مُقدّس سے اُن کے

آپ کے سفر کے لیے

17:1-34

صورتِ حال

فلپی سے نکال دیئے جانے کے بعد جنابِ پولس رسول اور اس کے ساتھیوں نے تھسلنیکے اور اتھنز کا دورہ کیا۔ ان دونوں شہروں میں حضرت پولس بہت بہادری سے

ساتھ بحث کی۔ 3 اور اُس کے معنی کھول کھول کر دلیلیں پیش کرتا تھا کہ مسیح کو دُکھ اُٹھانا اور مُردوں میں سے جی اُٹھنا ضرُور تھا اور یہی یِسُوع جِس کی مَیں تمہیں خَبر دیتا ہُوں مسیح ہے۔ 4 اُن میں سے بعض نے مان لِیا اور پولُس اور سِیلاس کے شریک ہُوئے اور خُدا پرست یُونانیوں کی ایک بڑی جماعت اور بہتیری شریف عَورتیں بھی اُن کی شریک ہُوئیں۔

یاسون کے گھر پر دھاوا

5 مگر یہُودِیوں نے حسد میں آکر بازاری آدمیوں میں سے کئی بدمعاشوں کو اپنے ساتھ لِیا اور ہجوم جمع کر کے شہر میں فساد کرنے لگے اور یاسون کا گھر گھیر کر اُنہیں لوگوں کے سامنے لے آنا چاہا۔ 6 اور جب اُنہیں نہ پایا تو یاسون اور کئی اَور بھائیوں کو شہر کے حاکموں کے پاس چِلاّتے ہُوئے کھینچ لے گئے کہ وہ شخص جِنہوں نے جہان کو باغی کر دِیا یہاں بھی آئے ہیں۔ 7 اور یاسون نے اُنہیں اپنے ہاں اُتارا ہے اور یہ سب کے سب قیصر کے احکام کی مُخالفت کر کے کہتے ہیں کہ بادشاہ تو اَور ہی ہے یعنی یِسُوع۔ 8 یہ سُن کر عام لوگ اور شہر کے حاکم گھبرا گئے۔ 9 اور اُنہوں نے یاسون اور باقیوں کی ضمانت لے کر اُنہیں چھوڑ دِیا۔

بیریہ میں منادی

10 لیکن بھائیوں نے فوراً راتوں رات پولُس اور سِیلاس کو بیریہّ میں بھیج دیا۔ وہ وہاں پہنچ کر یہُودِیوں کے عِبادت خانے میں گئے۔ 11 یہ لوگ تھِسّلُنیکے کے یہُودِیوں سے نیک ذات تھے کیُونکہ اُنہوں نے بڑے شوق سے کلام کو قبُول کیا اور روز بروز کتاب

خدا کے فضل کی بدولت نجات پانے کی گواہی دیتے رہے۔

مشاہدہ

جب ہم سیدنا مسیح کی تعلیم دیتے ہیں تو پہلے ہمیں اپنے ناظرین کے بارے میں اچھی جانکاری ہونی چاہئے۔

فیضیابی

حضرت پولس کو تھِسّلُنیکے چھوڑے ہوئے تقریباً چھ مہینے ہو چکے ہیں۔ انہوں نے تیمتھیس اور سیلاس سمیت وہاں تین نہایت سود مند ہفتے گزارے۔ ان کے قیام کا نتیجہ مومنین کا ایک مرکز تھا۔ جناب لوقا مومنین کی جماعت کا ایک جملے میں ہی پروفائل فراہم کرتا ہے جب وہ لکھتے ہیں: ”اُن میں سے بعض نے مان لِیا اور پَولُس اور سیلاس کے شریک ہُوئے اور خُدا پرست یُونانیوں کی ایک بڑی جماعت اور بُہتیری شریف عَورتیں بھی اُن کی شریک ہُوئیں۔“ (۴ آیت)

ایک انتخابی گروپ نے چرچ کی پہلی سروس میں شرکت کی کچھ یہودی تھے کچھ یونانی تھے کچھ بااثر خواتین تھی لیکن سب کو یقین تھا کہ سیدنا یسوع ہی مسیحا ہیں۔ اور تھوڑے ہی عرصے میں سب نے اپنے ایمان کی قیمت ادا کر دی۔ نوجوان مومنین کو شہر کے قائدین کی موجودگی میں گھسیٹا گیا اور اپنی رہائی کے لیے ضمانت نامے دینے پر مجبور کیا گیا۔ اس رات انہوں نے جنابِ پولس، جنابِ جیمتھیس اور جنابِ سیلاس کو شہر سے باہر نکلنے میں مدد کی۔

حضرت پولس رسول آگے بڑھتے ہیں، لیکن ان کا دل ابھی تھِسّلُنیکے میں ہے۔ چھوٹی سی

مُقدّس میں تحقیق کرتے تھے کہ آیا یہ باتیں اِسی طرح ہیں۔
[12] پَس اُن میں سے بھی بہُت سی عِزّت دار عَورتیں اور مرد اِیمان
لائے۔ [13] جب تھِسّلُنیکے کے یہُودِیوں کو معلُوم ہُؤا کہ پولُس بیرِیہّ
میں بھی خُدا کا کلام سُناتا ہے تو وہاں بھی جا کر لوگوں کو اُبھارا اور اُن
میں کھلبلی ڈالی۔ [14] اُس وقت بھائیوں نے فوراً پولُس کو روانہ کِیا کہ
سُمندر کے کِنارے تک چلا جائے لیکِن سِیلاس اور تِیمُتھِیُس وہیں
رہے۔ [15] اور پولُس کے رہبر اُسے اتھینے تک لے گئے اور سِیلاس
اور تِیمُتھِیُس کے لِئے یہ حکم لے کر روانہ ہُوئے کہ جہاں تک
ہو سکے جلد میرے پاس آؤ۔

اتھینے میں

[16] جب پولُس اتھینے میں اُن کی راہ دیکھ رہا تھا تو شہر کو بُتوں
سے بھرا ہُؤا دیکھ کر اُس کا جی جل گیا۔ [17] اِس لِئے وہ عبادت
خانے میں یہُودِیوں اور خُدا پرستوں سے اور چَوک میں جو مِلتے
تھے اُن سے روز بحث کِیا کرتا تھا۔ [18] اور چند اِپکوُری اور ستوئیکی
فلسفی اُس کا مُقابلہ کرنے لگے۔ بعض نے کہا کہ یہ بکواسی کیا کہنا
چاہتا ہے؟ اَوروں نے کہا یہ غیر معبُودوں کی خَبر دینے والا معلُوم
ہوتا ہے اِس لِئے کہ وہ یِسُوع اور قِیامت کی خُوشخَبری دیتا تھا۔
[19] پَس وہ اُسے اپنے ساتھ اریوپگُس میں لے گئے اور کہا آیا ہم کو
معلُوم ہو سکتا ہے کہ یہ نئی تعلِیم جو تُو دیتا ہے کیا ہے؟ [20] کیُونکہ تُو
ہمیں انوکھی باتیں سُناتا ہے پَس ہم جاننا چاہتے ہیں کہ اِن سے
غرض کیا ہے۔ [21] اِس لِئے کے سب اتھینوی اور پردیسی جو وہاں
مُقِیم تھے اپنی فرصُت کا وقت سنی سنی باتیں کہنے سُننے کے سِوا اور
کِسی کام میں صِرف نہ کرتے تھے.

جماعت اتنی نحیف ونازک لیکن ہے بہت ہی خاص۔ بس ان کے خیال سے ہی انہیں فخر محسوس ہوتا ہے۔ وہ انہیں دوبارہ دیکھنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ تُم سب کے بارے میں ہم خُدا کا شُکر ہمیشہ بجا لاتے ہیں اور اپنی دُعاؤں میں تُمہیں یاد کرتے ہیں۔ (۱ تھسلنیکیوں ۱:۲)۔ وہ اس دن کا خواب دیکھتے ہیں جس دن وہ انہیں دوبارہ مل سکیں حتی کہ وہ سیدنا مسیح کے ساتھ بھی انہیں دیکھنا چاہتے ہیں۔

غور کریں کہ وہ ان سے کیا کہتا ہے۔ ”بھلا ہماری اُمّید اور خُوشی اور فخر کا تاج کیا ہے؟ کیا وہ ہمارے خُداوند یِسُوع کے سامنے اُس کے آنے کے وقت تُم ہی نہ ہو گے؟“ (۱ تھسلنیکیوں ۱۹:۲)

اس معاملے میں اب مقدس پولُس رسول تھسلنیکیوں سے ملیں گے۔ وہ اپنے دوستوں کے چہروں کو تلاش کریں گے۔ وہ انہیں پا لیں گے اور ان کے دوست جناب پولس کو۔ اور سیدنا مسیح کی حضوری میں وہ دوبارہ مل کر ابدی طور سے خوش ہوں گے۔

ایسا کرنے کے تصور کی کوشش کریں۔ اُس دن کے بارے میں سوچیں جب سیدنا مسیح آئیں گے۔ اور آپ نجات پا چکے ہیں۔ آپ کے جسم کو نیا بنا دیا گیا ہے۔۔۔ کوئی دکھ اور تکلیف نہیں۔ آپ کے ذہن ودماغ کو نیا بنا دیا گیاہے۔۔۔ جسے آپ کبھی جزوی طور پر سمجھتے تھے، اب آپ واضح طور پر سمجھتے ہیں۔ آپ کو کوئی خوف، کوئی خطرہ، کوئی غم محسوس نہیں ہوتا۔ اگرچہ آپ ہجوم میں سے ایک ہیں، ایسا لگتا ہے جیسے آپ اور سیدنا یسوع المسیح بالکل اکیلے ہیں۔

اریوپگُس میں خطاب

22 پولُس نے اریوپگُس کے بیچ میں کھڑے ہو کر کہا کہ ”اَے اتھینے والو! مَیں دیکھتا ہُوں کہ تُم ہر بات میں دیوتاؤں کے بڑے ماننے والے ہو۔ 23 چُنانچہ میں نے سَیر کرتے اور تُمہارے معبُودوں پر غَور کرتے وقت ایک اَیسی قُربان گاہ بھی پائی جِس پر لِکھا تھا کہ

نامعلُوم خُدا کے لِئے

پَس جِس کو تُم بغَیر معلُوم کِئے پُوجتے ہو مَیں تُم کو اُسی کی خبر دیتا ہُوں۔ 24 جِس خُدا نے دُنیا اور اُس کی سب چِیزوں کو پَیدا کِیا وہ آسمان اور زمِین کا مالِک ہو کر ہاتھ کے بنائے ہُوئے مندروں میں نہیں رہتا۔ 25 نہ کِسی چِیز کا مُحتاج ہو کر آدمِیوں کے ہاتھوں سے خِدمت لیتا ہے کِیُونکہ وہ تو خُود سب کو زِندگی اور سانس اور سب کُچھ دیتا ہے۔ 26 اور اُس نے ایک ہی اصل سے آدمِیوں کی ہر ایک قَوم تمام رُوی زمِین پر رہنے کے لِئے پَیدا کی اور اُن کی مِیعادیں اور سکُونت کی حدیں مُقرّر کِیں۔ 27 تاکہ خُدا کو ڈھونڈیں۔ شاید کہ ٹٹول کر اُسے پائیں ہر چند وہ ہم میں سے کِسی سے دُور نہیں۔ 28 کِیُونکہ اُسی میں ہم جِیتے اور چلتے پِھرتے اور مَوجُود ہیں۔ جَیسا تُمہارے شاعِروں میں سے بھی بعض نے کہا ہے کہ ہم تو اُس کی نسل بھی ہیں۔ 29 پَس خُدا کی نسل ہو کر ہم کو یہ خیال کرنا مُناسِب نہیں کہ ذاتِ اِلٰہی اُس سونے یا رُوپے یا پتّھر کی مانِند ہے جو آدمی کے ہُنر اور اِیجاد سے گھڑے گئے ہوں۔ 30 پَس خُدا، جہالت کے وقت سے چشم پوشی کر کے اَب سب آدمِیوں کو ہر جگہ حُکم دیتا ہے کہ تَوبہ کریں۔ 31 کِیُونکہ اُس نے ایک دِن

اور سیدنا مسیح آپ سے یہ سوال پوچھتے ہیں۔ میں تو صرف قیاس آرائیاں کر رہا ہوں لیکن میں حیران ہوں کہ کیا سیدنا مسیح آپ سے یہ الفاظ کہہ سکتے ہیں ”مجھے بہت فخر ہے کہ آپ نے خود کو میری منادی کے لئے استعمال کرنے دیا۔ آپ کی وجہ سے آج دوسرے لوگ یہاں موجود ہیں۔ کیا آپ ان سے ملنا پسند کریں گے؟

امکانات ہیں کہ آپ اس طرح کے بیان پر حیران ہوں گے۔ حضرت پولس رسول کے لیے ایسے الفاظ سننا ایک اور بات ہے۔ وہ تو رسول تھے۔ ہم تصور کر سکتے ہیں کہ کوئی غیر ملکی مشنری یا مشہور ایونجیلسٹ یہ الفاظ سن رہا ہو۔۔۔کیا ہم بھی سنیں گے؟

اطلاق

جب آپ کا تعارف ایمان سے ہو، تو کس قسم کی گواہی نے آپ کو متوجہ کیا ہو؟ کیا آپ کی زندگی میں کوئی ایسا ہے جو ایسی ہی حالت میں ہو؟ جو کچھ آپ نے پایا ہے آپ ان کے ساتھ کیسے بانٹ سکتے ہیں؟ اگر کوئی نہیں ہے تو دوستوں کا ایک حلقہ تلاش کریں جہاں آپ سیدنا مسیح نے جو آپکے لئے کیا ہے سانجھا کر سکیں۔

ٹھہرایا ہے جِس میں وہ راستی سے دُنیا کی عدالت اُس آدمی کی
معرفت کرے گا جِسے اُس نے مُقرّر کِیا ہے اور اُسے مُردوں میں
سے زندہ کرکے یہ بات سب پر ثابِت کردی ہے۔“
32 جب اُنہوں نے مُردوں کی قیامت کا ذِکر سُنا تو بعض ٹھٹھا
مارنے لگے اور بعض نے کہا کہ یہ بات ہم تجھ سے پِھر کبھی سُنیں
گے۔ 33 اِسی حالت میں پولُس اُن کے بِیچ میں سے نِکل گیا۔ 34 مگر
چند آدمی اُس کے ساتھ مِل گئے اور اِیمان لے آئے۔ اُن میں
دیونُسِیُس اریوپگُس کا صلاح کار اور دَمرِس نامی ایک عَورت تھی
اور بعض اَور بھی اُن کے ساتھ تھے۔

باب 18

کُرِنتھُس میں منادی

1 ان باتوں کے بعد پولُس اتھینے سے روانہ ہو کر کُرِنتھُس
میں آیا۔ 2 اور وہاں اُس کو اَکوِلہ نامی ایک یہُودی مِلا جو پُنطُس کی
پَیدائش تھا اور اپنی بِیوی پرِسکلہ سمیت اطالِیہ سے نیا نیا آیا تھا کیُونکہ
کلودِیُس نے حُکم دِیا تھا کہ سب یہُودی رومہ سے نِکل جائیں۔ پَس
اُن کے پاس گیا۔ 3 اور چُونکہ اُن کا ہم پیشہ تھا اُن کے ساتھ رہا اور
وہ کام کرنے لگے اور اُن کا پیشہ خَیمہ دوزی تھا۔ 4 اور وہ ہر سَبت کو
عِبادت خانے میں بحث کرتا اور یہُودِیوں اور یُونانیوں کو قائِل کرتا
تھا۔
5 اور جب سِیلاس اور تِیمُتھِیُس مکِدُنیہ سے آئے تو پولُس کلام
سُنانے کے جوش سے مجبُور ہو کر یہُودِیوں کے آگے گواہی دے رہا

آپ کے سفر کے لیے

18:1-29

صورتِ حال

کرنتھس جو کہ یونان کا تجارتی مرکز تھا وہ کرپشن کی ایک محفوظ پناہ گاہ بھی تھی۔ جب کہ اس میں خدمت کے مواقع بھی بہت تھے۔

مشاہدہ

ہمیں ان فتوحات پر خوش ہونا چاہیے جو سیدنا یسوع ہمیں دیتے ہیں اور ایذا رسانیوں اور ظلم و ستم کے دوران مثبت رہنا چاہیے۔

خوشیاں چھیننے والے رومن چرچ میں گھس گئے۔ مقدس پولس کو انہیں یاد دلانا پڑا ”مگر جو شخص کام نہیں کرتا بلکہ بے دِین کے راست باز ٹھہرانے والے پر اِیمان لاتا ہے

تھا کہ یِسُوعؔ ہی مسیح ہے۔ [6] جب لوگ مُخالفت کرنے اور کُفر بکنے لگے تو اُس نے اپنے کپڑے جھاڑ کر اُن سے کہا "تُمہارا خُون تُمہاری ہی گردن پر۔ مَیں پاک ہُوں۔ اَب سے غَیر قَوموں کے پاس جاؤں گا۔" [7] پَس وہاں سے چلا گیا اور طِطُسؔ یوستُیسؔ نام ایک خُدا پرست کے گھر گیا جو عِبادت خانے سے مِلا ہُؤا تھا۔ [8] اور عِبادت خانے کا سَردار کرِسپُسؔ اپنے تمام گھرانے سمیت خُداوند پر اِیمان لایا اور بہُت سے کُرنتھی سُن کر اِیمان لائے اور بپتِسمہ لِیا۔ [9] اور خُداوند نے رات کو رویا میں پَولُسؔ سے کہا خَوف نہ کر بلکہ کہے جا اور چُپ نہ رہ۔ [10] اِس لِئے کہ مَیں تیرے ساتھ ہُوں اور کوئی شخص تُجھ پر حملہ کر کے ضرر نہ پہُنچا سکے گا کیُونکہ اِس شہر میں میرے بہُت سے لوگ ہیں۔ [11] پَس وہ ڈیڑھ برس اُن میں رہ کر خُدا کا کلام سِکھاتا رہا۔

[12] جب گلّیوؔ، اخَیہؔ کا صُوبے دار تھا یہُودی ایکا کر کے پَولُسؔ پر چڑھ آئے اور اُسے عدالت میں لے جا کر۔ [13] کہنے لگے کہ یہ شخص لوگوں کو ترغِیب دیتا ہے کہ شَریعَت کے بر خِلاف خُدا کی پرستِش کریں۔

[14] جب پَولُسؔ نے بولنا چاہا تو گلّیوؔ نے یہُودِیوں سے کہا "اَے یہُودیو! اگر کُچھ ظُلم یا بڑی شرارت کی بات ہوتی تو واجِب تھا کہ مَیں صبر کر کے تُمہاری سُنتا۔ [15] لیکِن جب یہ اَیسے سوال ہیں جو لفظوں اور ناموں اور خاص تُمہاری شریعت سے عِلاقہ رکھتے ہیں تو تُم ہی جانو۔ میں اَیسی باتوں کا مصنف بننا نہیں چاہتا۔" [16] اور اُس نے اُنہیں عدالت سے نِکلوا دیا۔ [17] پھِر سب لوگوں نے عِبادت خانے کے سَردار سوستھِنیسؔ کو پکڑ کر عدالت کے سامنے مارا مگر

اُس کا اِیمان اُس کے لِئے راست بازی گِنا جاتا ہے۔"

فلپی کے مومنین نے ایسی ہی حماقتیں سنی تھیں۔ بڑے بھائی ان سے کسی معمولی چیز کا مطالبہ نہیں کر رہے تھے بلکہ اصرار کر رہے تھے کہ "نجات کے لیے ختنہ ضروری ہے" (فلپیوں ۳:۲)

یہاں تک کہ یروشلیم کے مومنین جو اعلیٰ اور اہم ترین جماعت تھی انہوں نے بھی ایسی ہی مذہبی آوازیں سنی تھیں۔ غیر یہودی ایمان داروں سے کہا جا رہا تھا "اگر مُوسیٰ کی رَسم کے مُوافِق تُمہارا خَتنہ نہ ہو تو تُم نجات نہیں پا سکتے"۔(اعمال ۱۵:۱)

کلیسیائیں بھی فضل کی رکاوٹ کی بیماری کا شکار ہیں ۔ ہو سکتا ہے باپ آپ کو گیٹ سے اندر آنے دے لیکن آپ کو اس کے ساتھ میز پر بیٹھنے کے لئے کچھ کرنا ہو گا۔ رب العزت آپ کی نجات کی پیشگی ادائیگی خود کرتا ہے لیکن آپ کو ماہانہ اقساط ادا کرنی ہیں۔ آسمان آپ کو ایک کشتی دیتا ہے لیکن اگر آپ دوسرا ساحل دیکھنا چاہتے ہیں تو خود چپو مار کر اسے چلانا ہو گا۔

فضل کی رکاوٹ بس چکھنا ہے لیکن پینا نہیں اپنے ہونٹوں کو گیلا کرنا ہے لیکن پیاس نہیں بجھانی ہے۔ کیا آپ کسی چشمے پر ایسی ہدایات کا تصور کر سکتے ہیں؟ "کھانا نگلنا نہیں ہے اپنے منہ کو بھر لو لیکن پیٹ میں نہیں لے جانا ہے"

مضحکہ خیز: اگر آپ پانی نہیں پی سکتے تو کیا فائدہ اور اُس فضل کا کیا فائدہ اگر آپ اسے گہرا نہ جانے دیں؟

پرسکلہ اور اَکوِلہ

ایک یا دو سال بعد حضرت پولس روم میں مومنین کو لکھتے ہیں اور فرماتے ہیں "پرِسکِہ اور اَکوِلہ سے میرا سلام کہو۔ وہ مسیح یِسُوع میں میرے ہم خِدمت ہیں۔اُنہوں نے میری جان کے لِئے اپنا سَر دے رکھّا تھااور صِرف مَیں ہی نہیں بلکہ غَیر قَوموں کی سب کلِیسیائیں بھی اُن کی شُکر گُذار ہیں۔اور اُس کلِیسیا سے بھی سلام کہو جو اُن کے گھر میں ہے۔" (رومیوں ۱۶:۳۔۵)

وہ روم واپس آتے ہیں لیکن ریٹائر ہونے کے لیے نہیں۔ وہ خدا تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں اور مل کر لوگوں کی خدمت کر رہے ہوتے ہیں۔

تیزی سے ٦٦۔ ٦٧ عیسوی کی جانب بڑھتے ہیں۔ حضرت پولس رسول رومی جیل میں ہے۔جب وہ اپنی موت کا انتظار کر رہے تھے تو انہوں نے جنابِ تیمو تھی کو لکھا۔ اپنے خط کے آخر پر وہ لکھتے ہیں "پرسکلہ اور اکولہ کو سلام" (۲ تھیتس ۴:۱۹)۔ آپ کو اور کس سے امید تھی کہ وہ افسس میں اس کمزور وخائف نوجوان پادری کی مدد کرے گا؟

بہت سے شادی شدہ جوڑے بہت سی غلطیاں کرتے ہیں اور دوسرے بہت سے بس نبھانے کی ہی کوشش کرتے ہیں۔ اگر آپ شادی شدہ ہیں تو ایسا جوڑا بنیں جو امتیازی ہو اور منفرد ہو۔پرسکلہ اور اکولہ کی طرح بنیں۔ ایک ساتھ خدمت گزار۔ اگر آپ شادی شدہ نہیں ہیں تو آپ بالکل مؤثر ہو سکتے ہیں۔ نقطہ یہ ہے کہ آپ کو ہر چند سالوں میں کہیں دوسری جگہ جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ کو صرف نرم مزاج اور مہمان نواز ہونا پڑے گا۔

اس بہت ہی متحرک جوڑی کا سب سے پہلے ذکر اعمال اٹھارہ باب میں کیا گیا ہے۔ جنابِ پولس رسول یونان میں کرنتھس میں اپنے دوسرے مشنری سفر کے دوران ان سے ملاقات کرتے ہیں پرسکلہ اور اکولہ زندگی بسر کرنے کے لیے خیمے بناتے ہیں – بالکل بزرگ پولس کی مانند۔ لیکن کیا وہ جوان تھے؟ بوڑھے تھے یا پھر بچے تھے؟ بے گھر تھے؟ بائبل اس بارے کچھ نہیں بتاتی۔

ہم صرف اتنا جانتے ہیں کہ یہ جوڑا اٹلی سے نقل مکانی کر گیا تھا (جنہیں کچھ یہودیوں کے ساتھ شہنشاہ کلاڈیئس نے ۴۹ عیسوی میں جلاوطن کر دیا تھا)۔جب انہیں معلوم ہوا کہ جنابِ پولس خوشخبری کے پیغام کے ساتھ کرنتھس پہنچنا چاہتے ہیں تو پرسکلہ اور اکولہ نے جناب پولس کے لئے اپنا گھر کھول دیا۔ انہوں نے اُسے اپنے گھر میں کوئی ڈیڑھ سال تک رکھا اور ہر طرح کی دیکھ بھال بھی کی۔ (دیکھیں ۱۸: ۱۱،۱۸)

لیکن یہی سب کچھ نہیں ہے۔ جب مقدس پولس رسول کرنتھس چھوڑ کر مشرق کی طرف مزید خدمت کرنے کے لئے جاتے ہیں تو پرسکلہ اور اکولہ بھی اس کے ساتھ جاتے ہیں۔ پھر جناب پولس اُس جوڑے کو بڑے بوجھل دل کے ساتھ افسس میں چھوڑ دیتے ہیں جہاں وہ فوری طور پر مقدس اپلوس کی رہنمائی کرتے ہیں (دیکھیں ۱۸:۲۴۔۲۶)۔اس کے فوراً بعد، وہ اپنے افسس والے گھر میں چھوٹے سے گروہ کی رہنمائی کر رہے ہوتے ہیں (دیکھیں ۱ کرنتھیوں ۱۶:۱۹)۔

گلیو نے اِن باتوں کی کُچھ پروانہ کی۔

پولُس کی انطاکیہ کو واپسی

[18] پَس پولُس بہُت دِن وہاں رہ کر بھائیوں سے رخُصت ہُؤا اور چُونکہ اُس نے مَنّت مانی تھی۔ اِس لِئے کنخریہ میں سر مُنڈایا اور جہاز پر سُوریہ کو روانہ ہُؤا اور پرِسکّلہ اور اَکولہ اُس کے ساتھ تھے۔ [19] اور اِفِسس میں پہُنچ کر اُس نے اُنہیں وہاں چھوڑا اور آپ عِبادت خانے میں جا کر یہُودیوں سے بحث کرنے لگا۔ [20] جب اُنہوں نے اُس سے دَرخواست کی کہ اَور کُچھ عرصہ ہمارے ساتھ رہ تو اُس نے منظُور نہ کِیا۔ [21] بلکہ یہ کہہ کر اُن سے رُخصت ہُؤا کہ اگر خُدا نے چاہا تو تُمہارے پاس پِھر آؤں گا اِفُسس سے جہاز پر روانہ ہُؤا۔

[22] پِھر قیصریہ میں اُتر کر یروشلیم کو گیا اور کلِیسیا کو سَلام کر کے انطاکِیہ میں آیا۔ [23] اور چند روز رہ کر وہاں سے روانہ ہُؤا اور ترتیب وار گلِتیہ کے عِلاقہ اور فرُوگیہ سے گُزرتا ہُؤا سب شاگردوں کو مضبُوط کرتا گیا۔

اُپلّوس کی خدمت

[24] پِھر اُپلّوس نام ایک یہُودی اِسکندریہ کی پَیدائش خُوش تقریر اور کِتاب مُقدّس کا ماہِر اِفِسس میں پہُنچا۔ [25] اِس شخص نے خُداوند کی راہ کی تعلِیم پائی تھی اور رُوحانی جوش سے کلام کرتا اور یِسُوع کی بابت صحیح صحیح تعلِیم دیتا تھا مگر صِرف یُوحنّا کے بپتسمے سے واقِف تھا۔ [26] وہ عِبادت خانے میں دِلیری سے بولنے لگا مگر پرِسکّلہ اور اَکولِہ اُس کی باتیں سُن کر اُسے اپنے گھر لے گئے اور اُس کو خُدا

کیا آپ تصور کر سکتے ہیں ؟ کون سی تصویر آپ کے دل کی بہترین وضاحت کرتی ہے ؟ ایک پانی سے بھیگا ہوا بچہ کھلے پانی کے نل کے سامنے ناچ رہا ہے؟ یا گرمی سے مرجھائی ہوئی ریگستانی لڑھک بوٹی؟ یہاں آپ یہ کیسے جانتے ہیں؟ ایک سوال؟ کیا خدا تعالیٰ کا فضل آپ پر واضح کرتا ہے؟ گہرا بہتا فضل واضح کرتا ہے، ایک بار اور سب کے لیے کہ ہم کون ہیں۔

اطلاق

یہ آپ کے اپنے دماغ یا دل میں پیدا نہیں ہوتی ہے۔ حقیقی خوشی خدا تعالیٰ کا تحفہ ہے یہ کسی بھی دوکان سے خریدی نہیں جاسکتی۔

کی راہ اَور زیادہ صِحت سے بتائی۔ [27] جب اُس نے اِرادہ کِیا کہ پار
اُتر کر اَخیہ کو جائے تو بھائیوں نے اُس کی ہِمّت بڑھا کر شاگردوں کو
لِکھا کہ اُس سے اچھّی طرح مِلنا۔ اُس نے وہاں پہُنچ کر اُن لوگوں کی
بڑی مدد کی جو فضل کے سبب سے اِیمان لائے تھے۔ [28] وہ کِتابِ
مُقدّس سے یِسُوع کا مسیح ہونا ثابِت کر کے بڑے زور شور سے
یہُودیوں کو اعلانِیہ قائِل کرتا رہا۔

باب 19

پولُس اِفسُس میں

[1] اور جب اپلُوس کُرِنتھُس میں تھا تو اَیسا ہُؤا کہ پولُس اُوپر
کے عِلاقے سے گُزر کر اِفسُس میں آیا اور کئی شاگِردوں کو دیکھ کر
[2] اُن سے کہا ”کیا تُم نے اِیمان لاتے وقت رُوحُ اُلقدُس پایا“ اُنہوں
نے اُس سے کہا کہ ہم نے تو سُنا بھی نہیں کہ رُوحُ القدُس نازِل ہُؤا
ہے۔
[3] اُس نے کہا ”پس تُم نے کِس کا بپتِسمہ لِیا؟“ اُنہوں نے کہا
یُوحنّا کا بپتِسمہ۔
[4] پولُس نے کہا ”یُوحنّا نے لوگوں کو یہ کہہ کر توبہ کا بپتِسمہ دِیا
کہ جو میرے پِیچھے آنے والا ہے اُس پر یعنی یِسُوع پر اِیمان لانا۔“
[5] اُنہوں نے یہ سُن کر خُداوند یِسُوع کے نام کا بپتِسمہ لِیا۔ [6] جب
پولُس نے اُن پر ہاتھ رکھّے تو رُوحُ القدُس اُن پر نازِل ہُؤا اور وہ
طرح طرح کی زبانیں بولنے اور نبُوّت کرنے لگے۔ [7] اور وہ تخمِیناً
بارہ آدمی تھے۔

آپ کے سفر کے لیے

19:1-41

صورتِ حال

حضرت پولس رسول کے تیسرے رسالتی سفر پر انہوں نے عقائدی غلط فہمیوں کو دور کیا جو مومنین کی جماعتوں میں پھیل رہی تھیں۔

مشاہدہ

تبدیلی کی قوت رب تعالیٰ سے ہی آتی ہے۔ یہ جادوئی فارمولا یا جادوئی الفاظ سے حاصل نہیں کی جا سکتی۔ سیدنا مسیح نے ہی شیطان پر فتح پائی ہے۔

فیضیابی

جشن بہاراں کا میلہ ایک بہت بڑی جگہ ہے اور اِس آٹھ سالہ بچے کے لیے نہایت ہی خوشی بھری جگہ یہاں اُس کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئی اور میلے کی روشنیوں سے چندیا ہی گئی ہیں۔ یہ وہ جشن ہے جس کی حسرت ہر کوئی کرتا ہے۔ نہایت ہی خوب صورت سماں ہر کوئی خوشی سے جھوم رہا ہے کوئی اِدھر اور

[8] پھر وہ عِبادت خانے میں جا کر تِین مہینے تک دِلیری سے بولتا اور خُدا کی بادشاہی کی بابت بحث کرتا اور لوگوں کو قائِل کرتا رہا۔ [9] لیکن جب بعض سخت دِل اور نافرمان ہوگئے بلکہ لوگوں کے سامنے اِس طرِیق کو بُرا کہنے لگے تو اُس نے اُن سے کِنارہ کر کے شاگردوں کو الگ کر لیا اور ہر روز تُرنّس کے مدرسے میں بحث کِیا کرتا تھا۔ [10] دو برس تک یہی ہوتا رہا۔ یہاں تک کے آسِیہ کے رہنے والوں کیا یہُودی کیا یُونانی سب نے خُداوند کا کلام سُنا۔

سکوا کے بیٹے

[11] اور خُدا پولُس کے ہاتھوں سے خاص خاص معجزے دِکھاتا تھا۔ [12] یہاں تک کے رُومال اور پٹکے اُس کے بدَن سے چھُوڑ کر بیماروں پر ڈالے جاتے تھے اور اُن کی بیمارِیاں جاتی رہتی تھِیں اور بُری رُوحیں اُن میں سے نِکل جاتی تھِیں۔ [13] مگر بعض یہُودِیوں نے جو جھاڑپھُونک کرتے پھِرتے تھے یہ اِختیّار کِیا کہ جِن میں بُری رُوحیں ہوں اُن پر خُداوند یِسُوع کا نام یہ کہہ کر پھُوکیں کہ جِس یِسُوع کی پولُس منادی کرتا ہے مَیں تُم کو اُسی کی قَسم دیتا ہُوں۔ [14] اور سِکوا یہُودی سَردار کاہِن کے سات بیٹے اَیسا کِیا کرتے تھے۔

[15] بُری رُوح نے جواب میں اُن سے کہا کہ یِسُوع کو تو مَیں جانتی ہُوں اور پولُس سے بھی واقِف ہُوں مگر تُم کون ہو؟ [16] اور وہ شَخص جِس پر بُری رُوح تھی کُود کر اُن پر جا پڑا اور دونوں پر غالِب آ کر اَیسی زِیادتی کہ وہ ننگے اور زخمی ہو کر اُس گھر سے نِکل بھاگے۔ [17] اور یہ بات اِفسُس کے سب رہنے والے یہُودِیوں اور یُونانِیوں کو معلُوم ہوگئی۔ پَس سب پر خَوف چھا گیا اور خُداوند

کوئی اُدھر جا رہا ہے۔ چھوٹی سی پگڈنڈی جس کی دونوں طرف روشنیاں ہی تھیں، ماں پکارتی ہے بچے یہ اپنا شہر نہیں ہے۔ دھیان سے۔

میلہ بہت ہی جوش و خروش سے گونج اٹھا۔ کہیں رولر کوسٹرز ہیں کہیں فیرس پہیے کینڈی والے ہیں، کہیں کاٹن کینڈیز کہیں آئس کریم والے ہیں اور کہیں بندر کا تماشہ ہے اور کہیں جھولے ہیں ہر طرف شور و غل اور ہر طرف آوازیں ہی آوازیں ہیں۔۔۔

"سیدھے قدم بڑھاؤ اور اپنی قسمت آزماؤ!"

"اس طرف بچے سو روپے کا پورا غباروں کا بورڈ۔۔۔ نشانہ لگائیں پھر بس فری۔۔۔"

"آؤ بچے، اپنی ماں کو ٹیڈی بیئر جیت کر تحفہ دو۔"

ایک خاتون بلا رہی ہے کہ چھلے کو بوتل میں ڈالو اور انعام پاؤ؟ ایک اور لڑکا بھوت گھر میں اوپر اونچی سی کرسی پر بیٹھا زور زور سے بلا رہا ہے۔ "بچے اندر آجاؤ۔ کیا ہوا؟ ڈر رہے ہو؟"

شور مچانے والوں کا ایک ٹولہ - ہر ایک باری باری زور زور سے پکار رہا ہے۔ والد صاحب نے مجھے ان کے بارے میں خبر دار کیا تھا۔ وہ اس چھوٹی پگڈنڈی سے بھی واقف تھے۔ مجھے ان کی ہدایات اچھی طرح یاد نہیں تھیں۔ لیکن مجھے کچھ کچھ یاد تھا۔ لیکن میں وہاں رش میں پھنس گیا میری ماں کے ہاتھ سے میرا ہاتھ چھوٹ گیا۔ ایک بڑے ہاتھ سے چھوٹا ہاتھ چھوٹ گیا تھا۔ اور جب بھی میں یہ آوازیں سنتا، میرا چہرہ ان کی جانب متوجہ ہو جاتا۔ میرے باپ نے یا تو مجھے اجازت دی تھی یا تحفظ مجھے بس یہ تو یاد تھا کہ چلتے رہنا۔ وہ پہلے سے ہی جانتا تھا کہ وہاں کیا ہو سکتا تھا، مجھے ان

یِسُوع کے نام کی بُزُرگی ہُوئی۔ [18] جو اِیمان لائے تھے اُن میں سے
بُہتیروں نے آ کر اپنے اپنے کاموں کا اِقرار اور اظہار کِیا۔ [19] اور
بہُت سے جادُو گروں نے اپنی اپنی کتابیں اِکٹھی کر کے سب لوگوں
کے سامنے جلادِیں اور جب اُن کی قِیمت کا حِساب ہُوا چاندی کے
پچاس ہزار سکے نِکلیں۔ [20] اِسی طرح خُدا کا کلام زور پکڑ کر پھَیلتا
اور غالِب ہوتا گیا۔

اِفِسُس میں ہنگامہ

[21] جب یہ ہو چُکا تو پَولُس نے جی میں ٹھانا کہ مَکِدُنیہ اور اخیہ
سے ہو کر یروشلیم کو جاؤں گا اور کہا کہ وہاں جانے کے بعد مُجھے
رومہ بھی دیکھنا ضرُور ہے۔ [22] پَس اپنے خِدمتگزاروں میں سے دو
شخص یعنی تیمُتھیُس اور اِراستُس کو مَکِدُنیہ میں بھیج کر آپ کُچھ
عرصہ آسیہ میں رہا۔

[23] اُس وقت اِس طرِیق کی بابت بڑا فساد اُٹھا۔ [24] کیونکر
دیمیترِیُس نام ایک سُنار تھا جو اَرتمِس کے نقرئی مندر بنوا کر اُس
پیشے والوں کو بہُت کام دِلوا دیتا تھا۔ [25] اُس نے اُن کو اور اُن کے
مُتعلق اَور پیشہ والوں کو جمع کر کے کہا اَے لوگو! تُم جانتے ہو کہ
ہماری آسودگی اِسی کام کی بدَولت ہے۔ [26] اور تُم دیکھتے اور سُنتے
ہو کہ صِرف اِفِسُس ہی میں نہیں بلکہ تقریباً تمام آسیہ میں اِس
پَولُس نے بہُت سے لوگوں کو یہ کہہ کر قائِل اور گُمراہ کر دِیا ہے کہ
جو ہاتھ کے بنائے ہُوئے ہیں وہ خُدا نہیں ہیں۔ [27] پَس صِرف یہی
خطرہ نہیں کہ ہمارا پیشہ بے قدر ہو جائے گا بلکہ بڑی دیوی اَرتمِس کا
مندر بھی ناچِیز ہو جائے گا اور جِسے تمام آسیہ اور ساری دُنیا پُوجتی
ہے خُود اُس کی عظمت جاتی رہے گی۔

کا مسکراتا چہرہ نظر آتا "چلتے رہو۔۔۔ یہاں کوئی خطرہ نہیں ہے۔"

میرے باپ نے مجھے ان آوازوں سے نبرد آزما ہونے میں مدد کی تھی۔

کیا آپ اپنی تھوڑی مدد کر سکتے ہیں؟ جب ایمان کی بات آتی ہے تو یقیناً آپ اپنی مدد کر سکتے ہیں۔ کبھی ایسا محسوس کریں کہ جیسے آپ ایک مذہبی راستے سے گزر رہے ہیں؟

تورات آپ کو حضرت موسیٰ کی اطاعت کا کہتی ہے۔ قرآن آپ کو حضرت محمد کی اطاعت کی تلقین کرتا ہے۔ بدھ مت آپ کو مراقبے اور غور وخوص کی دعوت دیتے ہیں۔ ارواح پرست روحوں کی پوجا کی۔ ایک پامسٹ آپ کا ہاتھ دیکھنا چاہتا ہے۔ ٹی وی پر پادری اپنی ضرورتوں کی فہرست بتا تا ہے۔ ایک پڑوسی اپنے علم نجوم والوں سے مشورہ کرتا ہے۔ دوسرا کسی پیر بابا سے۔ بت پرستوں کا خیال ہے کہ وہ سب کچھ جانتے ہیں ۔۔۔ ملحدین کا خیال ہے کہ جاننے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے۔

"سیدھے قدم بڑھاؤ۔ میرا جادو آزماؤ۔"

"اوہ یہاں آؤ۔ نئی صدی کے ٹی وی چینلز میں دلچسپی ہے؟"

"ارے تم نے! کبھی سائنٹولوجی کی کوشش کی؟"

آپ کیا کرتے ہیں؟ ایک شخص کو کہاں جانا ہے؟ مکہ؟ سالٹ لیک سٹی؟ روم؟ تھراپی؟ اروماتھراپی؟

اوہ یہ سب آوازیں ہیں

سیدنا یسوع المسیح کو منہا نہیں کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ آپ کیا چاہتے ہیں کہ وہ آپ کے

[28] وہ یہ سُن کر قہر سے بھر گئے اور چِلاّ چِلاّ کر کہنے لگے کہ اِفسیوں کی اَر تمِس بڑی ہے۔ [29] اور تمام شہر میں ہلچل پڑ گئی اور لوگوں نے گیُس اور اَرِستر خُس مَکِدُنیہ والوں کو جو پولُس کے ہم سفر تھے پکڑ لِیا اور ایک دِل ہو کر تماشا گاہ کو دَوڑے۔ [30] جب پولُس نے مجمع میں جانا چاہا تو شاگردوں نے جانے نہ دِیا۔ [31] اور آسیہ کے حاکموں میں سے اُس کے بعض دوستوں نے آدمی بھیج کر اُس کی مِنّت کی کہ تماشہ گاہ میں جانے کی جُرأت نہ کرنا۔ [32] اور بعض کُچھ چِلاّئے اور بعض کُچھ کیونکر مجلِس درہم برہم ہوگئی تھی اور اکثر لوگوں کو یہ بھی خبر نہ تھی کہ ہم کِس لِئے اِکٹھے ہُوئے ہیں۔ [33] پھر اُنہوں نے اِسکندر کو جِسے یہُودی پیش کرتے تھے بھِیڑ میں سے نِکال کر آگے کر دِیا اور اِسکندر نے ہاتھ سے اِشارہ کر کے مجمع کے سامنے عُذر بیان کرنا چاہا۔ [34] جب اُنہیں معلُوم ہُوا کہ یہ یہُودی ہے تو سب ہم آواز ہو کر کوئی دو گھنٹے تک چِلاّتے رہے کہ اِفسیوں کی اَر تمِس بڑی ہے۔

[35] پھر شہر کے محرّر نے لوگوں کو ٹھنڈا کر کے کہا کہ اِفسِیوں کا شہر بڑی دیوی ارتمِس کے مندر اور اُس مُورت کا مُحافِظ ہے جو زِیوس کی طرف سے گِری تھی؟ [36] پَس جب کوئی اِن باتوں کے خِلاف نہیں کہہ سکتا تو واجِب ہے کے تُم اِطمینان سے رہو اور بے سوچے کُچھ نہ کرو۔ [37] کیُونکہ یہ لوگ جِن کو تُم یہاں لائے ہو نہ مندر کو لُوٹنے والے ہیں نہ ہماری دیوی کی بدگوئی کرنے والے۔ [38] پَس اگر دیمیتِریُس اور اُس کے ہم پیشہ کِسی پر دعوٰی رکھتے ہوں تو عدالت کھُلی ہے اور صُوبہ دار مَوجُود ہیں۔ ایک دُوسرے پر نالِش کریں۔ [39] اور اگر تُم کِسی اَور امر کی تحقِیقات چاہتے ہو تو

لئے بنے؟ کیا آپ کو اپنی شور مچاتی بے ہنگم دنیا میں ایک مخصوص آواز کی ضرورت نہیں ہے؟ بالکل آپ کو ہے۔ اس پگڈنڈی پر اکیلے نہ چلیں۔ اپنا ہاتھ اُس کے ہاتھ میں دیں اور اپنی نگاہیں بھی اُس پر رکھیں، اور جب وہ کچھ کہے "تو اس کی ہی سنو۔"

اطلاق

بہت سی آوازیں آپ کی توجہ اپنی جانب مبذول کروانا چاہتی ہیں ۔ کون سی آواز آپ کی زندگی میں مستقل موجود ہے؟ خُدا تعالیٰ سے التجا کریں کہ وہ ان بے ہنگم اور ڈراؤنی آوزوں میں آپ کی رہنمائی کرے تا کہ آپ صرف ایک ہی آواز سن سکیں- اُس کی۔

باضابطہ مجلِس میں فَیصلہ ہو گا۔ [40] کِیُونکہ آج کے بلوے کے سبب
سے ہمیں اپنے اُوپر نالِش ہونے کا اندیشہ ہے اِس لِئے کہ اِس کی
کوئی وجہ نہِیں ہے اور اِس صُورت میں ہم اِس ہنگامہ کی جوابدِہی نہ
کر سکیں گے۔ [41] یہ کہہ کر اُس نے مجلِس کو برخاست کیا۔

باب 20

پولُس کا مکِدُنیہ اور یونان کا سفر

[1] جب ہُلّڑ مَوقُوف ہوگیا تو پولُس نے شاگِردوں کو بُلوا کر
نصِیحت کی اور اُن سے رُخصت ہو کر مکِدُنیہ کو روانہ ہُؤا۔ [2] اور اُس
عِلاقہ سے گُزر کر اور اُنہیں بہُت نصِیحت کر کے یُونان میں
آیا۔ [3] جب تِین مہینے رہ کر سُوریہ کی طرف جہاز پر روانہ ہونے کو
تھا تو یہُودِیوں نے اُس کے برخِلاف سازِش کی۔ پھر اُس کی یہ
صلاح ہُوئی کہ مکِدُنیہ ہو کر واپَس جائے۔ [4] اور پُرُس کا بیٹا سوپَترُس
جو بیریہؔ کا تھا اور تھِسّلُنیکیوں میں سے اَرِسترخُس اور سِکُندُس اور
گیُس جو دِربے کا تھا اور تیِمُتھِیُس اور آسیہ کا تخِکُس تُرُفِمُس آسیہ
تک اُس کے ساتھ گئے۔

[5] یہ آگے جا کر ترو آس میں ہماری راہ دیکھتے رہے۔ [6] اور
عِید فطِیر کے دِنوں کے بعد ہم فلپّی سے جہاز پر روانہ ہو کر پانچ دِن
کے بعد تروآس میں اُن کے پاس پہُنچے اور سات دِن وہیں رہے۔

تروآس میں منادی

[7] ہفتہ کے پہلے دِن جب ہم روٹی توڑنے کے لِئے جمع ہُوئے تو

آپ کے سفر کے لیے

20:1-38

صورتِ حال

حضرت پولس رسول نے ایماندار مومنین کو حوصلہ دیا اور ان کے ایمان کو مضبوط کیا۔ انہوں نے حال ہی میں قائم کئی مومنین کی جماعتوں یعنی کلیسیاؤں کا دورہ کیااور مسیحی مومنین کے ساتھ وقت گزارا۔ جنابِ پولس یہ جانتے ہوئے کہ وہ دوبارہ کبھی افسس میں واپس نہیں آئیں گے اس بات کی وضاحت کرنے میں محتاط تھے کہ افسیوں کے لئے یہ قربانی محبت میں سیدنا یسوع المسیح کی قربانی کی مانند ہی تھی جیسی انہوں نے اپنی کلیسیاء کے لئے دی۔

مشاہدہ

حقیقی مسیحیت صرف اتوار کو چرچ جانے سے کہیں زیادہ ہے۔ یہ دوسرے لوگوں کے لیے ایک حقیقی محبت ہے — قربان ہو جانے والی محبت۔

فیضیابی

کل کے کاٹھ کباڑ کے ساتھ کون جینا چاہتا ہے؟ کون ماضی کے کوڑے دان کو جمع کرنا چاہتا ہے؟ آپ کبھی بھی ایسا کرنا نہیں چاہیں

پولُس نے دُوسرے دِن روانہ ہونے کا اِرادہ کر کے اُن سے باتیں کِیں اور آدھی رات تک کلام کرتا رہا۔ [8] جِس بالا خانہ پر ہم جمع تھے اُس میں بہُت سے چراغ جل رہے تھے۔ [9] یُوتُخُس نام ایک جوان کھِڑکی میں بیٹھا تھا۔ اُس پر نیند کا بڑا غلبہ تھا اور جب پولُس زیادہ دیر تک باتیں کرتا رہا تو وہ نیند کے غلبے میں تِیسری منزل سے گِر پڑا اور اُٹھایا گیا تو مُردہ تھا۔ [10] پولُس اُتر کر اُس سے لِپٹ گیا اور گلے لگا کر کہا ”گھبراؤ نہیں۔ اِس میں جان ہے۔“ [11] پھِر اُوپر جا کر روٹی توڑی اور کھا کر اِتنی دیر تک اُن سے باتیں کرتا رہا کہ فجر ہو گئی۔ پھِر وہ روانہ ہو گیا۔ [12] اور وہ اُس لڑکے کو جِیتا لائے اور اُن کی بڑی خاطِر جمع ہُوئی۔

تروآس سے مِیلیتُس آنا

[13] ہم جہاز تک آگے جا کر اِس اِرادے سے اسُّس کو روانہ ہُوئے کہ وہاں پہُنچ کر پولُس کو چڑھا لیں کِیُونکہ اُس نے پَیدل جانے کا اِرادہ کر کے یِہی تجویز کی تھی۔ [14] پَس جب پولُس اسُّس میں ہمیں مِلا تو ہم اُسے چڑھا کر مِتُلینے میں آئے۔ [15] اور وہاں سے جہاز پر روانہ ہو کر دُوسرے دِن خِیُس کے سامنے پہُنچے اور تِیسرے دِن سامُس تک آئے اور اگلے دِن مِیلیتُس میں آ گئے۔ [16] کِیُونکہ پولُس نے ٹھان لِیا تھا کہ اِفِسُس کے پاس سے گُزرے اَیسا نہ ہو کہ اُسے آسیہ میں دیر لگے۔ اِس لِئے کہ وہ جلدی کرتا تھا کہ اگر ہو سکے تو پِنتیکُست کے دِن یروشلیم میں ہو۔

اِفِسُس میں بزرگوں کو الوداعی تقریر اور نصیحت

[17] اور اُس نے مِیلیتُس سے اِفِسُس میں کہلا بھیجا اور کلِیسیا

گے؟

کیا آپ ایسا کرتے ہیں؟

اپنے گھر میں تو کبھی بھی نہیں اس پر تو آپ بھڑک جاتے ہیں۔ لیکن اپنے دل میں؟ یہ کوئی کاغذات اور ڈبوں کی ردی نہیں بلکہ غصے تکلیف اور نقصان پہنچانے کی ردی ہے۔ کیا آپ درد دیتے ہیں؟ دوسروں کے جرائم کی لسٹ تیار کرتے ہیں؟ نکتہ چینی کا مواد جمع کرتے ہیں؟ یہ کیا جمع کرتے ہیں؟

اپنے دل کا دورہ کریں۔ ایک کونے میں عدم قبولیت کا ڈھیر لگا ہوا ہے۔ دوسرے کونے میں دوسروں کی بے عزتی کا انبار لگا ہوا ہے۔ اور دیواروں پر بے رحم لوگوں کی تصاویر آویزاں ہیں جب کہ فرش پر بد لحاظوں اور بے مروتوں کے ڈھیر۔

کوئی آپ پر الزام نہیں لگا سکتا معصومیت چھیننے والے، وعدہ خلاف اور زخم دینے والے سب آپ کے حصہ دار ہیں۔ پھر کیا یہ احساس اور سوچ جنم نہیں لیتی کہ اس کوڑے دان سے جان چھڑائیں؟ ہر دن کو ایک موقع دینا چاہتے ہیں؟ سیدنا یسوع المسیح فرماتے ہیں وہی فضل کرو جو تم پر کیا گیا ہے۔

اطلاق

مقامی اور عالمگیری طور پر فکر و اعانت اور دادرسی کی اپنی فہرست بنائیں۔ آپ کس کی مدد کرتے ہیں؟ کسی کی دادرسی کرنے میں آپ کو کس چیز کی ضرورت ہے؟ خدا سے دعا کریں کہ وہ آپ کو مزید کام کرنے میں مدد کرے۔ آج کچھ اضافی مدد کریں — آپ کے آس پاس بہت سی ضروریات ہیں جو ابھی تک پوری نہیں ہوئیں۔

کے بُزرگوں کو بُلایا۔ [18] جب وہ اُس کے پاس آئے تو اُن سے کہا "تُم خُود جانتے ہو کہ پہلے ہی دِن سے کہ مَیں نے آسیہ میں قدم رکھّا ہر وقت تُمہارے ساتھ کِس طرح رہا۔ [19] یعنی کمال فروتنی سے اور آنسو بہا بہا کر اور آزمایشوں میں جو یہُودِیوں کی سازش کے سبب سے مُجھ پر واقع ہُوئیں خُداوند کی خِدمت کرتا رہا۔ [20] اور جو جو باتیں تُمہارے فائِدے کی تھِیں اُن کے بیان کرنے اور اعلانیہ اور گھر گھر سِکھانے سے کبھی نہ جھِجکا۔ [21] بلکہ یہُودِیوں اور یُونانِیوں کے رُوبرُو گواہی دیتا رہا کہ خُدا کے سامنے تَوبہ کرنا اور ہمارے خُداوند یِسُوع مسِیح پر اِیمان لانا چاہئے۔ [22] اور اَب دیکھو مَیں بندھا ہُؤا یروشلِیم کو جاتا ہُوں اور نہ معلُوم کہ وہاں مُجھ پر کیا کیا گُزرے۔

[23] سِوائے اِس کے کہ رُوحُ القُدس ہر شہر میں گواہی دے دے کر مُجھ سے کہتا ہے کہ قَید اور مُصِیبتیں تیرے لِئے تیّار ہیں۔ [24] لیکِن مَیں اپنی جان کو عزِیز نہیں سَمَجھتا کہ اُس کی کُچھ قدر کرُوں بمُقابلہ اِس کے کہ اپنا دَورہ اور وہ خِدمت جو خُداوند یِسُوع سے پائی ہے پُوری کرُوں یعنی خُدا کے فضل کی خُوشخَبری کی گواہی دُوں۔

[25] اور اَب دیکھو مَیں جانتا ہُوں کہ تُم سب جِن کے درمیان مَیں بادشاہی کی منادی کرتا پھِرا میرا مُنہ پھِر نہ دیکھو گے۔ [26] پَس مَیں آج کے دِن تُمہیں قطعی کہتا ہُوں کہ سب آدمِیوں کے خُون سے پاک ہُوں۔ [27] کیُونکہ مَیں خُدا کی ساری مرضی تُم سے پُورے طَور پر بیان کرنے سے نہ جھِجکا۔ [28] پَس اپنی اور اُس سارے گلّے کی خَبرداری کرو جِس کا رُوحُ القُدس نے تُمھیں

نِگہبان ٹھہرایا تا کہ خُدا کی کلِیسیا کی گلّہ بانی کرو جِسے اُس نے خاص
اپنے خُون سے مول لِیا۔ 29 مَیں یہ جانتا ہُوں کہ میرے جانے
کے بعد پھاڑنے والے بھیڑئے تُم میں آئیں گے جِنہیں گلّے پر کُچھ
ترس نہ آئے گا۔ 30 اور خُود تُم میں سے اَیسے آدمی اُٹھیں گے جو
اُلٹی اُلٹی باتیں کہیں گے تا کہ شاگِردوں کو اپنی طرف کھینچ
لیں۔ 31 اِس لِئے جاگتے رہو اور یاد رکھّو کہ مَیں تِین برس تک
رات دِن آنسو بہا بہا کر ہر ایک کو سمجھانے سے باز نہ آیا۔
32 اب مَیں تُمہیں خُدا اور اُس کے فضل کے کلام کے سُپرد
کرتا ہُوں جو تُمہاری ترقّی کر سکتا ہے اور تمام مُقدّسوں میں شرِیک
کر کے مِیراث دے سکتا ہے۔ 33 مَیں نے کِسی کی چاندی یا سونے
یا کپڑے کا لالچ نہیں کِیا۔ 34 تُم آپ جانتے ہو کہ اِنہی ہاتھوں نے
میری اور میرے ساتھِیوں کی حاجتیں رفع کِیں۔ 35 مَیں نے تُم کو
سب باتیں کر کے دِکھا دِیں کہ اِس طرح محِنت کر کے کمزوروں کو
سنبھالنا اور خُداوند یِسُوع کی باتیں یاد رکھنا چاہِیے کہ اُس نے خُود کہا
”دینا لینے سے مُبارک ہے۔“

36 اُس نے یہ کہہ کر گھٹنے ٹیکے اور اُن سب کے ساتھ دُعا
کی۔ 37 اور وہ سب بہُت روئے اور پولُس کے گلے لگ لگ کر اُس
کے بوسے لِئے۔ 38 اور خاص کر اِس بات پر غمگین تھے جو اُس نے
کہی تھی کہ تُم پھِر میرا مُنہ نہ دیکھو گے۔ پھِر اُسے جہاز تک پہُنچایا۔

آپ کے سفر کے لیے

21:1-40

صورتِ حال

بہت ہی جذباتی الوداع کے بعد حضرت پولس

باب 21

پولُس کا یروشلیم جانا

1 اور جب ہم اُن سے بمُشکِل جُدا ہو کر جہاز پر روانہ ہُوئے تو

اَیسا ہُوَا کہ سِیدھی راہ سے کوس میں آئے اور دُوسرے دِن رُدُس
میں اور وہاں سے پترہ میں۔ 2 پھِر ایک جہاز سِیدھا فِینیکے کو جاتا ہُوا
مِلا اور اُس پر سوار ہو کر روانہ ہُوئے۔ 3 جب کُپرُس نظر آیا تو اُسے
بائیں ہاتھ چھوڑ کر سُوریہ کو چلے اور صُور میں اُترے کیونکہ وہاں
جہاز کا مال اُتارنا تھا۔ 4 جب شاگردوں کو تلاش کر لیا تو ہم سات
روز وہاں رہے۔ اُنہوں نے رُوح کی معرفت پولُس سے کہا کہ
یروشلیم میں قدم نہ رکھنا۔ 5 اور جب وہ دِن گُزر گئے تو اَیسا ہُوا کہ
ہم نِکل کر روانہ ہُوئے اور سب نے بیویوں اور بچّوں سمیت ہم کو
شہر کے باہِر تک پہُنچایا۔ پھِر ہم نے سُمندر کے کِنارے گھُٹنے ٹیک کر
دُعا کی۔ 6 اور ایک دُوسرے سے وِداع ہو کر ہم تو جہاز پر چڑھے
اور وہ اپنے گھر واپس چلے گئے۔

7 ہم صُور سے جہاز کا سفر تمام کر کے پتُلمِیس میں پہُنچے اور
بھائیوں کو سلام کیا اور ایک دِن اُن کے ساتھ رہے۔ 8 دُوسرے
دِن ہم روانہ ہو کر قیصریہ میں آئے اور فِلِپُّس مُبشِّر کے گھر جو اُن
ساتوں میں سے تھا اُتر کر اُس کے ساتھ رہے۔ 9 اُس کی چار کُنواری
بیٹیاں تھیں جو نبُوّت کرتی تھیں۔ 10 اور جب وہاں بہُت روز رہے
تو اگبُس نام ایک نبی یہُودیہ سے آیا۔ 11 اُس نے ہمارے پاس آ کر
پولُس کا کمربند لِیا اور اپنے ہاتھ پاؤں باندھ کر کہا رُوح القُدس یُوں
فرماتا ہے کہ جِس شخص کا یہ کمربند ہے اُس کو یہُودی یروشلیم میں
اِسی طرح باندھیں گے اور غَیر قَوموں کے ہاتھ میں حوالے کریں
گے۔

12 جب یہ سُنا تو ہم نے اور وہاں کے لوگوں نے اُس کی مِنّت
کی کہ یروشلیم کو نہ جائے۔ 13 مگر پولُس نے جواب دِیا کہ ”تُم کیا

رسول پورے علاقے میں بہت سی مومنین کی جماعتوں اور کلیسیاؤ ں کو ملتے ہوئے گزرے۔ جب انہیں خبر دار کیا گیا کہ یہودی انہیں پکڑ کر قید کر لیں گے، تو انہوں نے لوگوں کو یقین دلایا کہ وہ انجیل کی خوشخبری کی خاطر مرنے کے لیے تیار ہیں۔

مشاہدہ

جنابِ پولس رسول نے اس اعتماد کے ساتھ مشکلات اور تکالیف کا سامنا کیا کہ خدا کی مرضی پوری ہو۔

فیضیابی

آیئے پہلے دعا کریں۔ کیا بھوکوں کی مدد کے لیے سفر پر ہو؟ اپنے مشن کو دعا میں ضرور نہلا دیں۔ ناانصافی کی گرہیں کھولنے کے لیے کام کر رہے ہیں تو دعا کریں۔ نسل پرستی اور دنیا کی تقسیم سے تنگ ہیں تو پھر خدا کی ذات ہے اور وہ آپ سے بات کرنا پسند کرے گا۔

آیئے زیادہ سے زیادہ دعا کریں۔ کیا خدا نے ہمیں رکے بغیر تبلیغ کے لیے بلایا؟ یا رکے بغیر تعلیم دینے کے لیئے بلایا ہے؟ یا بغیر کسی وقفے کے مومنین کی کمیٹیوں کے اجلاسوں کے لئے بلایا ہے؟ یا بلا توقف پرستش کے لئے بلایا ہے؟ بالکل نہیں اس نے ہمیں ”بغیر وقفے اور بلاناغہ دعا“ کے لیے بلایا ہے (۱ تھیسلنکیوں ۵:۱۷)

کیا سیدنا یسوع المسیح نے فرمایا ہے کہ میرا گھر مطالعے کا گھر کہلائے گا؟ رفاقت کا؟ پرستش کا؟ نمائش کا گھر؟ یا پھر سرگرمیوں کا گھر کہلائے گا؟ بالکل بھی نہیں انہوں نے فرمایا ”میرا گھر دعا کا گھر کہلائے گا“ (مرقس ۱۱:۱۷)۔

کرتے ہو؟ کیوں رو رو کر میرا دِل توڑتے ہو؟ مَیں تو یروشلیم میں خُداوند یِسُوع کے نام پر نہ صِرف باندھے جانے بلکہ مرنے کو بھی تیّار ہُوں۔“ [14] جب اُس نے نہ مانا تو ہم یہ کہہ کر چُپ ہو گئے کہ خُداوند کی مرضی پُوری ہو۔

پولُس کی یعقوب سے ملاقات

[15] اُن دِنوں کے بعد ہم اپنے سفر کا اسباب تیّار کر کے یروشلیم کو گئے۔ [16] اور قیصریہ سے بھی بعض شاگرد ہمارے ساتھ چلے اور ایک قدِیم شاگرد مناسون کُپرسی کو ساتھ لے آئے تا کہ ہم اُس کے ہاں مِہمان ہوں۔

[17] جب یروشلیم میں پہُنچے تو بھائِی بڑی خُوشی کے ساتھ ہم سے مِلے۔ [18] اور دُوسرے دِن پولُس ہمارے ساتھ یعقُوب کے پاس گیا اور سب بُزُرگ وہاں حاضِر تھے۔ [19] اُس نے اُنہیں سلام کر کے جو کُچھ خُدا نے اُس کی خِدمت سے غَیر قَوموں میں کِیا تھا مُفصّل بیان کِیا۔ [20] اُنہوں نے یہ سُن کر خُدا کی تمجِید کی۔ پِھر اُس سے کہا اَے بھائِی تُو دیکھتا ہے کہ یہُودِیوں میں ہزارہا آدمی اِیمان لے آئے ہیں اور وہ سب شرِیعت کے بارے میں سرگرم ہیں۔ [21] اور اُن کو تیرے بارے میں سِکھا دِیا گیا ہے کہ تُو غَیر قَوموں میں رہنے والے سب یہُودِیوں کو یہ کہہ کر مُوسیٰ سے پِھر جانے کی تعلِیم دیتا ہے کہ نہ اپنے لڑکوں کا ختنہ کرو نہ مُوسوی رسموں پر چلو۔ [22] پَس کیا کِیا جائے؟ لوگ ضرُور سُنیں گے کہ تُو آیا ہے۔ [23] اِس لِئے جو ہم تجھ سے کہتے ہیں وہ کر۔ ہمارے ہاں چار آدمی اَیسے ہیں جِنہوں نے مَنّت مانی ہے۔ [24] اُنہیں لے کر اپنے آپ کو اُن کے ساتھ پاک کر اور اُن کی طرف سے کُچھ خرچ کرتا

کوئی اور روحانی سرگرمی ایسے نتائج کی ضمانت نہیں دیتی ہے کہ۔ ”اگر تُم میں سے دو شخص زمِین پر کِسی بات کے لِئے جِسے وہ چاہتے ہوں اِتفاق کریں تو وہ میرے باپ کی طرف سے جو آسمان پر ہے اُن کے لِئے ہو جائے گی“ (متی ۱۸:۱۹)۔ وہ عاجز اور دعاگو دل سے متاثر ہوتا ہے۔

اطلاق

آپ اپنے ایمان کی گواہی دینے اور سانجھا کرنے میں کس قدر دلیر ہیں؟ کیا آپ لوگوں کو سالوں سے جانتے ہیں لیکن انہیں کبھی سیدنا یسوع المسیح کے بارے میں کبھی نہیں بتایا؟ کیا آپ کے پڑوسی جانتے ہیں کہ آپ مسیحی مومن ہیں؟ کسی نئے شخص کو سیدنا مسیح کی تعلیم سے آگاہ کریں۔

کہ وہ سر مُنڈائیں تو سب جان لیں گے کہ جو باتیں اُنہیں تیرے
بارے میں سِکھائی گئی ہیں اُن کی کُچھ اصل نہیں بلکہ تُو خُود بھی
شَریعَت پر عمل کر کے دُرستی سے چلتا ہے۔ [25] مگر غَیر قَوموں میں
سے جو اِیمان لائے اُن کی بابت ہم نے یہ فَیصلہ کر کے لِکھا تھا کہ وہ
صِرف بُتوں کی قُربانی کے گوشت سے اور لہُو اور گلا گھونٹے ہُوئے
جانوروں اور حرامکاری سے اپنے آپ کو بچائے رکھّیں۔

پولُس کی ہیکل میں گرفتاری

[26] اِس پر پولُس اُن آدمِیوں کو لے کر اور دُوسرے دِن
اپنے آپ کو اُن کے ساتھ پاک کر کے ہَیکل میں داخِل ہُؤا اور خَبر
دی کہ جب تک ہم میں سے ہر ایک کی نذر نہ چڑھائی جائے تقدُّس
کے دِن پُورے کریں گے۔
[27] جب وہ سات دِن پُورے ہونے کو تھے تو آسیہ کے
یہُودِیوں نے اُسے ہَیکل میں دیکھ کر سب لوگوں میں ہلچل مچائی اور
یُوں چِلاّ کر اُس کو پکڑ لِیا۔ [28] کہ اَے اِسرائیلیو! مدد کرو۔ یہ وُہی
آدمی ہے جو ہر جگہ سب آدمِیوں کو اُمّت اور شَریعَت اور اِس
مقام کے خِلاف تعلِیم دیتا ہے بلکہ اُس نے یُونانیوں کو بھی ہَیکل
میں لا کر اِس پاک مقام کو ناپاک کِیا ہے۔ [29] کیُونکہ اُنہوں نے اِس
سے پہلے ترُفِمس اِفسی کو اُس کے ساتھ شہر میں دیکھا تھا۔ اُسی کی
بابت اُنہوں نے خیال کِیا کہ پولُس اُسے ہَیکل میں لے آیا ہے۔
[30] اور تمام شہر میں ہلچل پڑ گئی اور لوگ دَوڑ کر جمع ہُوئے
اور پولُس کو پکڑ کر ہَیکل سے باہِر گھسِیٹ کر لے گئے اور فوراً
دروازے بند کر لِئے گئے۔ [31] جب وہ اُسے قتل کرنا چاہتے تھے تو
اُوپر پلٹن کے سَردار کے پاس خَبر پہُنچی کہ تمام یروشلِیم میں کھلبلی

پڑ گئی ہے۔ [32] وہ اُسی دم سِپاہیوں اور صُوبے داروں کو لے کر اُن کے پاس نِیچے دَوڑا آیا اور وہ پلٹن کے سَردار اور سِپاہیوں کو دیکھ کر پَولُس کی مارپِیٹ سے باز آئے۔ [33] اِس پر پلٹن کے سَردار نے نزدِیک آ کر اُسے گِرفتار کِیا اور دو زنجِیروں سے باندھنے کا حُکم دے کر پُوچھنے لگا کہ یہ کَون ہے اور اِس نے کیا کِیا ہے؟ [34] ہجُوم میں سے بعض کُچھ چِلاّئے اور بعض کُچھ۔ پَس جب ہُلّڑ کے سبب سے کُچھ حقِیقت دریافت نہ کر سکا تو حُکم دِیا کہ اُسے قلعے میں لے جاؤ۔ [35] جب سِیڑھیوں پر پُہنچا تو ہجُوم کے زبردستی کے سبب سے سِپاہیوں کو اُسے اُٹھا کر لے جانا پڑا۔ [36] کِیُونکہ لوگوں کا ہجُوم یہ چِلاّتا ہُؤا اُس کے پِیچھے پڑا کہ اُس کا کام تمام کر۔

پَولُس ہجُوم کے سامنے بات کرتا ہے

[37] اور جب پَولُس کو قلعے کے اَندر لے جانے کو تھے تو اُس نے پلٹن کے سَردار سے کہا کیا مُجھے اِجازت ہے کہ تُجھ سے کُچھ کہُوں؟ اُس نے کہا تُو یُونانی جانتا ہے؟ [38] کیا تُو وہ مِصری نہیں جو اِس سے پہلے غازِیوں میں سے چار ہزار آدمِیوں کو باغی کر کے جنگل میں لے گیا؟۔

[39] پَولُس نے کہا ”مَیں یہُودی آدمی کِلِکیہ کے مشہُور شہر ترسُس کا باشِندہ ہُوں مَیں تیری مِنّت کرتا ہُوں کہ مُجھے لوگوں سے بولنے کی اِجازت دے۔“

[40] جب اُس نے اُسے اِجازت دی تو پَولُس نے سِیڑھیوں پر کھڑے ہو کر لوگوں کو ہاتھ سے اِشارہ کِیا۔ جب وہ چُپ چاپ ہو گئے تو عِبرانی زبان میں یُوں کہنے لگا کہ۔

باب 22

پولُس کا ایمان لانے کا بیان

1 "اَے بھائیو اور بُزُرگو! میرا عُذر سُنو جو اَب تُم سے بیان
کرتا ہُوں۔" 2 جب اُنہوں نے سُنا کہ ہم سے عِبرانی زبان میں
بولتا ہے تو اَور بھی چُپ چاپ ہو گئے۔ پَس اُس نے کہا۔
3 "مَیں یہُودی ہُوں اور کِلِکیہ کے شہر تَرسُس میں پَیدا ہُؤا
مگر میری تربِیت اِس شہر میں گملی ایل کے قدموں میں ہُوئی اور
مَیں نے باپ دادا کی شَرِیعَت کی خاص پابندی کی تعلیم پائی اور خُدا
کی راہ میں اَیسا سرگرم تھا جَیسے تُم سب آج کے دِن ہو۔ 4 چُنانچہ
مَیں نے مردوں اور عَورتوں کو باندھ باندھ کر اور قَید خانے میں
ڈال ڈال کر مسیحی طرِیق والوں کو یہاں تک ستایا کہ مروا بھی
ڈالا۔ 5 چُنانچہ سردار کاہِن اور سب بُزُرگ میرے گواہ ہیں کہ اُن
سے مَیں بھائیوں کے نام خط لے کر دمشق کو روانہ ہُؤا تا کہ جِتنے
وہاں ہوں اُنہیں بھی باندھ کر یروشلیم میں سزا دِلانے کو لاؤں۔

6 جب مَیں سفر کرتا کرتا دمشق کے نزدِیک پُہنچا تو اَیسا ہُؤا کہ
دوپہر کے قرِیب یکایک ایک بڑا نُور آسمان سے میرے گِرداگِرد
آ چمکا۔ 7 اور مَیں زمِین پر گِر پڑا اور یہ آواز سُنی کہ اَے ساؤل
اَے ساؤل! تُو مُجھے کیوں ستاتا ہے؟ 8 مَیں نے یہ جواب دِیا کہ اَے
خُداوند! تُو کَون ہے؟ اُس نے مُجھ سے کہا مَیں یِسُوع ناصری ہُوں
جِسے تُو ستاتا ہے؟

9 اور میرے ساتھیوں نے نُور دیکھا لیکن جو مُجھ سے بولتا تھا
اُس کی آواز نہ سُنی۔ 10 مَیں نے کہا" اَے خُداوند مَیں کیا

آپ کے سفر کے لیے

22:1-29

صورتِ حال

یروشلیم میں رومی گیریژن کمانڈر نے جنابِ پولس کو مشتعل ہجوم سے بچایا تھا اور بعد میں انہیں جیل میں ڈال دیا گیا تھا۔

مشاہدہ

خدائے بزرگ و برتر اپنی مرضی کو پورا کرنے کے لیے غیر روایتی یا غیر معمولی طریقوں سے کام کرتا ہے۔

فیضیابی

اپنے ناپختہ اور ذاتی خیالات کا رب تعالیٰ کے خیالات سے مقابلہ نہ کریں۔

حضرت یوسف نے ایسا نہیں کیا تھا۔ جب اُن کے بھائیوں نے انہیں مصر کی غلامی میں بیچ دیا تھا۔ اِس کے باوجود حضرت یوسف نے اپنے بھائیوں کا استقبال محل میں کیا۔

حضرت داؤد نے ایسا نہیں کیا تھا۔ ساؤل بادشاہ حضرت داؤد کا جانی دشمن تھا، لیکن جنابِ داؤد، ساؤل بادشاہ کے لیے نرم گوشہ رکھتے تھے۔ وہ ساؤل کو "خدا کا مسوح" کہتے تھے۔ (۱سموئیل ۲۴:۱۰)

جنابِ ہوسیع نے ایسا نہیں کیا تھا۔ اس کی بیوی جمر طوائفوں کی ملکہ تھی لیکن ہوسیع نے اپنا دروازہ کھلا رکھا۔ اور وہ گھر آ گئی۔

بلاشبہ، سیدنا یسوع المسیح سے زیادہ کسی نے بھی لوگوں پر یقین نہیں کیا۔ انہوں نے جنابِ پطرس رسول میں کچھ دیکھا جو ترقی کے لائق تھا زنا کرنے والی عورت میں معاف کرنے

کرُوں؟" خُداوند نے مُجھ سے کہا اُٹھ کر دمشق میں جا۔ جو کُچھ
تیرے کرنے کے لِئے مُقرّر ہُوا ہے وہاں تُجھ سے سب کہا جائے
گا۔ [11] جب مُجھے اُس نُور کے جلال کے سبب سے کُچھ دِکھائی نہ دِیا
تو میرے ساتھی میرا ہاتھ پکڑ کر مُجھے دمشق میں لے گئے۔
[12] اور حننِیاہ نامی ایک شخص جو شَریعَت کے مُوافِق دِیندار
اور وہاں کے سب رہنے والے یہُودِیوں کے نزدِیک نیک نام
تھا۔ [13] میرے پاس آیا اور کھڑے ہو کر مُجھ سے کہا "بھائی ساؤل
پِھر بِینا ہو!" اُسی گھڑی بِینا ہو کر مَیں نے اُس کو دیکھا۔ [14] اُس نے
کہا "ہمارے باپ دادا کے خُدا نے تُجھ کو اِس لِئے مُقرّر کِیا ہے کہ تُو
اُس کی مرضی کو جانے اور اُس راستباز کو دیکھے اور اُس کے مُنہ کی
آواز سُنے۔ [15] کیُونکہ تُو اُس کی طرف سے سب آدمیوں کے
سامنے اُن باتوں کا گواہ ہو گا جو تُو نے دیکھی اور سُنی ہیں۔ [16] اب
کیُوں دیر کرتا ہے؟ اُٹھ بپتِسمہ لے اور اُس کا نام لے کر اپنے
گُناہوں کو دھوڈال۔"

[17] جب مَیں پِھر یروشلِیم میں آ کر ہَیکل میں دُعا کر رہا تھا تو
اَیسا ہُوا کہ مَیں بے خُود ہو گیا۔ [18] اور اُس کو دیکھا کہ مُجھ سے کہتا
ہے "جلدی کر اور فوراً یروشلِیم سے نِکل جا کیُونکہ وہ میرے حق
میں تیری گواہی قبُول نہ کریں گے۔" [19] مَیں نے کہا "اَے
خُداوند! وہ خُود جانتے ہیں کہ جو تُجھ پر اِیمان لائے مَیں اُن کو قَید
کراتا اور جا بجا عِبادت خانوں میں پِٹواتا تھا۔ [20] اور جب تیرے
شہِید ستِفنُس کا خُون بہایا جاتا تھا تو مَیں بھی وہاں کھڑا تھا اور اُس
کے قتل پر راضی تھا اور اُس کے قاتِلوں کے کپڑوں کی حِفاظت
کرتا تھا۔" [21] اُس نے مُجھ سے کہا جا۔ مَیں تُجھے غَیر قَوموں کے

کے لائق اور مقدس یوحنا رسول میں ایسی قدر دیکھی کہ وہ دلیری سے اسکی گواہی دے سکے۔ سیدنا مسیح نے صلیب پر چور میں کچھ دیکھا، اور انہوں نے دیکھا کہ وہ نجات پانے کے قابل تھا۔ اور انہوں نے ایک وحشی آنکھوں والے خونخوار انتہا پسند کی زندگی میں فضل کے ایک رسول کو دیکھا۔ انہوں نے ساؤل پر بھروسہ کیا۔ اور یہ بھروسہ انہوں نے حننیاہ کے ذریعے کیا۔

"اَے بھائی ساؤل! خُداوند یعنی یِسُوع جو تُجھ پر اُس راہ میں جِس سے تُو آیا ظاہِر ہُوا تھا اُسی نے مُجھے بھیجا ہے کہ تُو بِینائی پائے اور رُوحُ القُدس سے بھر جائے۔" (اعمال ۹:۱۷)

اپنے ساؤل کو ترک نہ کرو۔ جب دوسرے اُسے نکما یا ناکارہ کہتے ہیں تو آپ اُسے ایک اور موقع دیں۔ مضبوط رہو اور خاطر جمع رکھو، اسے بھائی کہو۔ اسے بہن کہو۔ اپنے ساؤل کو سیدنا یسوع کے بارے میں بتائیں اور دعا کریں۔ اور یہ یاد رکھیں خُدا آپ کو کبھی بھی وہاں نہیں بھیجتا جہاں وہ پہلے سے موجود نہ ہو۔ جب تک آپ اپنے ساؤل تک پہنچیں گے کون جانتا ہے کہ آپ کو کیا ملے گا۔

اطلاق

کیا آپ کو کبھی کسی غیر متوقع جگہ پر پناہ یا سہارا ملا ہے؟ کیا مسائل خود ان طریقوں سے حل ہوئے ہیں جن کی آپ کو توقع نہیں تھی؟ آج ہی خدا تعالیٰ سے پوچھیں کہ وہ آپ کو کسی اور کی پریشانی کا غیر متوقع حل بنائے — خدا ئے بزرگ و برتر کے معجزے کا ذریعہ۔

پاس دُور دُور بھیجوں گا۔

پولُس کی رومی شہریت

[22] وہ اِس بات تک تو اُس کی سُنتے رہے۔ پِھر بُلند آواز سے
چِلاّئے کہ اَیسے شخص کو زمِین پر سے فنا کر دے! اُس کا زِندہ رہنا
مُناسِب نہیں۔ [23] جب وہ چِلاّتے اور اپنے کپڑے پھینکتے اور خاک
اُڑاتے تھے۔ [24] تو پلٹن کے سَردار نے حُکم دے کر کہا کہ اُسے
قلعے میں لے جاؤ اور کوڑے مار کر اُس کا بیان لو تا کہ مُجھے معلُوم
ہو کہ وہ کِس سبب سے اُس کی مُخالفت میں یُوں چِلاّتے
ہیں۔ [25] جب اُنہوں نے تسموں سے باندھ لِیا تو پولُس نے اُس
صُوبے دار سے جو پاس کھڑا تھا کہا "کیا تمہیں روا ہے کہ ایک رُومی
آدمی کو کوڑے مارو اور وہ بھی قُصُور ثابِت کِئے بغَیر؟"

[26] صُوبے دار یہ سُن کر پلٹن کے سَردار کے پاس گیا اور اُسے
خَبر دے کر کہا تُو کیا کرتا ہے؟ یہ تو رُومی آدمی ہے۔

[27] پلٹن کے سَردار نے اُس کے پاس آ کر کہا مُجھے بتا تو۔ کیا تُو
رُومی ہے؟

اُس نے کہا "ہاں"۔

[28] پلٹن کے سَردار نے جواب دِیا کہ مَیں نے بڑی رقم دے
کر رُومی ہونے کا رُتبہ حاصِل کِیا۔ پولُس نے کہا "مَیں تو پَیدائشی
ہُوں۔"

[29] پَس جو اُس کا بیان لینے کو تھے فوراً اُس سے الگ ہو گئے اور
پلٹن کا سَردار بھی یہ معلُوم کر کے ڈر گیا کہ جِس کو مَیں نے باندھا
ہے وہ رُومی ہے۔

30 صُبح کو یہ حقِیقت معلُوم کرنے کے اِرادے سے کہ یہُودی
اُس پر کیا اِلزام لگاتے ہیں اُس نے اُس کو کھول دِیا اور سَردار کاہِن
اور سب صدرِ عدالت والوں کو جمع ہونے کا حُکم دِیا اور پولُس کو
نیِچے لیجا کر اُن کے سامنے کھڑا کر دِیا۔

باب 23

پولُس کی صدر عدالت میں پیشی

1 پولُس نے عدالت عدلیہ والوں کو غَور سے دیکھ کر کہا "اَے
بھائیو! مَیں نے آج تک کمال نیک نِیّتی سے خُدا کے واسطے عُمر
گزاری ہے۔" 2 سَردار کاہِن حننِیاہ نے اُن کو جو اُس کے پاس
کھڑے تھے حُکم دِیا کہ اُس کے مُنہ پر طمانچہ مارو۔ 3 پولُس نے اُس
سے کہا کہ "اَے سفیدی پِھری ہُوئی دِیوار! خُدا تُجھے ماریگا۔ تُو
شَریعَت کے مُوافِق میرا اِنصاف کرنے کو بیٹھا ہے اور کیا شَریعَت
کے برخِلاف مُجھے مارنے کا حُکم دیتا ہے۔"

4 جو پاس کھڑے تھے اُنہوں نے کہا کیا تُو خُدا کے سَردار
کاہِن کو بُرا کہتا ہے؟

5 پولُس نے کہا "اَے بھائیو! مُجھے معلُوم نہ تھا کہ یہ سَردار
کاہِن ہے کِیُونکہ لِکھا ہے کہ اپنی قَوم کے سَردار کو بُرا نہ کہہ۔"

6 جب پولُس نے یہ معلُوم کیا کہ بعض صدُوقی ہیں بعض
فرِیسی تو عدالت میں پُکار کر کہا کہ "اَے بھائیو! مَیں فرِیسی اور
فرِیسیوں کی اَولاد ہُوں۔ مُردوں کی اُمید اور قِیامت کے بارے
میں مُجھ پر مُقدّمہ ہو رہا ہے۔"

7 جب اُس نے یہ کہا تو فرِیسیوں اور صدُوقیوں میں تکرار

آپ کے سفر کے لیے

22:30-23:33

صورتِ حال

یروشلیم میں جناب پولس رومی شہری ہونے کی وجہ سے کوڑوں کی سزا سے بچ گئے تھے۔ کلادیس لوسیاس جو کہ رومی کمانڈر تھا اس نے بپھرے ہوئے ہجوم کو منتشر کیا اور جناب پولس کو کوڑوں سے بچایا اور انہیں یہودیوں کی صدر عدالت میں بے گناہ ٹھہرانے کے لئے پیش کیا۔

مشاہدہ

اگر کسی مومن کے سول رائٹس بھی متاثر ہوں، تو رب العزت سارے معاملے کو اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے۔

فیضیابی

روحانی طور پر بھوکے لوگوں کے لیے چرچ غذا پیش کرتا ہے "کیونکہ مُجھ کو یقین ہے کہ خُدا کی جو مُحبّت ہمارے خُداوند مسیح یِسُوع میں ہے اُس سے ہم کو نہ مَوت جُدا کر سکے گی نہ زِندگی۔ نہ فرِشتے نہ حُکومتیں۔ نہ حال کی نہ اِستِقبال کی چیزیں۔ نہ قُدرت نہ بُلندی نہ پستی نہ کوئی اَور مخلُوق۔" (رومیوں ۸:۳۸۔۳۹)

ہُوئی اور حاضرِین میں پھُوٹ پڑ گئی۔ 8 کیُونکہ صدُوقی تو کہتے ہیں
کہ نہ قِیامت ہو گی نہ کوئی فِرشتہ ہے نہ رُوح مگر فرِیسی دونوں کا
اِقرار کرتے ہیں۔ 9 پَس بڑا شور ہُؤا اور فرِیسیوں کے فِرقے کے
بعض فقِیہ اُٹھے اور یُوں کہہ کر جھگڑنے لگے کہ ہم اِس آدمی میں
کُچھ بُرائی نہیں پاتے اور اگر کِسی رُوح یا فِرشتہ نے اِس سے کلام کیا
ہو تو پھِر کیا؟

10 اور جب بڑی تکرار ہُوئی تو پلٹن کے سَردار نے اِس خَوف
سے کہ مبادا پولُس کے ٹکڑے کر دِئے جائیں فَوج کو حُکم دِیا کہ اُتر
کر اُسے اُن میں سے زبردستی نِکالو اور قلعے میں لے آؤ۔

پولُس کو مار ڈالنے کی سازش

11 اُسی رات خُداوند اُس کے پاس آ کھڑا ہُؤا اور کہا خاطِر جمع
رکھ کہ جَیسے تُو نے میری بابت یروشلیم میں گواہی دی ہے وَیسے ہی
تُجھے رومہ میں بھی گواہی دینا ہو گا۔

12 جب دِن ہُؤا تو یہُودِیوں نے ایکا کر کے اور لعنت کی قَسم
کھا کر کہا کہ جب تک ہم پولُس کو قتل نہ کر لیں نہ کُچھ کھائیں گے نہ
پِئیں گے۔ 13 اور جِنہوں نے آپس میں یہ سازِش کی وہ چالِیس سے
زیادہ تھے۔ 14 پَس اُنہوں نے سَردار کاہِنوں اور بزُرگوں کے پاس
جا کر کہا کہ ہم نے سخت لعنت کی قَسم کھائی ہے کہ جب تک پولُس
کو قتل نہ کر لیں کُچھ نہ چکھّیں گے۔ 15 پَس اَب تُم صدرِ عدالت
والوں سے مِل کر پلٹن کے سَردار سے عرض کرو کہ اُسے تُمہارے
پاس لائے۔ گویا تُم اُس کے معاملے کی حقِیقت زیادہ دریافت کرنا
چاہتے ہو اور ہم اُس کے پہُنچنے سے پہلے اُسے مار ڈالنے کو تیّار ہیں۔

بے قرار شخص کو چرچ سچائی کے ہتھیار پیش کرتا ہے ”اور ہم کو معلُوم ہے کہ سب چِیزیں مِل کر خُدا سے مُحبّت رکھنے والوں کے لِئے بھلائی پَیدا کرتی ہیں یعنی اُن کے لِئے جو خُدا کے اِرادہ کے مُوافِق بُلائے گئے۔“ (رومیوں ۲۸:۸)

روٹی اور تلوار۔ خوراک اور ہتھیار۔ مومنین کی جماعت یا چرچ یہ دونوں مہیا کرتے ہیں۔ کیا وہ ایسا کرنے میں کامیاب ہوتے ہیں؟ ہمیشہ ہی ایسا نہیں۔ لوگوں کی مدد کبھی بھی سلیقے سے نہیں ہوتی کیوں کہ جن لوگوں کو مدد درکار ہوتی ہے وہ کبھی بھی سلیقہ مند زندگی نہیں بسر کرتے۔

سیدنا یسوع المسیح مومنین کو ہمدردی اور خدا ترسی کا درس دیتے ہیں۔

وہ ان کی روحوں کو خوراک سے سیر کرتے ہیں۔ ”تمہاری سلامتی ہو“ (یوحنا ۱۹:۲۰)۔ وہ جدوجہد کے لیے تلوار دیتے ہیں۔ ”روح القدس حاصل کرو“ (یوحنا ۲۲:۲۰)۔

خوراک اور تلوار، وہ یہ دونوں مایوس لوگوں کو عطا کرتے ہیں۔

اطلاق

کیا آپ کی جماعت یا کلیسیاء لوگوں کی مدد کرتی ہے؟ کس طریقے سے آپ بہتر طور لوگوں کی مدد کرتے ہیں اور رب العزت نے آپ کے ذمے کیا لگا یا ہے؟ خدمت بہت آسان یا سلیقے سے نہیں ہوتی، لیکن خدا تو یہی کرنے کے لئے اپنے لوگوں کو بلاتا ہے۔

[16] لیکن پولُس کا بھانجا اُن کی گھات کا حال سُن کر آیا اور قلعے میں جا کر پولُس کو خبر دی۔ [17] پولُس نے صُوبے داروں میں سے ایک کو بُلا کر کہا اِس جوان کو پلٹن کے سردار کے پاس لے جا۔ یہ اُس سے کُچھ کہنا چاہتا ہے۔ [18] پَس اُس نے اُس کو پلٹن کے سردار کے پاس لے جا کر کہا کہ پولُس قیدی نے مُجھے بُلا کر دَرخواست کی کہ اِس جوان کو تیرے پاس لاؤُں کہ تُجھ سے کُچھ کہنا چاہتا ہے۔ [19] پلٹن کے سردار نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر اور الگ جا کر پُوچھا کہ مُجھ سے کیا کہنا چاہتا ہے؟

[20] اُس نے کہا یہُودِیوں نے ایکا کِیا ہے کہ تُجھ سے دَرخواست کریں کہ کل پولُس کو صدرِ عدالت میں لائے۔ گویا تُو اُس کے حال کی اَور بھی تحقیقات کرنا چاہتا ہے۔ [21] لیکن تُو اُن کی نہ ماننا کیُونکہ اُن میں چالِیس شخص سے زیادہ اُس کی گھات میں ہیں جِنہوں نے لعنت کی قَسم کھائی ہے کہ جب تک اُسے مار نہ ڈالیں نہ کھائیں گے نہ پِئیں گے اور اَب وہ تیّار ہیں۔ صِرف تیرے وعدے کا اِنتظار ہے۔

[22] پَس سردار نے جوان کو یہ حُکم دے کر رُخصت کِیا کہ کِسی سے نہ کہنا کہ تُو نے مُجھ پر یہ ظاہِر کِیا۔

پولُس کا قیصریہ بھیجا جانا

[23] اور وہ صُوبے داروں کو پاس بُلا کر کہا کہ دو سَو سِپاہی اور ستّر سوار اور دو سَو نیزہ بردار پہر رات گئے قیصریہ جانے کو تیّار کر رکھنا۔ [24] اور حُکم دِیا کہ پولُس کی سواری کے لِئے جانوروں کو بھی حاضِر کریں تاکہ اُسے فیلِکس حاکِم کے پاس صحیح سَلامت پہُنچا دیں۔ [25] اور اِس مضمُون کا خط لِکھا۔

26 لودِیُس لُوسِیاس کا
فیلِکس بہادر حاکم کو سَلام۔
27 اِس شخص کو یہُودِیوں نے پکڑ کر مار ڈالنا چاہا مگر جب مُجھے معلُوم ہُوا کہ یہ رُومی ہے تو فَوج سمیت چڑھ گیا اور چھُڑا لایا۔ 28 اور اِس بات کے دریافت کرنے کا اِرادہ کر کے کہ وہ کِس سبب سے اُس پر نالِش کرتے ہیں اُسے اُن کی صدرِ عدالت میں لے گیا۔ 29 اور معلُوم ہُوا کہ وہ اپنی شرِیعت کے مسئلوں کی بابت اُس پر نالِش کرتے ہیں لیکِن اُس پر کوئی اَیسا اِلزام نہیں لگایا گیا کہ قتل یا قَید کے لائِق ہو۔ 30 اور جب مُجھے اِطلاع ہُوئی کہ اِس شخص کے برخِلاف سازِش ہونے والی ہے تو مَیں نے اِسے فوراً تیرے پاس بھیج دِیا ہے اور اِس کے مُدّعِیوں کو بھی حُکم دے دِیا ہے کہ تیرے سامنے اِس پر دعویٰ کریں۔

خدا حافظ

31 پَس سپاہیوں نے حُکم کے مُوافِق پولُس کو لے کر راتوں رات انتِیپترِس میں پہُنچا دِیا۔ 32 اور دُوسرے دِن سواروں کو اُس کے ساتھ جانے کے لِئے چھوڑ کر آپ قلعے کو پھرے۔ 33 اُنہوں نے قَیصریہ میں پہُنچ کر حاکم کو خط دے دِیا اور پولُس کو بھی اُس کے آگے حاضِر کِیا۔ 34 اُس نے خط پڑھ کر پُوچھا کہ یہ کِس صُوبے کا ہے؟ اور یہ معلُوم کر کے کہ کلِکیہ کا ہے۔ 35 اُس سے کہا کہ جب تیرے مُدّعی بھی حاضِر ہوں گے تو مَیں تیرا مُقدّمہ کرُوں گا اور اُسے ہیرودِیس کے قلعے میں قَید رکھنے کا حُکم دِیا۔

آپ کے سفر کے لیے

24:1-27

صورتِ حال

حضرت پولس رسول کے قتل کی ناکام کوششوں کے بعد یہودی کاہنوں نے رومی گورنر کے سامنے یہودی قوانین میں ہیرا پھیری کی بھرپور کوشش کی۔ سیدنا مسیح نے اپنے الفاظ جناب پولس رسول کے منہ میں ڈالے انہوں نے ان کے الزامات کے خلاف اپنا اور اپنے ایمان کا فقید المثال دفاع کیا۔ حضرت پولس رسول کے طاقتور دلائل نے کاہنوں کو ناکام بنادیا اور گورنر کے دربار میں نئے مومنین (جو ابھی یہودیت ترک کرکے مسیحی ہوئے تھے) کو جیت لیا حالانکہ ان میں سے کچھ خدا کے کلام کو پانے میں ہچکچا رہے تھے۔

مشاہدہ

اگرچہ خدا کی حکمت سب سے متعبر اور اس کا دوسری کسی حکمت سے کوئی موازنہ نہیں لیکن کچھ غیر مسیحی اسے کبھی قبول نہیں کریں گے۔

فیضیابی

اگر آپ خود کو پسند نہیں کرتے یا آپ شرمندہ پریشان اور غصے میں ہیں تو دوسرے لوگ اسے جان لیں گے۔

اب جو ہمارا سوال بنتا ہے کہ "انسان کو سکون کیسے ملتا ہے؟"

باب 24

فیلکس کے سامنے

1 پانچ دِن کے بعد حننیاہ سَردار کاہِن بعض بُزرگوں اور
ترِطُلّس نام ایک وکیل کو ساتھ لے کر وہاں آیا اور اُنہوں نے حاکم
کے سامنے پولُس کے خِلاف فریاد کی۔
2 جب وہ بُلایا گیا ترِطُلّس اِلزام لگا کر کہنے لگا کہ اَے فیلکس
بہادر! چُونکہ تیرے وسیلے سے ہم بڑے امن میں ہیں اور تیری
دُور اندیشی سے اِس قَوم کے فائِدے کے لِئے خرابیوں کی اِصلاح
ہوتی ہے۔ 3 ہم ہر طرح اور ہر جگہ کمال شُکر گزاری کے ساتھ تیرا
اِحسان مانتے ہیں۔ 4 مگر اِس لِئے کہ تُجھے زیادہ تکلِیف نہ دُوں مَیں
تیری مِنّت کرتا ہُوں کہ تُو مِہربانی سے ہماری دو ایک باتیں سُن
لے۔ 5 کیُونکہ ہم نے اِس شخص کو مُفسد اور دُنیا کے سب یہُودِیوں
میں فِتنہ انگیز اور ناصریوں کے بِدعتی فِرقہ کا سرگروہ پایا۔ 6 اِس
نے ہَیکل کو ناپاک کرنے کی کوشِش کی تھی اور ہم نے اِسے پکڑا
[اور ہم نے چاہا کہ اپنی شَرِیعَت کے مُوافِق اِس کی عدالت
کریں۔ 7 لیکن لُوسِیاس سردار آ کر بڑی زبردستی سے اُسے ہمارے
ہاتھ سے چھِین لے گیا۔ 8 اور اُس کے مُدّعیوں کو حُکم دِیا کہ
تیرے پاس جائیں] اِسی سے تحقِیق کرکے تُو آپ اِن سب باتوں کو
دریافت کر سکتا ہے جِن کا ہم اِس پر اِلزام لگاتے ہیں۔ 9 اور
یہُودِیوں نے بھی اِس دعویٰ میں مُتّفِق ہو کر کہا کہ یہ باتیں اِسی
طرح ہیں۔

پوُلُس فیلِکس کے سامنے صفائی پیش کرتا ہے

[10]جب حاکم نے پوُلُس کو بولنے کا اِشارہ کیا تو اُس نے جواب
دِیا ”چُونکہ مَیں جانتا ہُوں کہ تُو بہُت برسوں سے اِس قَوم کی
عدالت کرتا ہے اِس لِئے میں خاطِر جمعی سے اپنا عذر بیان کرتا
ہُوں۔ [11] تُو دریافت کر سکتا ہے کہ بارہ دِن سے زیادہ نہیں ہُوئے
کہ مَیں یروشلیم میں عِبادت کرنے گیا تھا۔ [12]اور اُنہوں نے مُجھے
نہ ہَیکل میں کِسی کے ساتھ بحث کرتے یا لوگوں میں فساد اُٹھاتے پایا
نہ عِبادت خانوں میں نہ شہر میں۔ [13]اور نہ وہ اِن باتوں جِن کا مُجھ پر
اب اِلزام لگاتے ہیں تیرے سامنے ثابِت کر سکتے ہیں۔ [14] لیکن
تیرے سامنے یہ اِقرار کرتا ہُوں کہ جِس طرِیق کو وہ بِدعت کہتے
ہیں اُسی کے مُطابِق مَیں اپنے باپ دادا کے خُدا کی عِبادت کرتا
ہُوں اور جو کُچھ توریت اور نبیوں کے صحیفوں میں لِکھا ہے اُس
سب پر میرا اِیمان ہے۔ [15]اور خُدا سے اُسی بات کی اُمید رکھتا
ہُوں جِس کے وہ خُود بھی مُنتظِر ہیں کہ راستبازوں اور ناراستوں
دونوں کی قیامت ہو گی۔ [16] اِسی لِئے مَیں خُود بھی کوشِش میں
رہتا ہُوں کہ خُدا اور آدمیوں کے سامنے میرا دِل مُجھے کبھی ملامت
نہ کرے۔

[17]بہُت برسوں کے بعد مَیں اپنی قَوم کو خَیرات پہُنچانے اور
نذریں چڑھانے آیا تھا۔ [18]اُنہوں نے بغَیر ہنگامے یا بلوے کے
مُجھے طہارت کی حالت میں یہ کام کرتے ہُوئے ہَیکل میں پایا۔ ہاں
آسیہ کے چند یہُودی تھے۔ [19]اور اگر اُن کا مُجھ پر کُچھ دعویٰ تھا تو
اُنہیں تیرے سامنے حاضِر ہو کر فریاد کرنا واجِب تھا۔ [20]یا یہی خُود
کہیں کہ جب مَیں صدرِ عدالت کے سامنے کھڑا تھا تو مُجھ میں کیا

اور جواب ہمیں بائبل کی مہربان آیات میں سے ایک میں ملتا ہے، ”اَے محنت اُٹھانے والو اور بوجھ سے دبے ہُوئے لوگو سب میرے پاس آؤ۔ مَیں تُم کو آرام دُوں گا۔ میرا جُوأ اپنے اُوپر اُٹھا لو اور مُجھ سے سیکھو۔ کیونکہ مَیں حلیم ہُوں اور دِل کا فروتن۔ تو تُمہاری جانیں آرام پائیں گی۔“ (متی ۱۱:۲۸-۲۹)

آپ جانتے تھے کہ میں یہ کہنے والا ہوں۔ آپ اپنا سر ہلاتے ہوئے کہتے ہیں۔ ”میں نے اس کی کوشش کی ہے۔ میں نے بائبل پڑھی ہے میں روز چرچ جاتا ہوں لیکن مجھے کبھی سکون نہیں ملا۔“

اگر ایسا ہے تو کیا میں ایک نازک اور قابلِ بحث سوال کر سکتا ہوں؟ ہو سکتا ہے کہ آپ دین کی طرف تو گئے ہوں لیکن رب تعالیٰ کی طرف نہ گئے ہوں؟ ہو سکتا ہے کہ آپ چرچ یا کلیسیاء میں تو گئے ہوں لیکن کبھی سیدنا مسیح کو نہ دیکھا ہو؟

”میرے پاس آؤ،“ سیدنا مسیح کا فرمان ہے

غلط جگہ یا رستے پر جانا آسان ہے۔

ایسا نہیں ہے کہ آپ نے کوشش نہیں کی ہے- آپ نے اپنے ماضی، شراب، لالچ، حسد، لڑائی جھگڑے، زنا، اور دھرم و مذہب جیسے معاملات سے نمٹنے کے لئے سالوں کوشش کی ہے۔ لیکن سیدنا مسیح فرماتے ہیں کہ روح کی تھکاوٹ، افسردگی اور بیزاری کا حل صرف وہ ہی ہیں۔

ان کے ہی پاس جاؤ۔ ان کے ساتھ ایماندار اور وفادار رہو۔ تسلیم کریں کہ وہ آپ کے دلوں کو بھی جانتا ہے۔ وہ پہلے سے ہی جانتے ہیں کہ آپ کے دلوں میں کیا ہے۔

بُرائی پائی تھی۔ [21] سِوا اِس ایک بات کے کہ مَیں نے اُن میں کھڑے ہو کر بُلند آواز سے کہا تھا کہ مُردوں کی قِیامت کے بارے میں آج مُجھ پر تُمہارے سامنے مُقدّمہ ہو رہا ہے۔"

فیلکس مقدمہ ملتوی کرتا ہے

[22] فیلِکس نے جو صحیح طَور پر اِس طرِیق سے واقِف تھا یہ کہہ کر مُقدّمے کو مُلتوی کر دِیا کہ جب پلٹن کا سَردار لُوسِیاس آئے گا تو مَیں تُمہارا مُقدّمہ فَیصل کرُوں گا۔ [23] اور صُوبے دار کو حُکم دِیا کہ اُس کو قَید تو رکھ مگر آرام سے رکھنا اور اِس کے دوستوں میں سے کِسی کو اِس کی خِدمت کرنے سے منع نہ کرنا۔

پولُس فیلکس اور درُوسِلّہ کے سامنے

[24] اور چند روز کے بعد فیلِکس اپنی بِیوی درُوسِلّہ کو جو یہُودی تھی ساتھ لے کر آیا اور پولُس کو بُلوا کر اُس سے مسِیح یِسُوع کے دِین کی کَیفیّت سُنی۔ [25] اور جب وہ راست بازی اور پرہیز گاری اور آیندہ عدالت کا بیان کر رہا تھا تو فیلِکس نے دہشت کھا کر جواب دِیا کہ اِس وقت تو جا۔ فُرصت پا کر تُجھے پھر بُلاؤں گا۔ [26] اُسے پولُس سے کُچھ رُوپے مِلنے کی اُمید بھی تھی اِس لئے اُسے اَور بھی بُلا بُلا کر اُس کے ساتھ گُفتگُو کیا کرتا تھا۔ [27] لیکن جب دو برس گُزر گئے تو پُرکِیُس فیستُس کی جگہ مُقرّر ہُوا اور فیلِکس یہُودِیوں کو اپنا اِحسان مند کرنے کی غرض سے پولُس کو قَید ہی میں چھوڑ گیا۔

وہ صرف اس انتظار میں ہیں کہ آپ مدد کے لئے انہیں پکاریں۔

اطلاق

آپ نے شاید ایسے لوگوں سے ملاقات کی ہو جو باقاعدگی سے گرجہ گھر جاتے ہیں لیکن وہ خدا کے کلام کی تبلیغ سے بے نیاز ہیں۔ ان کی حاضری رب العزت کے کلام کی منادی یا اس سے سیر ہونے کی نسبت ایک سماجی ذمہ داری معلوم ہوتی ہے۔ کیا آپ کی یا آپ کے خاندان کی زندگی ایسی ہی ہے؟ مسیح کے ساتھ اپنے تعلقات کے بارے میں سوچیں۔ کیا اس کی کوئی حقیقت یا سچائی آپ کی زندگی میں ہے؟ اگلے اتوار کو سیدنا مسیح کے کلام کو فعال طور سے سننا، یا عملی طور سے شرکت کرنے کو ہی اپنا مقصد بنائیں۔

باب 25

فیستُس کے سامنے

[1] پس فیستُس صُوبے میں داخِل ہو کر تین روز کے بعد قیصر یہ
سے یروشلیم کو گیا۔ [2] اور سردار کاہِنوں اور یہُودِیوں کے رئیسوں
نے اُس کے ہاں پولُس کے خِلاف فریاد کی۔ [3] اور اُس کی مُخالفت
میں یہ رعایت چاہی کہ وہ اُسے یروشلیم میں بُلا بھیجے اور گھات میں
تھے کہ اُسے راہ میں مار ڈالیں۔ [4] مگر فیستُس نے جواب دِیا کہ
پولُس تو قیصریہ میں قَید ہے اور مَیں آپ جلد وہاں جاؤں گا۔
[5] پَس تُم میں سے جو اِختیار والے ہیں وہ ساتھ چلیں اور اگر اِس
شخص میں کُچھ بیجا بات ہو تو اُس کی فریاد کریں۔

[6] وہ اُن میں آٹھ دس دِن رہ کر قیصریہ کو گیا اور دُوسرے
دِن تختِ عدالت پر بَیٹھ کر پولُس کے لانے کا حکم دِیا۔ [7] جب وہ
حاضِر ہُؤا تو جو یہُودی یروشلیم سے آئے تھے وہ اُس کے آس پاس
کھڑے ہو کر اُس پر بہتیرے سخت اِلزام لگانے لگے مگر اُن کو
ثابِت نہ کر سکے۔ [8] لیکِن پولُس نے یہ عذر کِیا کہ ”مَیں نے نہ تو
کُچھ یہُودِیوں کی شرِیعت کا گُناہ کِیا ہے نہ ہَیکل کا نہ قیصریہ کا۔“
[9] مگر فیستُس نے یہُودِیوں کو اپنا اِحسان مند بنانے کی غرض سے
پولُس کو جواب دِیا کیا تجھے یروشلیم جانا منظُور ہے کہ تیرا یہ مُقدّمہ
وہاں میرے سامنے فَیصل ہو؟

[10] پولُس نے کہا ”مَیں قیصر کے تختِ عدالت کے سامنے
کھڑا ہُوں۔ میرا مُقدّمہ یہِیں فَیصل ہونا چاہئے۔ یہُودِیوں کا مَیں
نے کُچھ قصُور نہیں کِیا۔ چُنانچہ تُو بھی خُوب جانتا ہے۔ [11] اگر بدکار

آپ کے سفر کے لیے

25:1-27

صورتِ حال

رومیوں اور یہودیوں کی جانب سے دائر کئے گئے مقدمے میں دو سال قید میں رہنے کے بعد مقدس پولس رسول کے مقدمے کی نئی سماعت شروع ہوئی۔ اسے امید تھی کہ قیصر اس کی اپیل قبول کرئے گا اور اس مقدمے کی سماعت کرئے گا اور یوں اس کی تبلیغ کا کام پورا ہو گا۔

مشاہدہ

جنابِ پولس رسول نے امید کا دامن نہ چھوڑا اور نہ اُس کا رویا کم ہوا، اور اس نے اس سماعت کی وجہ سے روم تک کا محفوظ رستہ چنا اور صورتحال سے فائدہ اٹھایا۔ اور راستے میں جن سے وہ ملتے گئے وہ کلام خدا کی منادی کرتے گئے اور انہوں نے بہت مثبت اور قابل احترام شہرت حاصل کی۔

فیصیابی

اور گیارہ شاگرد گلیل کے اُس پہاڑ پر گئے جو یِسُوع نے اُن کے لئے مُقرّر کیا تھا۔ اور اُنہوں نے اُسے دیکھ کر سجدہ کیا مگر بعض نے شک کیا۔ (متی ۲۸:۱۶-۱۷)۔ تین سال تک وہ معجزات دیکھتے رہے، کیا یہ کافی نہیں تھے اور کیا وہ چالیس دن بھی کافی نہیں تھے جب سیدنا مسیح کے جی اٹھنے کے بعد وہ ٹریننگ پا رہے تھے۔ انہوں نے خود اس کی خالی قبر دیکھی تھی لیکن اس کے باوجود شک میں تھے۔

ہُوں یا مَیں نے قتل کے لائِق کوئی کام کِیا ہے تو مُجھے مرنے سے اِنکار نہیں لیکِن جِن باتوں کا وہ مُجھ پر اِلزام لگاتے ہیں اگر اُن کی کُچھ اصل نہیں تو اُن کی رعایت سے کوئی مُجھ کو اُن کے حوالے نہیں کر سکتا۔ مَیں قَیصر کے ہاں اِپیل کرتا ہُوں۔“

[12] پھر فیستُس نے صلاح کاروں سے مصلحت کر کے جواب دِیا کہ تُو نے قَیصر کے ہاں اِپیل کی ہے تو قَیصر ہی کے پاس جائے گا۔

پولُس اگرِپّا اور برنِیکے کے سامنے

[13] اور کُچھ دِن گُزرنے کے بعد اگرِپّا بادشاہ اور برنِیکے نے قیصریہ میں آ کر فیستُس سے مُلاقات کی۔ [14] اور اُن کے کُچھ عرصہ وہاں رہنے کے بعد فیستُس نے پولُس کے مُقدّمے کا حال بادشاہ سے کہہ کر بیان کِیا کہ ایک شَخص کو فیلِکس قَید میں چھوڑ گیا ہے۔ [15] جب میں یروشلیم میں تھا تو سَردار کاہِنوں اور یہُودِیوں کے بُزرگوں نے اُس کے خِلاف فریاد کی اور سزا کے حُکم کی دَرخواست کی۔ [16] اُن کو میں نے جواب دِیا کہ رُومیوں کا یہ دستُور نہیں کہ کِسی آدمی کو رعایتہً سزا کے لِئے حوالے کریں جب تک کہ مُدّعاعلَیہ کو اپنے مُدعیوں کے رُوبرُو ہو کر دعوےٰ کے جواب دینے کا مَوقع نہ ملِے۔ [17] پَس جب وہ یہاں جمع ہُوئے تو مَیں نے کُچھ دیر نہ کی بلکہ دُوسرے ہی دِن تختِ عدالت پر بیٹھ کر اُس آدمی کو لانے کا حُکم دِیا۔ [18] مگر جب اُس کے مُدّعی کھڑے ہُوئے تو جِن بُرائیوں کا مُجھے گُمان تھا اُن میں سے اُنہوں نے کِسی کا اِلزام اُس پر نہ لگایا۔ [19] بلکہ اپنے دِین اور کِسی شَخص یِسُوع کی بابت اُس سے بحث کرتے تھے جو مر گیا تھا اور پولُس اُس کو زِندہ بتاتا

آپ کو مذاق لگ رہا ہو گا۔۔۔ لیکن ان سے زیادہ کون سیدنا مسیح کو جانتا تھا؟ سیدنا یسوع مسیح کی جانب سے سوال پوچھیں؟ جی پوچھیں۔ کیا جب وہ چلتے تھے تو کوئی اڑنے کی آواز آتی تھی؟ کیا کھانے سے پہلے دعا کرتے تھے؟ کیا وہ سوتے میں طوفان سے بات کرتے تھے؟ اور اگر وہ کرتے تھے تو کیا طوفان سنتے تھے؟ وہ جانتے تھے۔ وہ سیدنا مسیح کو اچھی طرح جانتے تھے۔

اور جب خالی قبر کو دیکھنے کا وقت آیا اور انہوں نے اچھی طرح اندر جا کر دیکھا بھی۔ تو جناب پطرس نے پتھر کی درز میں انگلی ڈال کر بھی دیکھا۔۔ جناب توما نے سیدنا مسیح کے کسی پامسٹ کی طرح چھیدے ہوئے ہاتھوں کا بھی معائنہ کیا۔ اور چالیس دن تک آپ نے ان سب کو پھر تعلیم بھی دی۔ چالیس دن سوچ سکتے ہیں چھ ہفتوں کا ایک مکمل سیمینار جو کہ خوردبینی دماغوں کو دیا گیا جو پھر بے ڈھنگے سوال کرتے ہیں۔۔۔ یسوع ہمیں بتا کہ تو کیسے جی اٹھا؟ کیسے تو برزخ میں سے نکل آیا؟

سیدنا یسوع المسیح سے تربیت پانے کے باوجود اور تاریخ کے سکہ بند واقعہ کے عینی شاہد ہونے کے باوجود کیا یہ سب شاگرد تیار تھے؟ بظاہر تو نہیں ”ان میں سے کچھ نے شک کیا“۔

سوال تو پھر بنتا ہے۔ ہزاروں باتوں اور واقعات کے بعد، بے شمار معجزات اور حیران کن دلائل کے باوجود بھی چند شاگرد کہتے ہیں ”مجھے ابھی بھی یقین اور بھروسا نہیں۔“

اب سیدنا مسیح ان کے ساتھ کیا کریں گے؟ ہم یہ جاننا چاہیں گے کیا جاننا نہیں چاہیے؟ ابھی ہمارے بھی جملے ایسے ہی ہیں۔۔

ہے۔ [20] چُونکہ مَیں اِن باتوں کی تحقِیقات کی بابت اُلجھن میں تھا اِس لِئے اُس سے پُوچھا کیا تُو یروشلِیم میں جانے کو راضی ہے کہ وہاں اِن باتوں کا فَیصلہ ہو؟ [21] مگر جب پولُس نے اِپیل کی کہ میرا مُقدّمہ شہنشاہ کی عدالت میں فَیصل ہو تو مَیں نے حُکم دِیا کہ جب تک اُسے قَیصر کے پاس نہ بھیجُوں وہ قَید رہے۔ [22] اگرِپّا نے فیستُس سے کہا مَیں بھی اُس آدمی کی سُننا چاہتا ہُوں۔ اُس نے کہا کہ

تُو کل سُن لے گا۔

[23] پَس دُوسرے دِن جب اگرِپّا اور برنِیکے بڑی شان و شوکت سے پلٹن کے سرداروں اور شہر کے رئیسوں کے ساتھ دیوانخانے میں داخِل ہُوئے تو فیستُس کے حُکم سے پولُس حاضِر کِیا گیا۔ [24] پِھر فیستُس نے کہا اَے اگرِپّا بادشاہ اور اَے سب حاضرِین تُم اِس شخص کو دیکھتے ہو جِس کی بابت یہُودِیوں کے سارے گروہ نے یروشلِیم میں اور یہاں بھی چِلاّ چِلاّ کر مُجھ سے عرض کی کہ اِس کا آگے کو جِیتا رہنا مُناسِب نہیں۔ [25] لیکِن مُجھے معلُوم ہُؤا کہ اُس نے قتل کے لائِق کُچھ نہیں کِیا اور جب اُس نے خُود شہنشاہ کے ہاں اِپیل کی تو مَیں نے اُس کو بھیجنے کی تجویز کی۔ [26] اُس کی نِسبت مُجھے کوئی ٹِھیک بات معلُوم نہیں کہ سرکارِ عالی کو لِکھُوں۔ اِس واسطے مَیں نے اُس کو تُمہارے آگے اور خاص کر اَے اگرپا بادشاہ تیرے حضُور حاضِر کیا ہے تا کہ تحقِیقات کے بعد لِکھنے کے قابِل کوئی بات نِکلے۔ [27] کیُونکہ قَیدی کے بھیجتے وقت اُن اِلزاموں کو جو اُس پر لگائے گئے ہوں ظاہِر نہ کرنا مُجھے خِلافِ عقل معلُوم ہوتا ہے۔

"میں ابھی پریشان ہوں"
"مجھے ابھی غور کرنا ہے"
"مجھے ابھی اور سیکھنا ہے"

ہمیں بھی رسولوں کا یہ شک بے چین کر دیتا ہے۔ اور ایسی ہی بے چینی ہم میں بھی ہے۔ اور پھر ہم حیران بھی ہوتے ہیں۔ وہ لوگ جو ابھی شک کی منجدھار میں ہیں سیدنا یسوع انہیں کیا کہتے ہیں؟ کوئی لفظ ان کے لئے ہے؟

جی! اس کی "ہاں"

وہ تمام جو ابھی کوشش میں ہیں خدا تعالیٰ فرماتا ہے "ہاں، میرا انتظار کرو"

اطلاق

شاید کبھی آپ بھی حوصلہ ہار جائیں جب کوئی مومن ایمان کو ترک کر دے۔ کیا آپ اچھے مومن کی صفات کھو دیں گے کیوں کہ آپ کا دن اچھا نہیں گزرا؟ ہر قسم کی صورت حال میں اور زیادہ کوشش کریں چاہے وقت کتنا بھی برا کیوں نہ ہو۔ خدا کا انتظار کریں تو سیاہ بادل حیران کن طور سے چھٹ جائیں گے۔

باب 26

پولُس اگرپّا کے سامنے اپنا مقدمہ رکھتا ہے

1 اگرپّا نے پولُس سے کہا تجھے اپنے لِئے بولنے کی اِجازت
ہے۔ پولُس ہاتھ بڑھا کر اپنا جواب یُوں پیش کرنے لگا کہ۔
2 ”اَے اگرپّا بادشاہ جِتنی باتوں کی یہُودی مُجھ پر نالِش کرتے ہیں
آج تیرے سامنے اُن کی جواب دہی کرنا اپنی خُوش نصیبی جانتا
ہُوں۔ 3 خاص کر اِس لِئے کہ یہُودِیوں کی سب رسموں اور مسئلوں
سے واقِف ہے۔ پَس مَیں مِنّت کرتا ہُوں کہ تحمّل سے میری سُن
لے۔

4 سب یہُودی جانتے ہیں کہ اپنی قَوم کے درمیان اور
یروشلیم میں شُرُوع جوانی سے میرا چال چلن کیَسا رہا ہے۔ 5 چُونکہ
وہ شُرُوع سے مُجھے جانتے ہیں اگر چاہیں تو گواہ ہو سکتے ہیں کہ مَیں
فرِیسی ہو کر اپنے دِین کے سب سے زیادہ پابندِ مذہب فِرقہ کی
طرح زِندگی گُزارتا تھا۔ 6 اور اَب اُس وعدے کی اُمید کے سبب
سے مُجھ پر مُقدّمہ ہو رہا ہے جو خُدا نے ہمارے باپ دادا سے کِیا
تھا۔ 7 اُسی وعدے کے پُورا ہونے کی اُمید پر ہمارے بارہ کے بارہ
قبیلے دِل و جان سے رات دِن عِبادت کِیا کرتے ہیں۔ اِسی اُمید کے
سبب سے اَے بادشاہ! یہُودی مُجھے نالِش کرتے ہیں۔ 8 جب کہ
خُدا مُردوں کو زندہ کرتا ہے تو یہ بات تُمہارے نزدِیک کیُوں غَیر
مُعتبر سمجھی جاتی ہے؟
9 مَیں نے بھی سمجھا تھا کہ یِسُوع ناصری کے نام کی طرح
طرح سے مُخالفت کرنا مُجھ پر فرض ہے۔ 10 چُنانچہ مَیں نے

آپ کے سفر کے لیے

26:1-32

صورتِ حال

فیتس بہادر نے اگرپا بادشاہ سے مقدس پولس رسول کے مقدمے کی صلاح چاہی۔ تو جناب پولس نے دلائل سے بتایا کہ کیسے سیدنا مسیح نے اُس کی زندگی کو تبدیل کر دیا۔

مشاہدہ

صرف سیدنا مسیح ہی کسی بھی مومن کی زندگی کو خوشی، امید، اطمینان سے بھرتے ہیں۔ وہ لوگ جو پرانی زندگی ہی جیتے ہیں وہ ہی فرق دیکھ سکتے ہیں لیکن ہمیشہ یہ سمجھ نہیں پاتے ہیں۔

فیضیابی

حضرت پولس رسول کے معاملے پر غور کریں۔ موسیٰ کی طرح اس نوجوان عالم نے جوانی میں قوانین اور شریعت سے والہانہ محبت رکھی ۔ اس نے یروشلم کے بہترین اساتذہ سے تعلیم حاصل کی۔ اس نے صراط مستقیم پر چلنے کے لئے تورات کی پیروی کی۔ اس نے خود کو فریسیوں کے ساتھ جوڑ دیا، جو تورات کے پرجوش مبصر تھے۔ اور وہ فریسی بڑے جوش و خروش سے شریعت کا دفاع کرتے تھے۔ اور جوش وہ لفظ ہے جس سے جناب پولس نے اپنے جوشیلے کارناموں کا ذکر کیا؟ انہوں نے لکھا۔۔۔”جی ہاں در حقیقت، میں نے مومنین کو ستایا اور یہاں تک ستایا کہ انہیں قتل بھی کیا۔(فلپیوں ۳:۶)

یروشلیم میں اَیسا ہی کِیا اور سَر دار کاہِنوں کی طرف سے اِختیّار پا کر بہُت سے مُقدّسوں کو قَید میں ڈالا اور جب وہ قتل کئِے جاتے تھے تو مَیں بھی یہی رائے دیتا تھا۔ 11 اور ہر عِبادت خانے میں اُنہیں سزا دِلا دِلا کر زبر دستی اُن سے کُفر کہلواتا تھا بلکہ اُن کی مُخالفت میں اَیسا دِیوانہ بنا کہ غَیر شہروں میں بھی جا کر اُنہیں ستاتا تھا۔

پولوس اپنے ایمان لانے کا واقعہ بیان کرتا ہے

12 اِسی حال میں سَر دار کاہِنوں سے اِختیّار اور پروانے لے کر دمشق کو جاتا تھا۔ 13 تو اَے بادشاہ مَیں نے دوپہر کے وقت راہ میں یہ دیکھا کہ سُورج کے نُور سے زیادہ ایک نُور آسمان سے میرے اور میرے ہمسفروں کے گرداگرد آ چمکا۔ 14 جب ہم سب زمین پر گر پڑے تو مَیں نے عِبرانی زبان میں یہ آواز سُنی کہ اَے ساول اَے ساول! تُو مُجھے کیُوں ستاتا ہے؟ پَینے کی آر پر لات مارنا تیرے لِئے مُشکِل ہے۔ 15 مَیں نے کہا "اَے خُداوند تُو کَون ہے؟" خُداوند نے فرمایا مَیں یِسُوع ہُوں جِسے تُو ستاتا ہے۔ 16 لیکِن اُٹھ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو کیُونکہ مَیں اِس لِئے تُجھ پر ظاہِر ہُوا ہُوں کہ تُجھے اُن چیزوں کا بھی خادِم اور گواہ مُقرّر کرُوں جِنکی گواہی کے لِئے تُو نے مُجھے دیکھا ہے اور اُن کا بھی جِنکی گواہی کے لِئے مَیں تُجھ پر ظاہِر ہُوا کرُوں گا۔ 17 تُجھے اِس اُمّت اور غَیر قَوموں سے بچاتا رہُوں گا جِن کے پاس تُجھے اِس لِئے بھیجتا ہُوں۔ 18 کہ تُو اُن کی آنکھیں کھول دے تاکہ اَندھیرے سے روشنی کی طرف اور شَیطان کے اِختیّار سے خُدا کی طرف رُجُوع لائیں اور مُجھ پر اِیمان لانے کے باعِث گُناہوں کی مُعافی اور مُقدّسوں میں شرِیک ہو کر مِیراث پائیں۔

اس جوش نے ہی نوجوان ساؤل کو کلام مقدس میں ابتدائی طور پر ظاہر کیا۔ موسیٰ کی طرح ایک قتل اسے اسٹیج پر لے آیا۔ یہودی کونسل کے ناراض ارکان "انہوں نے [ستفنس] کو شہر سے باہر نکال دیا اور اسے سنگسار کیا۔ اور گواہوں نے اپنے کپڑے ساؤل نامی نوجوان کے قدموں پر رکھ دیے" (اعمال ۷:۵۸)۔

ساؤل کو چاہے آپ گمراہ کہو، بھٹکا ہوا یا غلط۔۔۔ کیوں کہ ساؤل کسی طرح بھی مہربان نہیں تھا۔ چاہے ساؤل قانون دان تھا یا پھر پولس، جو فضل کا رسول تھا، وہ خاموشی سے نہیں بیٹھ سکتا تھا۔ وہ اکیلا ہی بہت کارفرما تھا۔ جیسے باز شکار پر مرکوز ہوتا ہے ویسے ہی نشانے پر مرتکز۔ جناب پطرس تو مومنین میں ریاکاری برداشت کر سکتے تھے لیکن جناب پولس ہرگز نہیں۔ اس کے ساتھ تو آپ یا ادھر ہیں یا پھر اُدھر، گرم ہیں یا سرد۔ چاہے مومنین کا ستانا ہو یا پھر مومنین کا جماعت میں شامل کرنا ہو۔۔۔ جناب پولس نے لوگوں کو متاثر کیا۔

اطلاق

کیا آپ اپنے ماضی سے پریشان ہیں؟ کیا آپ دوسرے مومنین کو ان کے ماضی کے سبب قبول نہیں کرتے؟ پولوس رسول سے سیکھیں۔ ذات الٰہی سخت ترین دل کو بھی نرم کر سکتی ہے۔ ایک ایک قدم اس کے ساتھ آگے بڑھتے رہیں۔

پولوس کی ایمان لانے کے بعد کی زندگی

[19] اِس لئے اَے اگرِپّا بادشاہ! مَیں اُس آسمانی رویا کا نافرمان
نہ ہُوَا۔ [20] بلکہ پہلے دمشقیوں کو پھر یروشلیم اور سارے مُلک
یہُودیہ کے باشِندوں کو اور غَیر قوموں کو سمجھاتا رہا کہ توبہ کریں
اور خُدا کی طرف رُجُوع لاکر توبہ کے مُوافِق کام کریں۔ [21] اِنہی
باتوں کے سبب سے یہُودیوں نے مجھے ہَیکل میں پکڑ کر مار ڈالنے کی
کوشِش کی۔ [22] لیکِن خُدا کی مدد سے مَیں آج تک قائِم ہُوں اور
چھوٹے بڑے کے سامنے گواہی دیتا ہُوں اور اُن باتوں کے سِوا کُچھ
نہیں کہتا جِنکی پشینگوئی نبیوں اور مُوسٰی نے بھی کی ہے۔ [23] کہ
مسیح کو دُکھ اُٹھانا ضرُور ہے اور سب سے پہلے وُہی مُردوں میں سے
زِندہ ہو کر اِس اُمّت کو اور غَیر قوموں کو بھی نُور کا اِشتہار دے
گا۔"

اگرپا پولوس کو ٹال دیتا ہے

[24] جب وہ اِس طرح جوابدہی کر رہا تھا تو فیستُس نے بڑی
آواز سے کہا "اَے پولُس! تُو دیوانہ ہے۔ بہُت عِلم نے تُجھے دِیوانہ
کر دِیا ہے۔"
[25] پولُس نے کہا "اَے فیستُس بہادر! مَیں دِیوانہ نہیں بلکہ
سچّائی اور ہوشیاری کی باتیں کہتا ہُوں۔ [26] چُنانچہ بادشاہ جِس سے
مَیں دِلیرانہ کلام کرتا ہُوں یہ باتیں جانتا اور مُجھے یقِین ہے کہ اِن
باتوں میں سے کوئی اُس سے چِھپی نہیں کیُونکہ یہ ماجرا کہیں کونے
میں نہیں ہُوَا۔ [27] اَے اگرِپّا بادشاہ کیا تُو نبیوں کا یقِین کرتا ہے؟
مَیں جانتا ہُوں کہ تُو یقِین کرتا ہے۔"

28 اگرپّانے پولُس سے کہاتُو تو تھوڑی ہی سی نصِیحت کر کے
مُجھے مسیحی کرلیناچاہتاہے۔
29 پولُس نے کہا" مَیں تُو خُدا سے چاہتا ہُوں کہ تھوڑی
نصِیحت سے یابہُت سے صِرف تُو ہی نہیں بلکہ جِتنے لوگ آج میری
سُنتے ہیں میری مانِند ہو جائیں سِوائے اِن زِنجیروں کے۔"
30 تب بادشاہ اور حاکِم اور برِنیکے اور اُن کے ہمنشِین اُٹھ
کھڑے ہُوئے۔ 31 اور الگ جا کر ایک دُوسرے سے باتیں کرنے
اور کہنے لگے کہ یہ آدمی اَیساتو کُچھ نہیں کرتا جو قتل یا قَید کے لائِق
ہو۔
32 اگرپّانے فیستُس سے کہا کہ اگر یہ آدمی قَیصر کے ہاں اپیل
نہ کرتاتو چُھوٹ سکتا تھا۔

باب 27

پولُس کی روم کے لئے روانگی

1 جب فیصلہ ہو چکا کہ پولُس جہاز پر اطالیہ کو جائے۔ تو اُنہوں
نے پولُس اور بعض اَور قَیدیوں کو شہنشاہی پلٹن کے ایک صُوبے
دار یُولیُس نامی کے حوالے کیا۔ 2 اور ہم ادرمتّیُمّ کے ایک جہاز پر
جو آسیہ کے کِنارے کی بندر گاہوں میں جانے کو تھا سوار ہو کر
روانہ ہُوئے اور تھِسّلُنیکے کا ارِسترخُس مکِدُنی ہمارے ساتھ
تھا۔ 3 دُوسرے دِن صَیدا میں جہاز ٹھہرا اور یُولیُس نے پولُس پر
مِہربانی کر کے دوستوں کے پاس جانے کی اِجازت دی تاکہ اُس کی
خاطِر داری ہو۔ 4 وہاں سے ہم روانہ ہُوئے اور کُپرُس کی آڑ میں
ہو کر چلے اِس لِئے کہ ہوا مُخالِف تھی۔ 5 پھر ہم کلِکیہ اور پمفِیلیہ کے

آپ کے سفر کے لیے

27:1-44

صورتِ حال

حضرت پولس جب جہاز پر روم لے جائے گئے تو وہ بہت ہی پر سکون تھے۔ اور جب جہاز پر مصیبت آئی تو ان کا ایمان اور اعتماد چٹان کی مانند مضبوط رہا۔

مشاہدہ

خدا تعالیٰ کے ساتھ کئے وعدوں کی تکمیل کے لئے بھی اس پر ہی بھروسہ رکھیں۔ اور جب ایسا لگتا ہے کہ کوئی راستہ نہیں ہے تو وہ ہی امید فراہم کرتا ہے

فیصیابی

اگر ہم اپنے تعصبات سے باہر نہیں نکل سکتے تو ہم اپنی زندگی نہیں گزار سکتے۔

سَمَندَر سے گُزر کر لُوکیہ کے شہر مُورہ میں اُترے۔ [6] وہاں صُوبے دار کو اِسکندریہ کا ایک جہاز اِطالیہ جاتا ہُؤا مِلا۔ پَس ہم کو اُس میں بِٹھا دِیا۔

[7] اور ہم بہُت دِنوں تک آہِستہ آہِستہ چل کر جب مُشکِل سے کَنِدُس کے سامنے پُہنچے تو اِس لِئے کہ ہوا ہم کو آگے بڑھنے نہ دیتی تھی سلمونے کے سامنے سے ہو کر کریتے کی آڑ میں چلے۔ [8] اور بمُشکِل اُس کے کِنارے کِنارے چل کر حَسِین بندر نامی ایک مقام میں پُہنچے جِس سے لسَیَہ شہر نزدِیک تھا۔

پولُس کی تنبیہ رد کر دی جاتی ہے

[9] جب بہُت عرصہ گُزر گیا اور جہاز کا سفر اِس لِئے خطرناک ہو گیا کہ روزے کا دِن گُزر چُکا تھا تو پولُس نے اُنہیں یہ کہہ کر نِصیحت کی۔ [10] کہ ”اَے صاحِبو! مُجھے معلُوم ہوتا ہے کہ اِس سفر میں تکلِیف اور بہُت نُقصان ہو گا۔ نہ صِرف مال اور جہاز کا بلکہ ہماری جانوں کا بھی۔“ [11] مگر صُوبے دار نے پولُس کی نِسبت ناخُدا اور جہاز کے مالِک کی باتوں کا زِیادہ اعتبار کیا۔ [12] اور چُونکہ وہ بندر گاہ جاڑوں میں رہنے کے لِئے اچھّا نہ تھا اِس لِئے اکثر لوگوں کی صلاح ٹھہری کہ وہاں سے روانہ ہوں اور اگر ہو سکے تو فِینِکس میں پُہنچ کر جاڑا کاٹیں۔ وہ کریتے کی ایک بندر گاہ ہے جِس کا رُخ شِمال مشرِق اور جنُوب مشرِق کو ہے۔

سمندری طوفان

[13] جب کُچھ کُچھ جنوبی ہوا چلنے لگی تو اُنہوں نے یہ سَمَجھ کر کہ ہمارا مطلب حاصِل ہو گیا لنگر اُٹھایا اور کریتے کے کِنارے کے

کس نے آپ کو بے اعتمادی اور بدگمانی سکھائی ہے؟

اب یہ چند رکاوٹیں ہٹانے کا وقت ہے۔

اس دن کا استقبال کریں جس دن خدا تعالیٰ آپ کو، آپ کے سامریہ لے جائے گا– جو کلومیٹرز میں تو اتنا دور نہیں، بلکہ انداز، ذوق، زبان اور روایات میں بہت دور، مختلف اور منفرد ہے۔

طبقے، نسل، جنس، سیاست، جغرافیہ یا ثقافت کو خدا کے کام میں رکاوٹ نہ بننے دیں۔ اس معاملے کا اختتام یہ ہے: جب ہم دوڑ لگاتے ہیں اور دوسروں کے لئے بھی خوش ہوتے ہیں اور ان کا حوصلہ بندھاتے ہیں تو سب جیت جاتے ہیں۔

اطلاق

تصور کریں آپ ایسے جہاز پر ہیں جو انجن کی خرابی کے باعث خراب موسم سے گزر رہا ہو۔ کیا آپ اپنے ساتھ بیٹھے شخص کو امید فراہم کرنے کی ہمت کریں گے؟ کیا آپ جلدی سے اسے سیدنا مسیح یسوع کے بارے میں بتائیں گے؟ جسے بھی آپ جانتے ہوں جو موت کے قریب ہو۔ ایک بدقسمت حادثہ جو آپ کے دوستوں کی جان لے سکتا ہو۔ پھر آپ کو کون روک سکتا ہے کہ آپ انہیں سیدنا مسیح کی تعلیم دیں۔

قرِیب قرِیب چلے۔ [14] لیکِن تھوڑی دیر ایک بڑی طُوفانی ہوا جو یُور کلُون کہلاتی ہے کریتےؔ پر سے جہاز پر آئی۔ [15] اور جب جہاز ہوا کے قابُو میں آ گیا اور اُس کا سامنا نہ کر سکا تو ہم نے لاچار ہو کر اُس کو بہنے دِیا۔ [16] اور کَودہ نام ایک چھوٹے جزِیرہ کی آڑ میں بہتے بہتے ہم بڑی مُشکِل سے ڈونگی کو قابُو میں لائے۔ [17] اور جب مَلّاح اُس کو اُوپر چڑھا چُکے تو جہاز کی مضبُوطی کی تدبِیریں کر کے اُس کو نِیچے سے باندھا اور سُورتِس کے چور بالُو میں دھس جانے کے ڈر سے جہاز کا ساز و سامان اُتار لِیا اور اُسی طرح بہتے چلے گئے۔ [18] مگر جب ہم نے آندھی سے بہُت ہچکولے کھائے تو دُوسرے دِن وہ جہاز کا مال پھینکنے لگے۔ [19] اور تِیسرے دِن اُنہوں نے اپنے ہی ہاتھوں سے جہاز کے آلات واسباب بھی پھینک دِئے۔ [20] اور جب بہُت دِنوں تک نہ سورج نظر آیا نہ تارے اور شِدّت کی آندھی چل رہی تھی تو آخِر ہم کو بچنے کی اُمّید بِالکُل نہ رہی۔

[21] اور جب بہُت فاقہ کر چُکے تو پَولُس نے اُن کے بِیچ میں کھڑے ہو کر کہا "اَے صاحِبو! لازِم تھا کہ تُم میری بات مان کر کریتےؔ سے روانہ نہ ہوتے اور یہ تکلِیف اور نُقصان نہ اُٹھاتے۔ [22] مگر اَب میں تُم کو نصِیحت کرتا ہُوں کہ خاطِر جمع رکھّو کِیُونکہ تُم میں سے کِسی کی جان کا نُقصان نہ ہو گا مگر جہاز کا۔ [23] کِیُونکہ خُدا جِس کا مَیں ہُوں اور جِس کی عِبادت بھی کرتا ہُوں اُس کے فرِشتے نے اِسی رات کو میرے پاس آ کر۔ [24] کہا اَے پَولُس! نہ ڈر۔ ضرُور ہے کہ تُو قَیصر کے سامنے حاضِر ہو اور دیکھ جِتنے لوگ تیرے ساتھ جہاز میں سوار ہیں اُن سب کی خُدا نے تیری خاطِر جان بخشی کی۔ [25] اِس لِئے اَے صاحِبو! خاطِر جمع رکھّو کِیُونکہ مَیں

خُدا کا یقین کرتا ہُوں کہ جَیسا مُجھ سے کہا گیا ہے وَیسا ہی ہو گا۔ [26] لیکِن یہ ضرُور ہے کہ ہم کِسی ٹاپُو میں جا پڑیں۔“

[27] جب چَودھویں رات ہُوئی اور ہم بحرِ ادریہ میں ٹکراتے پھِرتے تھے تو آدھی رات کے قریب مَلّاحوں نے اٹکل سے معلُوم کِیا کہ کِسی مُلک کے نزدِیک پہُنچ گئے۔ [28] اور پانی کی تھاہ لے کر بِیس پرُسہ پایا اور تھوڑا آگے بڑھ کر اور پھِر تھاہ لے کر پندرہ پرُسہ پایا۔ [29] اور اِس ڈر سے کہ مبادا چٹانوں پر جا پڑیں جہاز کے پِیچھے سے چار لنگر ڈالے اور صُبح ہونے کے لِئے دُعا کرتے رہے۔ [30] اور جب مَلّاحوں نے چاہا کہ جہاز پر سے بھاگ جائیں اور اِس بہانے سے کہ گلہی سے لنگر ڈالیں ڈونگی کو سُمندر میں اُتارا۔ [31] تو پولُس نے صُوبے دار اور سپاہیوں سے کہا کہ اگر یہ جہاز پر نہ رہیں گے تو تُم نہیں بچ سکتے۔ [32] اِس پر سپاہیوں نے ڈونگی کی رسّیاں کاٹ کر اُسے چھوڑ دِیا۔

[33] اور جب دِن نِکلنے کو ہُؤا تو پولُس نے سب کی مِنّت کی کہ ”کھانا کھا لو اور کہا کہ تُم کو اِنتظار کرتے کرتے اور فاقوں پر فاقہ کھینچتے آج چَودہ دِن ہو گئے اور تُم نے کُچھ نہیں کھایا۔ [34] اِس لِئے تُمہاری مِنّت کرتا ہُوں کہ کھانا کھا لو کِیُونکہ اِس پر تُمہاری بہتری مَوقُوف ہے اور تُم میں سے کِسی کے سر کا ایک بال بِیکانہ ہو گا۔“ [35] یہ کہہ کر اُس نے روٹی لی اور اُن سب کے سامنے خُدا کا شُکر کِیا اور توڑ کر کھانے لگا۔ [36] پھِر اُن سب کی خاطِر جمع ہُوئی اور آپ بھی کھانا کھانے لگے۔ [37] اور ہم سب مِل کر جہاز میں دو سَو چھہتّر آدمی تھے۔ [38] جب وہ کھا کر سیر ہُوئے تو گیہُوں کو سُمندر میں پھینک کر جہاز کو ہلکا کرنے لگے۔

مِلتے میں جہاز کا تباہ ہونا

39 جب دِن نِکل آیا تو اُنہوں نے اُس مُلک کو نہ پہچانا مگر ایک
کھاڑی دیکھی جِس کا کِنارہ صاف تھا اور صلاح کی اگر ہو سکے تو جہاز
کو اُس پر چڑھا لیں۔ 40 پَس لنگر کھولکر سُمندر میں چھوڑ دِئے اور
پتواروں کی بھی رسّیاں کھول دِیں اور اگلا پال ہُوا کے رُخ پر چڑھا
کر اُس کِنارے کی طرف چلے۔ 41 لیکِن ایک اَیسی جگہ جا پڑے
جِس کی دونوں طرف سُمندر کا زور تھا اور جہاز زمین پر ٹِک گیا۔
پَس گلہی تو دھکا کھا کر پھنس گئی مگر دُنبالہ لہروں کے زور سے ٹُوٹنے
لگا۔
42 اور سِپاہیوں کی یہ صلاح تھی کہ قَیدیوں کو مار ڈالیں کہ اَیسا نہ ہو
کوئی تَیر کر بھاگ جائے۔ 43 لیکِن صُوبے دار نے پولُس کو بَچانے
کی غرض سے اُن کو اِس اِرادے سے باز رکھّا اور حُکم دِیا کہ جو تَیر
سکتے ہیں پہلے کُود کر کِنارے پر چلے جائیں۔ 44 اور باقی لوگ بعض
تختوں پر اور بعض جہاز کی اَور چیزوں کے سہارے سے چلے جائیں
اور اِسی طرح سب کے سب خُشکی پر سَلامت پہنچ گئے۔

باب 28

مِلتے میں پولُس کی خدمت

1 جب ہم پہنچ گئے تو جانا کہ اِس ٹاپُو کا نام مِلتے ہے۔ 2 اور اُن
اجنبیوں نے ہم پر خاص مہربانی کی کیونکہ مینہ کی جھڑی اور جاڑے
کے سبب سے اُنہوں نے آگ جلا کر ہم سب کی خاطِر کی۔ 3 جب
پولُس نے لکڑیوں کا گٹھا جمع کر کے آگ میں ڈالا تو ایک سانپ
گرمی پا کر نِکلا اور اُس کے ہاتھ پر لپٹ گیا۔ 4 جِس وقت اُن

آپ کے سفر کے لیے

28:1-31

صورتِ حال

حضرت پولس اور حضرت لوقا رسول دوسروں کے سمیت جہاز ڈوبنے پر بچ گئے تھے۔ جناب پولس روم پہنچے اور روم میں یہودیوں میں سیدنا یسوع المسیح کا پیغام پہنچانے کی کوشش کی، لیکن انہوں نے اس پیغام کو مسترد کر دیا۔

اجنبیوں نے وہ کیڑا اُس کے ہاتھ سے لٹکا ہُوا دیکھا تو ایک دُوسرے سے کہنے لگے کہ بیشک یہ آدمی خُونی ہے۔ اگرچہ سُمندر سے بچ گیاتَو بھی عدل اُسے جِینے نہیں دیتا۔ [5] پَس اُس نے کیڑے کو آگ میں جھٹک دِیا اور اُسے کُچھ ضرر نہ پہُنچا۔ [6] مگر وہ مُنتظِر تھے کہ اِس کا بَدَن سُوج جائے گا یا یہ مر کریکایک گر پڑیگا لیکِن جب دیر تک اِنتظار کِیا اور دیکھا کہ اُس کو کُچھ ضرر نہ پہُنچا تو اَور خیال کر کے کہ یہ تو کوئی دیوتا ہے۔

[7] وہاں سے قرِیب پُبلیُس نامی اُس ٹاپو کے سَردار کی ملکیت تھی اُس نے گھر لیجا کر تین دِن تک بڑی مہربانی سے ہماری مِہمانی کی۔ [8] اور اَیسا ہُوا کہ پُبلیُس کا باپ بخار اور پیچِش کی وجہ سے بیمار پڑا تھا۔ پولُس نے اُس کے پاس جا کر دُعا کی اور اُس پر ہاتھ رکھ کر شِفادی۔ [9] جب اَیسا ہُوا تو باقی لوگ جو اُس ٹاپُو میں بیمار تھے آئے اور اچھّے کِئے گئے۔ [10] اور اُنہوں نے ہماری بڑی عِزّت کی اور چلتے وقت جو کُچھ ہمیں درکا تھا جہاز پر رکھ دِیا۔

مِلتے سے روم کو روانگی

[11] تِین مہینے کے بعد ہم اِسکندریہ کے ایک جہاز پر روانہ ہُوئے جو جاڑے بھر اُس ٹاپُو میں رہا تھا اور جِس کا نِشان دیُسکُوری تھا۔ [12] اور سُرَکُوسہ میں جہاز ٹھُہرا کر تِین دِن رہے۔ [13] اور وہاں سے پھیر کھا کر ریگیُم میں آئے ایک روز بعد جنوبی ہوا چلی تو دُوسرے دِن پُتیُلی میں آئے۔ [14] وہاں ہم کو بھائِی مِلے اور اُن کی مِنّت سے ہم سات دِن اُن کے پاس رہے اور اِسی طرح رومہ تک گئے۔ [15] وہاں سے بھائِی ہماری خَبر سُن کر اَپّیُس کے چوک اور تِین سرای تک ہمارے اِستقبال کو آئے اور پولُس نے اُنہیں دیکھ کر خُدا

مشاہدہ

خدا تعالیٰ کا پیغام تمام لوگوں کے لیے ہے۔ اسے نسل یا ثقافت سے محدود نہیں کیا جا سکتا۔

فیضیابی

نسل پرستی سیدنا یسوع المسیح کو سامری عورت سے دور نہیں رکھ سکتی تھی، شیاطین انہیں آسیب زدہ سے دور نہیں رکھ سکتے تھے۔ اس کے فیس بک پیج میں زکی محصول لینے والا، متی ایف بی آر کا ایجنٹ، اور کچھ عیاش قسم شامل تھے وہ سب شمعون کے گھر ملے تھے۔ سیدنا یسوع المسیح نے تینتیس سال اس دنیا کی گندگی میں چلتے ہوئے گزارے۔ "اُس نے اگرچہ خُدا کی صُورت پر تھا خُدا کے برابر ہونے کو قبضہ میں رکھنے کی چِیز نہ سمجھا۔ بلکہ اپنے آپ کو خالی کر دِیا اور خادِم کی صُورت اِختیار کی اور اِنسانوں کے مُشابہ ہو گیا۔" (فلپیوں ۲:۶۔۷)

اس مثال سے یہ مراد ہے کہ کھیل کا میدان سب کے لئے برابر ہے۔ کسی بھی شخص کو عام یا نااہل نہ کہو (دیکھئے اعمال ۱۰:۲۸)۔

میرا دوست شاید اتفاق کرے گا۔ وہ ہماری جماعت کے رہنما ہیں اور انسانیت کی تاریخ کے بہترین لوگوں میں سے ایک ہیں۔ وہ اپنی ماں کے ساتھ رہتا ہے اور ایک دن ان کی ہاوسنگ سوسائٹی نے انہیں نوٹس دیا تھا۔ کہ ان کے بیرونی لان میں جھاڑیاں اور پودے بہت بڑھ گئے ہیں اور بالکل بے ترتیب ہیں۔ سوسائٹی نے اسے خبردار کیا کہ وہ اپنے صحن کی صفائی کرائے۔ کیوں کہ یہ سڑک کو اندھا کر رہے تھے اور کسی حادثے کا سبب بن سکتے تھے۔

کا شُکر کِیا اور اُس کی خاطِر جمع ہُوئی۔ [16] جب ہم رومہ میں پہُنچے تو پولُس کو اِجازت ہُوئی کہ اکیلا اُس سِپاہی کے ساتھ رہے جو اُس پر پہرا دیتا تھا۔

رومہ میں

[17] تِین روز کے بعد اَیسا ہُؤا کہ اُس نے یہُودِیوں کے رئِیسوں کو بُلوایا اور جب جمع ہوگئے تو اُن سے کہا اَے بھائِیو! ہر چند مَیں نے اُمّت کے اور باپ دادا کی رسموں کے خِلاف کُچھ نہیں کِیا تَو بھی یروشلِیم سے قَیدی ہو کر رُومِیوں کے ہاتھ حوالہ کِیا گیا۔ [18] اُنہوں نے میری تحقِیقات کر کے مُجھے چھوڑ دینا چاہا کیُونکہ میرے قتل کا کوئی سبب نہ تھا۔ [19] مگر جب یہُودِیوں نے مُخالفت کی تو مَیں نے لاچار ہو کر قیصر کے ہاں اِپیل کی مگر اِس واسطے نہیں کہ اپنی قَوم پر مُجھے کُچھ اِلزام لگانا تھا۔ [20] پَس اِس لِئے مَیں نے تمہیں بُلایا ہے کہ تُم سے مِلُوں اور گُفتگُو کرُوں کیُونکہ اِسرائیل کی اُمید کے سبب سے مَیں اِس زنجِیر سے جکڑا ہُؤا ہُوں۔

[21] اُنہوں نے اُس سے کہا نہ ہمارے پاس یہُودیہ سے تیرے بارے میں خط آئے نہ بھائِیوں میں سے کِسی نے آ کر تیری کُچھ خَبر دی نہ بُرائی بیان کی۔ [22] مگر ہم مُناسب جانتے ہیں کہ تجھ سے سُنیں کہ تیرے خیالات کیا ہیں کیُونکہ اِس فِرقے کی بابت ہم کو معلُوم ہے کہ ہر جگہ اِس کے خِلاف کہتے ہیں۔ [23] اور وہ اُس سے ایک دِن ٹھہرا کر کثرت سے اُس کے ہاں جمع ہُوئے اور وہ خُدا کی بادشاہی کی گواہی دے دے کر اور مُوسٰی کی توریت اور نبیوں کے صحِیفوں سے یِسُوع کی بابت سَمَجھا سَمَجھا کر صُبح سے شام تک اُن سے بیان کرتا رہا۔

تاہم شاہد نے اپنے پڑوسی شکیل سے مدد کی درخواست کی کہ وہ کسی مزدور کو کام پر لگا دے۔ دروازے کے پیچھے ہمیشہ ایک کہانی ہوتی ہے اور شکیل نے دیکھا کہ اس کی ماں بہت ہی بیمار ہے اور وہ کیموتھراپی سے گزر رہی تھی شاہد ہسپتال میں رات کی شفٹ میں کام کر رہا تھا اور اپنے اخراجات پورے کرنے کے لیے اوور ٹائم بھی لگاتا۔ وہ صرف اپنی ماں کی جان بچانا چاہتا تھا۔ اکیلا کام کرنے والا بیمار ماں کی دیکھ بھال کرتے کرتے تھک چکا تھا۔ پھر باغیچے کی حفاظت؟ اس کی توجہ ہی نہیں تھی۔

لیکن شکیل نے ساری صورت حال کو مد نظر رکھ کر اپنے کچھ اور دوستوں اور پڑوسیوں سے درخواست کی۔ انہوں نے مل کر جھاڑیوں اور شاخوں کو کاٹ کر سارے لان کو صاف کر دیا۔

شکیل کا ردعمل سیدنا مسیح جیسا تھا۔ لوگوں کو مسئلے کے طور دیکھنے کی بجائے انہوں نے انہیں موقع کے طور پر دیکھا۔

اطلاق

ابتدائی مسیحیوں کی قربانی کے لیے خُدا کا شکر ادا کریں جنھوں نے یہودیہ سے خوشخبری کو پھیلایا۔ اس مہینے کسی ایسے شخص کے بارے میں تھوڑا سا مزید جانیں جنھوں نے گذشتہ صدیوں میں انجیل کی منادی کی - جیسے کہ مقدس آگسٹین، جناب لوتھر، ویسلے، کیری اور جناب زنزینڈورف جو شروعات کرنے والوں میں سے ہیں۔

[24] اور بعض نے اُس کی باتوں کو مان لیا اور بعض نے نہ
مانا۔ [25] جب آپس میں مُتفِق نہ ہُوئے تو پولُس کے اِس ایک بات
کے کہنے پر رُخصت ہُوئے کہ رُوحُ القُدس نے یسعیاہ کی معرفت
تُمہارے باپ دادا سے خُوب کہا کہ۔

[26] اِس اُمّت کے پاس جاکر کہہ کہ تُم کانوں سے سُنو گے
اور ہرگز نہ سمجھو گے اور آنکھوں سے دیکھو گے اور
ہرگز معلُوم نہ کرو گے۔

[27] کیُونکہ اِس اُمّت کے دِل پر چربی چھاگئی ہے اور
وہ کانوں سے اُونچا سُنتے ہیں اور اُنہوں نے اپنی
آنکھیں بند کرلی ہیں
کہیں اَیسا نہ ہو کہ آنکھوں سے معلُوم کریں اور کانوں
سے سُنیں
اور دِل سے سمجھیں اور رُجُوع لائیں اور مَیں اُنہیں
شِفا بخشُوں۔

[28] پَس تُم کو معلُوم ہو کہ خُدا کی اِس نجات کا پیغام غَیر
قَوموں کے پاس بھیجا گیا ہے اور وہ اُسے سُن بھی لیں گی۔
[[29] جب اُس نے کہا تو یہُودی آپس میں بہُت بحث کرتے
چلے گئے۔ .

[30] اور وہ پُورے دو برس اپنے کرائے کے گھر میں رہا۔
[31] اور جو اُس کے پاس آتے تھے۔ اُن سب سے مِلتا رہا اور کمال
دِلیری سے بغَیر روک ٹوک کے خُدا کی بادشاہی کی منادی کرتا اور
خُداوند یِسُوع مسیح کی باتیں سِکھاتا رہا۔

حرفِ آخر

کیا آپ ایمان لاتے ہیں؟

اگر آپ عمومی طور بھی رسولوں کے اعمال پڑھتے ہیں تو یہ خدا کی اس بات پر یعنی اس کے بیٹے پر ایمان لانے پر زور دیتے ہیں۔ اعمال کی کتاب میں یسوع المسیح کے رسولوں نے عملی طور پر اپنے ایمان کا نہ صرف اظہار کیا ہے بلکہ شہادت کے مرتبوں پر بھی فائز ہوئے ہیں۔ آپ نے ابتدائی تعارف میں دیکھا اور سیکھا کہ کیسے وہی رسول جو کبھی سیدنا یسوع المسیح کے انکاری تھے، اب کیسے دلیری سے اسکا پرچار کر رہے ہیں اور کیسے دلیری سے جیلوں، قید خانوں، سلاخوں، بیڑیوں، کوڑوں کا سامنا کر رہے ہیں اور اس کے نام میں مصیبت اٹھانے، دکھ اٹھانے سے خوش ہوتے ہیں

گناہ جس نے انسان کو خدا سے جدا کیا وہ گناہ "بے اعتقادی" تھا۔ جب کہ انسان نے جو گناہ کئے ہیں اس کی فہرست تو بہت لمبی ہے لیکن جس گناہ نے انسان کو خدا سے جدا کیا وہ گناہ خداوند یسوع المسیح اُسکے بیٹے سے "بے اعتقادی اور بے یقینی کا گناہ" ہے۔

اس کتاب میں رسول، زندگی کے لئے صرف یسوع کو ہی تکنے اور اُس پر ہی بھروسہ کرنے کو کہتے ہیں۔ خدا نے اپنے بیٹے سیدنا یسوع المسیح کو ہمارے گناہوں کی خاطر صلیب پر قربان کر دیا۔ جب آپ اُس پر ایمان لاتے ہیں، تو آپ اُسے پہچان پاتے ہیں اور ابدی زندگی کے وارث بن جاتے ہیں اور پھر خدا آپ کو ہمیشہ کے لئے اس کے ساتھ جینے کے لئے زندہ کرے گا۔" کیوں کہ خدا نے دنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا، تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے، ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔" یوحنا۳:۱۶

اور اب؟ سیدنا یسوع المسیح کا یہ دعوی واضح طور پر آپ کے سامنے ہے۔ آپ کے سامنے اب دو انتخاب ہیں۔۔۔ اُسے قبول کرنا یا پھر نہ قبول کرنا۔ اُسے آپ کی صلاحیتوں یا پھر روپے پیسے کی ضرورت نہیں۔ سیدنا مسیح کے سامنے آنے سے پہلے، آپ کو اچھا بننے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ اُسے آپ کے مذہبی عقائد یا کسی چرچ سے تعلق، کسی عبادت خانے سے، کسی میٹنگز سے،

یاسیاسی عقائد سے تعلق، یاپھر کسی طرح کی پرستش کرنے کی بھی ضرورت نہیں۔۔ سیدنا مسیح تو اس کی بھی پروانہیں کرتے؟ کہ آپ کے ماضی کے گناہ یاموجودہ گناہ یاپھر آپ کی بری عادات کیاہیں۔ آپ جیسے بھی ہیں وہ آپ سے پیار کرتے ہیں۔

اعلانِ یسوع

سیدنا یسوع المسیح آپ سے کہہ رہے ہیں کہ میں آپ سے بہت پیار کرتا ہوں، اور میں اپنی جان آپ کے گناہوں کی خاطر دیتاہوں۔ میں چاہتاہوں کہ آپ میرے ساتھ ہوں۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ کبھی آپ کو نہ چھوڑوں گا۔ میرے باپ کے گھر میں بہت سے مکان ہیں۔ میں نے آپ کے لئے بھی تیار کئے ہیں۔

آؤ! میرے بن جاؤ

اب کیا؟

کیا آپ نے اپنا انتخاب کر لیاہے؟ اگر آپ نے درست انتخاب کیاہے تو پھر آپ یہ شاندار کام کریں جو آج سے ہی آپ کی مدد کریں گے۔

ا۔ خدا تعالیٰ سے بات کریں (دعا کریں)۔ آپ اُسے باپ کہہ سکتے ہیں۔ وہ آپ سے پیار کرتاہے اور آپ کی سنتاہے۔

۲۔ رسولوں کے اعمال کا پھر سے مطالعہ کریں۔ اور اس مرتبہ آہستگی (کم رفتار) سے پڑھیں۔

۳۔ کچھ حصے بلند آواز میں پڑھیں، خاص طور پر سیدنا یسوع المسیح کے الفاظ بلند آواز سے پڑھیں۔

۴۔ نئے عہد نامے کی کاپی لیں۔ متی کی انجیل سے شروع کریں اور مکاشفہ کی کتاب تک اس کا بغور مطالعہ کریں۔

۵۔ کچھ مسیحی دوستوں کو اپنے حیران کن فیصلے سے آگاہ کریں۔

نمبر شمار	عنوان	آیات	صفحہ نمبر
.1	تعارف ۔ کتاب کے بارے میں		3
.2	تعارف	1:1-3	5
.3	روح القدس کا وعدہ	1:4-8	5
.4	یسوع کا آسمان پر اٹھایا جانا	1:9-11	6
.5	بالا خانے میں دعا	1:12-14	6
.6	متیّاہ کا چناؤ	1:15-26	6
.7	پاک روح کا نزول	2:1-4	11
.8	ہجوم کا ردِ عمل	2:5-13	11
.9	پطرس کا واعظ	2:14-39	12
.10	ابتدائی مؤمنین	2:40-47	15
.11	پیدائشی مفلوج بھکاری کی شفا	3:1-10	16
.12	سُلیمانی برآمدے میں پطرس کا پیغام	3:11-26	16
.13	پطرس اور یوحنا کی گرفتاری	4:1-4	18
.14	صدرِ عدالت کے سامنے	4:5-12	18
.15	یسوع کا نام لینا منع کیا جانا	4:13-22	19
.16	ایمانداروں کی دعا	4:23-31	20
.17	جماعت میں شراکت	4:31-37	22
.18	حننیاہ اور سفیرہ	5:1-11	23
.19	اشاعت کلیسیا	5:12-16	24
.20	رسولوں کی گرفتاری	5:17-21	24

.21	رسول پھر قید میں	5:22-33	26
.22	گملی ایل کا مشورہ	5:34-42	27
.23	سات مدد گاروں کا چناؤ	6:1-7	28
.24	سِتفنُس کی گرفتاری	6:8-15	30
.25	سِتفنُس کی تقریر (ابراہام کی بلاہٹ)	7:1-8	32
.26	مصر میں بزرگ	7:9-16	33
.27	بنی اسرائیل کی رہائی	7:17-36	33
.28	اسرائیل کی خدا کے خلاف بغاوت	7:37-43	35
.29	خدا کا خیمہ	7:44-50	36
.30	بنی اسرائیل کی روح القدس کی مخالفت	7:51-53	37
.31	ستِفَنُس کی شہادت	7:54-60	37
.32	ایذا رسانی	8:1-4	38
.33	سامریہ میں مسیح کی منادی	8:5-8	38
.34	شمعون جادوگر	8:9-13	38
.35	شمعون جادوگر کا گناہ	8:14-25	39
.36	فلِپُّس اور حبشی خواجہ سرا	8:26-40	40
.37	ساؤل کا ایمان لانا	9:1-9	43
.38	حننِیاہ ساؤل کو بپتسمہ دیتا ہے	9:10-19	44
.39	ساؤل مسیح کی منادی کرتا ہے	9:20-22	46
.40	ساؤل کے قتل کا مشورہ	9:23-25	47
.41	ساؤل یروشلیم میں	9:26-39	48
.42	کلیسیا کی ترقی	9:31	48

.43	اَینیاس کی شفا	9:32-35	48
.44	تبِیتا کا زندہ کیا جانا	9:36-43	49
.45	کُرنیلِیُس وفد بھیجتا ہے	10:1-8	50
.46	پطرس کا رویا	10:9-16	50
.47	قیصریہ کو روانگی	10:17-23	53
.48	پطرس کی کُرنیلِیُس سے ملاقات	10:24-33	53
.49	پطرس کا وعظ	10:34-43	54
.50	دوسری قوموں پر بھی روح القدس کا نزول	10:44-48	55
.51	پطرس کا خطاب	11:1-18	56
.52	برنباس اور ساؤل انطاکیہ میں	11:19-26	57
.53	یہودیہ کو مدد بھیجنا	11:27-30	58
.54	ہیرودِیس کا ظلم	12:1-4	59
.55	پطرس قید خانے سے رہائی پاتا ہے	12:5-19	59
.56	ہیرودِیس کی وفات	12:20-25	62
.57	برنباس اور ساؤل کی تقرری	13:1-3	63
.58	کُپرس میں منادی	13:4-12	63
.59	پولُس انطاکیہ پسیدیہ میں	13:13-41	64
.60	انطاکیہ میں منادی اور ستایا جانا	13:42-52	67
.61	اِکُنِیم میں منادی	14:1-7	68
.62	پولُس لُسترہ میں	14:8-18	69
.63	پولُس کا سنگسار کیا جانا	14:19-20	70
.64	نومریدوں کے ایمان کی مضبوطی	14:21-28	70

.65	ختنے پر اختلاف	15:1-5	71
.66	یروشلیم میں اجلاس	15:6-21	72
.67	یروشلیم میں اجلاس کا فیصلہ	15:22-29	73
.68	سوریہ میں منادی	15:30-35	74
.69	پولُس اور برنباس میں تکرار	15:36-41	74
.70	تِیمُتھیُس، پولُس اور سیلاس کے ہمراہ جاتا ہے	16:1-5	76
.71	پولُس کا رویا	16:6-10	77
.72	فِلپّی میں لدیہ کا ایمان لانا	16:11-15	77
.73	پولُس اور سیلاس قید میں	16:16-24	78
.74	فِلپّی داروغہ نجات پاتا ہے	16:25-34	78
.75	پولوس خفیہ طور جانے سے انکار کرتا ہے	16:35-40	81
.76	تھِسّلُنیکے میں منادی	17:1-4	81
.77	یاسون کے گھر پر دھاوا	17:5-9	82
.78	بیریہ میں منادی	17:10-15	82
.79	اتھینے میں	17:16-21	83
.80	اریوپگس میں خطاب	17:22-34	84
.81	کُرنِتھُس میں منادی	18:1-17	85
.82	پولُس کی انطاکیہ کو واپسی	18:18-23	88
.83	اُپلّوس کی خدمت	18:24-28	88
.84	پولُس اِفسس میں	19:1-10	89
.85	سکِوا کے بیٹے	19:11-20	90
.86	اِفسس میں ہنگامہ	19:21-41	91

.87	پولُس کا مکِدُنیہ اور یونان کا سفر	20:1-6	93
.88	تروآس میں منادی	20:7-12	93
.89	تروآس سے مِیلیتُس آنا	20:13-16	94
.90	اِفسُس میں بزرگوں کو الوداعی تقریر اور نصیحت	20:17-38	94
.91	پولُس کا یروشلیم جانا	21:1-14	96
.92	پولوس کی یعقوب سے ملاقات	21:15-25	98
.93	پولُس کی ہیکل میں گرفتاری	21:26-36	99
.94	پولُس ہجوم کے سامنے بات کرتا ہے	21:37-40	100
.95	پولُس کا ایمان لانے کا بیان	22:1-21	101
.96	پولوس کی رومی شہریت	22:22-30	103
.97	پولُس کی صدر عدالت میں پیشی	23:1-10	104
.98	پولُس کو مار ڈالنے کی سازش	23:11-22	105
.99	پولُس کا قیصریہ بھیجا جانا	23:23-35	106
.100	فیلکس کے سامنے	24:1-9	108
.101	پولُس فیلکس کے سامنے صفائی پیش کرتا ہے	24:10-21	109
.102	فیلکس مقدمہ ملتوی کرتا ہے	24:22-23	110
.103	پولُس فیلکس اور درُوسِلّہ کے سامنے	24:24-27	110
.104	فیستُس کے سامنے	25:1-12	111
.105	پولُس اگرپّا اور برنِیکے کے سامنے	25:13-27	112
.106	پولُس اگرپّا کے سامنے اپنا مقدمہ رکھتا ہے	26:1-11	114
.107	پولوس اپنے ایمان لانے کا واقعہ بیان کرتا ہے	26:12-18	115
.108	پولوس کی ایمان لانے کے بعد کی زندگی	26:19-23	116

.109	اگرپا پولوس کو ٹال دیتا ہے	26:24-32	116
.110	پولُس کی روم کے لئے روانگی	27:1-8	117
.111	پولوس کی تنبیہ رد کر دی جاتی ہے	27:9-12	118
.112	سمندری طوفان	27:13-38	118
.113	مِلتے میں جہاز کا تباہ ہونا	27:39-44	121
.114	مِلتے میں پولُس کی خدمت	28:1-10	121
.115	ملتے سے روم کو روانگی	28:11-16	122
.116	روم میں	28:17-31	123